بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ پ

بلکہ یہ قرآن بڑے رتبہ والا لوح محفوظ میں موجود ہے

انوار القرآن

مؤلفہ

جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی
جعفری جھنگ سیالوی (سابق حنفی سنی)

جسکو
مینجر کتب خانہ اثنا عشری۔ لاہور
مغل حویلی
نے چھپوا کر شائع کیا

تعداد ایکہزار قیمت ۱۰/

یہ کتاب و دیگر ہر قسم کی کتابیں شیخ عطا محمد ناصر علی مالکان کتب خانہ صادقیہ کشمیری بازار لاہور سے مل سکتی ہیں:

تقریظ صداقت خطیظ

از عالیجناب عمدۃ العلماء العظام زبدۃ الفقہاء الکرام۔ فاضل اجل محقق بیبدل کاسر اعناق الملحدین۔ مرغم اناف الشیاطین استاذ المناظرین مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب کربلائی امرتسری

باسمہ سبحانہ،

الحمد للہ علی الایہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد و آلہ - اما بعد میں نے رسالہ انوار آ[illegible]
مولفہ خادم الثقلین جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر زید فی توفیقاتہ کو اول سے آخر
تک دیکھا۔ جناب ڈاکٹر صاحب جب سے فرقہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ برابر دین
مبین کی خدمت کر رہے ہیں اور حق بات یہ ہے کہ ضلع جھنگ میں ان کا وجود مغتنمات
میں سے ہے منجملہ انکے قلمی جہادوں کے رسالہ مذکورہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مطلب
کو آسان عبارت اور درست حوالوں سے بخوبی ثابت کیا ہے۔ اس کے چند مقامات وا[illegible]
نہیں ہیں۔ اور اگر کتابت سے پہلے یہ رسالہ میرے پاس آتا تو میں ان مقامات کو بھی صاف کر د[illegible]
باقی رسالہ خوبی میں بے نظیر ہے شیعوں کا ایمان بالقرآن تو کالشمس فی وسط النہار ظاہر و[illegible]
ہے۔ اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ شیعہ موجودہ قرآن میں تحریف کے قائل نہیں۔ اسی کو کلام ا[illegible]
اور معجزہ باقیہ مانتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے ارشادات حضرات آئمہ علیہم السلام و عقائد [illegible]
علماء شیعہ رضوان اللہ علیہم سے سپر چشموں کی آنکھوں کا اپریشن کر دیا ہے۔ یہ سپرہ چشم حقیقتہً تو جانتے [illegible]
ہیں۔ کہ شیعہ مومن بالقرآن ہیں لیکن اثبات ایمان ثلاثہ سے عاجز آ کر انہوں نے یہ حیلہ تراشا [illegible]
وان کید الشیطان کان ضعیفا۔ مولف ممدوح نے سنی کتابوں کے صحیح حوالوں سے [illegible]
ہے کہ فریق مخالف کا ایمان قرآن پر کیسا ہے بحیثیت مجموعی یہ رسالہ اہل پنجاب کے لئے بہت [illegible]
ہے۔ خداوند عالم بطفیل معصومین علیہم السلام مولف موصوف کی محنت کو قبول کرے
انہیں اجر جزیل عطا کرے اور انکو خدمت دین کی اس سے زیادہ توفیق دے ولہ الحمد ا[illegible]

حررہ مرزا احمد علی امرتسری عفی عنہ - لاہور

۷۸۶

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (پ)

بلکہ یہ قرآن بڑے رتبہ والا لوح محفوظ میں موجود ہے

انوار القرآن

رویداد مباحثہ، سوالات انجمن صدیقی، شیعوں کا ایمان بالقرآن، فضائل قرآن، عقاید علماء شیعہ، فیصلہ قرآنی فیصلہ نورانی۔ مذہب سنی اور شان قرآن، اعتراضات ملا ملتانی۔ اہلحدیث میں تحریف القرآن صحیح بخاری کی تحریر جمع القرآن سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے مخالفین کے تمام اعتراضات کو براہین باہر اور قوانین قاہر سے طشت از بام کر دیا گیا ہے۔

مؤلفہ جناب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر پنشنر کربلائی جعفری جھنگ سیالوی (سابق حنفی سنی)

مصدقہ: جناب فخر المحققین و رئیس المتکلمین محب آل یاسین جناب مولوی حکیم امیر الدین صاحب کھوکھر شیعی سابق حنفی سنی نمبردار و رئیس چک جلال الدین کھوکھر ڈاکخانہ چینیوٹ ضلع جھنگ و محقق لاثانی عالم ربانی جناب مولوی حافظ و حکیم علی محمد صاحب شیعی سکنہ چند بھروانہ تحصیل جھنگ سابق حنفی سنی۔ مرتبان شیعہ مشن جھنگ

حسب الارشاد: جناب فیضمآب سید حسن شاہ صاحب نقوی البخاری پنشنر ولد سید جلال شاہ صاحب مرحوم و مغفور سکرٹری انجمن تذکرۃ المعصومین علیہم السلام جھنگ شہر۔

جسکو

مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

نے چھپوا کر شایع کیا

ڈاکٹر صاحب کی تصانیف

۱۔ طب حسینی ڈاکٹری و یونانی

۲۔ قرابادین حسینی 〃 〃

۳۔ آئینہ سوزاک 〃 〃

۴۔ فیصلہ قرآنی۔ مناظرہ سنی و شیعہ

۵۔ ثبوت نبوت۔ عقلی و نقلی دلائل

۶۔ ثبوت خلافت حصہ اوّل۔ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلا فصل پر عقلی و نقلی دلائل۔

۷۔ نور العینین فی رد کحل العینین مناظرہ سنی و شیعہ

۸۔ براہین قرآنی۔ مناظرہ سنی و شیعہ

۹۔ الولی نعم الولی رد الصدیق نعم الرفیق

۱۰۔ فیصلہ حقانی۔ بنی امیہ کا حال

۱۱۔ امامت الغدیر۔ حالات خم غدیر

۱۲۔ تعزیت حسینؑ۔ ماتم و عزاداری امام مظلوم کا ثبوت

۱۳۔ ماتم حسینؑ۔ ماتم و عزاداری 〃

۱۴۔ انوار حسینی۔ فضائل و مناقب حسینی معہ اعجاز حسینیؑ

۱۵۔ انوار الائمہ۔ چہاردہ معصومین کی سوانحعمری معہ فضائل و مناقب

۱۶۔ اثبات الامامۃ رد اسواط الصاقۃ

۱۷۔ شیعہ فلاحیہ رد شیعہ ہوائیہ

۱۸۔ نماز شیعہ مترجم مطابق روایات شیعہ و سنی

۱۹۔ آئینہ مذہب سنی۔ عقائد مذہب سنی کا رد

۲۰۔ برہان الشیعہ رد بہتان الشیعہ

۲۱۔ خاتم النبوت۔ رد نبوت قادیانی

۲۲۔ ظہور المہدی علیہ السلام رد قادیانی

۲۳۔ تحفۂ نورانی۔ رد قادیانی

۲۴۔ الکلام الملیح فی جواب الفصیح بحث لفظ شیعہ و سنی

۲۵۔ حقیقی اسلام۔ عقاید مذہب شیعہ۔ اشتہار

۲۶۔ توحید مذہب سنی۔ اشتہار

۲۷۔ انوار القرآن۔ شیعہ اور سنی کے ایمان بالقرآن کا مقابلہ

۲۸۔ سیرۃ الخلفا۔ زیر طبع ہے

۲۹۔ ثبوت خلافت حصہ دوم۔ زیر طبع ہے

۳۰۔ تعزیہ حسین علیہ السلام

۳۱۔ تحقیق سب و تبرا

۳۲۔ رسالہ صاحب الزمان علیہ السلام

نوٹ:۔ آئینہ مذہب سنی۔ برہان الشیعہ۔ خاتم النبوۃ۔ ثبوت خلافت اور انوار القرآن۔ مینیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی سے مل سکتی ہیں۔ باقی کتب مصنف ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب سے بمقام جھنگ سیالوی سے منگوا کر اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ نایاب جواہر ریزے قلم حقیقت رقم جناب ڈاکٹر صاحب سے نکلے ہوئے ہیں جنکا جواب باصواب اجتک کسی فرقہ اہلحدیث و اہل سنت والجماعت اور جماعت احمدیہ سے نہ ہو سکا

قصیدہ در تعریف قرآن عظیم الشان

۱۔ یارو سچا ہے دین قرآن کا۔ جو نہ مانے وہ بھائی شیطان کا

۲۔ ہے یہ برحق کلام ربانی۔ اس پہ ایمان ہے کل مسلمانوں کا

۳۔ مخزن او دین شریعت ہے۔ منبع ہے کل طریق عرفاں کا

۴۔ نسخۂ کیمیائی وحدت ہے۔ اور معدن ہے جود و احساں کا

۵۔ رکن ایمان کل مسلمان ہے۔ نور ایماں ہے حق دانساں کا

۶۔ جس نے قرآن کو جلا ڈالا۔ ہے غضب اس پہ خاص یزداں کا

۷۔ ہے مسلمان شخص بیشک وہ۔ جس نے مانا ہے حکم قرآن کا

۸۔ یہ طفیل رسول عربی کے۔ بھیجا ہم پر ہے تحفہ ایماں کا

۹۔ دین ایمان ہمارا قرآں ہے۔ اور ہے منظور امر یزداں کا

۱۰۔ ہے وہ مردود اور لعین برحق۔ جو کہ منکر ہے خاص قرآن کا

ہے ہمیشہ دعا یہ صابر کی
سایہ دائم ہو اس پہ قرآں کا

تقریظ از کلکِ جواہر نگار نور الانوار قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان الواعظین حامیٔ دینِ متین سیادت دستگاہ سیدنا و مولانا سید محسن علی شاہ صاحب قبلہ دام ظلہ

الحمد للہ المنعم المتکرم المفضال لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال الذی وجودہ قبل القبل فی ازل الآزال و بقاءہ بعد البعد من غیر انتقال و لا زوال۔ والصلوٰۃ والسلام علےٰ سر اللہ الاقدم و مظھر الکمال و نورہ الاتم و مظھر الجمال ارسلہ اللہ بالدین المشھور والعلم الماثور والکتاب المسطور فی رق منشور والنور الساطع والضیاء الدمع و الامر الصادع ازاحۃً للشبھات واحتجاجاً بالبیّنات وتحذیراً بالآیات وتخویفاً بالمثلات محمدٍ و اھلبیتہ الذین ھم اساس الدین و عماد الیقین الیھم یفیئ الغالی و بھم یلحق التالی و لھم خصائص حق الولایۃ و فیھم الوصیۃ والوراثۃ صلوٰۃ اللہ علیہ و علیھم اجمعین۔ اما بعد کتاب انوار القرآن مولفہ ناشر آثار ثقلین ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر ساکنہ جھنگ سلمہ اللہ و ابقاہ اول سے آخر تک حقیر نے مطالعہ کی کتاب اپنے مطالب میں مکمل اور حوالہ جات چست و درست ہیں۔ کوئی فرضی حوالہ یا اول آخر چھانٹ کاٹ کر نہیں دیا گیا۔ گو میرے خیال ناقص میں اس زمانہ پُر آشوب میں جبکہ ایک طرف فتنہ ارتداد دین اسلام میں رخنہ اندازی کر رہا ہے اور دین صرف اسم در اسلام بطور رسم باقی رہ گیا ہے اس قسم کی بحث کا عام کرنا مناسب نہ تھا۔ مگر بحکم المجبور معذور اس بال کا سہرا انہیں حضرات کے سر رہے گا جنہوں نے اس بحث میں ابتدا کی البادی اظلم۔ دو کروڑ کلمہ گو مسلمانوں کا قرآن مجید سے بے مطلب منکر ثابت کر دینا قرآن مجید کی حقانیت پر ایک مطلب خیز اثر پیدا کر دیگا۔ غیر مذاہب کے محقق دونو طرف کی تحریریں معاینہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچینگے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے نزدیک قرآن مجید قابل حجت و سند نہیں ہے۔ کیونکہ جن روایات کی رو سے شیعوں کو منکر قرآن قرار دیا جاتا ہے اُنسے زیادہ تر اور بہتر روایات کتب اہلسنت میں موجود ہیں چنانچہ مشت نمونہ ناظرین کرام اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ قرآن مجید مسلمانوں میں قابل اعتبار قابل حجت قابل سند نہ ٹھہریگا۔ آج دو کروڑ شیعہ کافر کل دو کروڑ اہلحدیث کافر پرسوں یہ چار کروڑ اجماعاً فتویٰ صادر کرینگے۔ کہ مقلدین کافر بس مسلمان لالہ منصور رام اور کرپال سنگھ باقی رہیں گے جو تمام آریہ و غیر اسلام روشن دل ملتانی وغیرہ حضرات شاد لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ابتداً اس بحث کو حضرت خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی آنجہانی نے چھیڑا۔ ایک فرضی کتاب کے حوالہ سے جس کا وجود عنقا کی طرح ربع مسکون میں اب تک نہیں پایا گیا۔ لکھ دیا کہ شیعہ تحریف و تبدیل قرآن مجید کے قائل ہیں۔ اور موجودہ قرآن مجید کو بیاض عثمانی سے تعبیر کرتے ہیں جس کا مفصل جواب ایک جلد ضخیم میں حضرت آیۃ اللہ فی العالمین کاسر اعناق الملحدین المبریٔ من شرو شین مولانا السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ نے تحریر فرمایا۔ اس ابتدائی دور میں اردو کا عام رواج نہ تھا۔ کتاب فارسی عربی میں لکھی گئی۔ علمائے کرام کی نظروں سے گذری اس کا جواب نہ ہو سکا۔ یا یوں کہئے کہ مصلحتاً

علمائے کرام نے اس بحث کو نث کرنا پسند نہ فرمایا کسے دید کسے ندید رفت گذشت۔ اب اردو کے دور میں اس بحث کو ایڈیٹر النجم نے نیا لباس پہنا کر ہندوستان میں از سر نو پھر شائع کیا اور یہ چست فقرہ درست کیا۔ رکہ شیعوں کا ایمان نہ قرآن پر ہے نہ ہو سکتا ہے" آئندہ پیشینگوئی یہی کہہ دی۔ کہ قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ اسپر کافی سے زیادہ شہر امروہہ ضلع مراد آباد میں برابر پندرہ سولہ روز تک بحث ہوئی۔ جھوٹی اشتہار بازی ہو کر رسائل نویسی تک نوبت پہنچی۔ بارے خدا خدا کر کے یہ فتنہ ہندوستان میں سرد ہوا اب تین چار سال کے بعد اضلاع ملتان و جھنگ میں اندھے کی ہنسی کی طرح پھر اس فتنہ خوابیدہ کو بیدار کیا گیا۔ اور اس بجھی ہوئی آگ کو پھر سلگایا گیا۔ اور وہی ایڈیٹر النجم کا وہی فقرہ "شیعوں کا ایمان نہ قرآن پر ہے نہ ہو سکتا ہے" اشتہار کے سرورق پر عنوان کر کے اور دلائل واہی سے مزین کر کے اور شیعہ کتب سے نہایت بددیانتی سے حوالہ جات کاٹ چھانٹ کر شائع کر دیا۔ مجبوراً معذوراً شیعوں کو جواب دینا پڑا۔ نفس اسلام پر جو کچھ اس کا اثر پڑے گا۔ اس کے ذمہ دار وہی حضرات ہوں گے۔ جنہوں نے اس بحث کی ابتدا کی۔ اصل اشتہار و دلائل اس کتاب میں پورے نقل کئے گئے ہیں ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الاحقر محسن علی سبزواری

نوٹ:۔ شیعوں نے نہ کبھی کسی بحث میں ابتدا کی ہے اور نہ کسی جھگڑے کی ابتدا ان سے ہوئی ہے۔ برادران اہلسنت ہمیشہ ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ پھر مجبوراً انکو جواب دینا پڑتا ہے۔ جس ملا مسجد کو دیکھو وہ آستین چڑھائے ہوئے شیعوں سے بحث کرنے اور لڑنے کو مستعد اور طیار ہے۔ اس بحث تحریف میں بڑے زبردست عالم شیعہ ایرانی نے ایک کتاب تالیف کی تھی۔ جسکو عرصہ قریباً پچاس سال کا ہو گیا ہے اور وہ ایران میں طبع بھی ہو گئی تھی کچھ نسخہ اس کے ہندوستان میں بھی پہنچے ہیں۔ مگر جس وقت یہ مجتہدین عراق کی نظروں سے گذری کل علمائے شیعہ نے اس کتاب کے تلف کر دینے اور مؤلف کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ اگر مؤلف ایران میں پناہ نہ لیتا تو علماء اس کو قتل کر دیتے۔ یہ ہے سلامت روی علمائے شیعہ کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ و آلہ الکرام

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا وارسل رسولہ بالحق شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا و صلی اللہ علےٰ رسولہ و حبیبہ و خیر خلقہ سیدنا محمد و اھلبیتہ الطاھرین الذین اذھب اللہ عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا ۔

تمہید

امابعد فقیر حقیر بندہ اضعف ڈاکٹر و حاجی نور حسین صابر کربلائی سابق حنفی سنی حال جعفری اثنا عشری جھنگ سیالوی خدمت برادران ایمانی میں عرض پرداز ہے ۔ کہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ شیعہ اور سُنی دو بڑے اسلامی فرقے ہیں ۔ باقی مذاہب اسلامی سب انکی شاخیں ہیں ۔ اور بعد وصال محبوب ذوالجلال عزوجل جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور منصوص من اللہ جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کی خلافت البنوۃ کے دعوی حقیقی نے انکو جدا کر دیا ۔ معاویہ بن ابوسفیان کی بغاوت سے اور خلیفہ برحق قرآن ناطق مولا مشکلکشاء علی المرتضےٰ علیہ السلام کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں یہ ہر دو فرقے بالکل علیحدہ ہو گئے محبان و تابعداران و جاں نثاران اہلبیت رسالت و خاندان نبوت اور شاہ ولایت علیہ الصلوٰۃ والسلام شیعہ کہلائے اور معاویہ شاہی مسلمان اہلسنت والجماعت کے نام سے مشہور ہوئے ۔ چونکہ اتفاق زمانہ سے حکومت و سلطنت کی باگ معاویہ شاہی خاندان میں رہی ۔ اور اس کے بعد بنی عباس کو سلطنت ملی ۔ تو ہر دو سلطنتیں مذہب شیعہ اثنا عشریہ کے سخت مخالف و دشمن رہیں تب سے سنی اور شیعہ کا جھگڑا ان کا بعد نسل ہر ایک زمانہ میں چلا آرہا ہے سلطنت اسلامیہ میں شیعہ و سنی کے فسادات سے قتل عام ہوا ۔ ہزاروں جانیں گئیں ۔ خون کی ندیاں بہیں ۔ اور شیعان حیدر کرار علیھم الصلوٰۃ والسلام قتل ہوئے غارت ہوئے اسیر ہوئے جلاوطن ہوئے

زندہ دیواروں میں چنے گئے۔ مگر انہوں نے دامن عترتِ طاہرہ ہرگز نہ چھوڑا۔ اور کتاب اللہ اور اہلبیت رسالت صلعم سے منہ نہ موڑا۔ کسی زمانہ میں شیعہ و سنی میں اتفاق نہ ہو سکا۔ اقوام میں تغیر و تبدل ہوا۔ سلطنتیں مٹ گئیں اور نئی بادشاہت قائم ہوئی۔ روشنی و تہذیب کا زمانہ شروع ہوا۔ دیگر اقوام نے علوم مشرقی مغربی۔ عزت، جاہ و جلال دنیاوی شان و شوکت میں کمال ترقی کی۔ مگر شیعہ اور سنی کا جھگڑا نہ مٹ سکا۔ مسلمانوں کی طاقت و قوت روحانیت روز بروز گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ اور دن بدن مسلمان آپس میں لڑ کر جھگڑ کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ اس زمانہ میں دیگر اقوام و غیر مذاہب۔ ہندو۔ آریہ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ جینی۔ بودھ مذہب حتیٰ کہ چوہڑے چمار سب کے سب بڑے آرام و آسائش سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر ایک شیعیان حیدر کرار علیہ السلام ایسے مجرم ہیں اور ان سے کوئی ایسا جرم سنگین واقع ہوا ہے۔ کہ انکو کسی جگہ چین نہیں۔ آرام نہیں۔ ہر ایک طرح کے مظالم و مصائب جسمانی اور روحانی ایذائیں برادران ملت مدعیان حدیث و سنت سے اٹھا رہے ہیں۔ انکا حقہ پانی بند۔ بائیکاٹ۔ نکاح۔ ازدواج۔ جنازہ۔ کھانا پینا۔ راہ و رسم سب ممنوع ہے۔ علماء اہلحدیث و اہلسنت نے ہند و پنجاب میں بیچارے شیعوں پر حملے کرا دیئے انکے جان اور مال کا نقصان کیا۔ انکے مذہبی مراسم میں رکاوٹ پیدا کی۔ انکی عزاداری امام مظلوم علیہ السلام کی بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ شیعوں کو مارا پیٹا۔ قتل کیا۔ گھر لوٹ لیا۔ جلا دیا۔ پانی بند کر دیا۔ تنوروں پر روٹیاں نہ پکانے دیں۔ ننگ و ناموس کی بے عزتی کی۔ ان کو عدالتوں میں گھسیٹا اور خوار و ذلیل کیا۔ شیعہ ملازمین کی بے جا شکایات کر کے انکو روزگار نوکری سے برطرف کرایا۔ سینکڑوں اشتہار۔ پمفلٹ اور رسالے چھاپ کر سنی مسلمانوں کو نفرت دلائی۔ ہر وعظ۔ ہر جمعہ۔ ہر مجلس میں شیعوں کی توہین و ہتک کر کے کفر و تکفیر کے فتوے لگائے۔ شبیہ روضہ جناب امام حسین علیہ السلام کو توڑ دیا۔ اور بدمعاش اور عیاش لوگوں کو ورغلا کر محرم میں فساد مچایا۔ ؎ه

ملحد و کافر و زندیق ہمیں کہتے ہیں

نام کیا کیا حبِّ حیدرؑ میں رکھایا ہم نے

۲۔ مذہب شیعہ ہمیشہ ڈیفینسیو پارٹ لیتا چلا آیا ہے۔ اور دفاعی طور جواب دیتا رہا

؎ه۔ شیعوں کا جرم یہی ہے کہ بعد النبی صلعم خاندان نبوت کو افضل۔ مطاع۔ اولو الامر۔ پیشوا۔ امام اور اپنا لیڈر جانتے ہیں۔ د صابر

ہے۔ اور ان مخالفوں کے حملوں کو روکتا رہتا ہے۔ یہ مبارک اور پاک مذہب۔ پاک اور معصوم اماموں کا تابعدار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ پاک صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا حقیقی فرمانبردار کبھی فتنہ و فساد شر و شرارت۔ لڑائی جھگڑا نیز تفریق بین المسلمین۔ بائیکاٹ۔ کفر و تکفیر و تفسیق وغیرہ کا باعث نہیں ہوا جب برادرانِ اہلحدیث اور اہلسنت کا شیوہ ہی یہی ہو کہ وہ یہود و نصاریٰ اہلِ ہنود۔ آریہ۔ عیسائی صاحبان غیر مذاہب سے دوستی پیدا کریں۔ ان سے صلح رکھیں۔ ان کی عزت و توقیر کریں۔ مگر اپنے مسلمان شیعہ بھائیوں سے بغض و عداوت۔ بلاوجہ اور خواہ مخواہ چھیڑ چھاڑ رکھیں اور ان پر بلا قصور مقدمات چلائیں اور کئی اخبارات۔ کئی رسالے۔ کئی پمفلٹ نکال کر مذہب امامیہ کو مٹانا چاہیں۔ ہر سال محرم میں دنگہ اور فساد تو برادران سنی مچائیں اور بدنامی لگائیں شیعوں کے سر پر تو فرمائیے اس کا علاج کیا ہے۔ اہلسنت کو اپنی کثرت پر ناز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشریہ موحدین اور مومنین اس دنیا سے مٹ جائیں۔ فضائل و مناقب عزت خاندان رسالت صلعم کا ملیامیٹ ہو۔ سادات کرام کو دنیا سے مفقود کیا جائے۔ حقیقی اسلام تباہ ہو تا کہ ایک نیا اسلام جاری کر کے رنگ رلیاں منائیں۔ نئے نئے مذاہب اور نئے نئے طریقے نکال کر کے گلچھرے اڑائیں۔ اور سب مسلمانوں کو یزیدی و خارجی بنائیں۔ یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ؔ فانوس بن کے آپ حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

۳۔ ہر دور ہر زمانہ میں ایک نہ ایک فتنہ مدعیانِ حدیث و سنت جگائے رکھتے ہیں۔ اور افترا بہتان مذہب شیعہ پر باندھتے رہتے ہیں۔ بہت زمانہ نہیں گذرا کہ سنی صاحبان نے جہال کو ورغلایا۔ کہ مذہب شیعہ میں مردہ کو گنہ کیا جاتا ہے اور اس کا پلیدپانی سنیوں کو پلایا جاتا ہے اور یہ کھجور کی چھڑیاں مردہ کیساتھ دفن کرتے ہیں۔ جب برادران اہلسنت کو شیعہ میت کا غسل دکھایا گیا۔ اور غسل و کفن میں احتیاط و صفائی دکھائی گئی اور کھجور کی لکڑیوں کی فضیلت انکی صحیح بخاری سے دکھائی تو مبہوت ہو گئے اور اس افترا سے دست بردار ہو گئے۔ شاید کہیں اب بھی یہ خیال ہو۔

۴۔ الزام سب و شتم۔ شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ لوگ صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ بارہا تردید کی گئی کہ اصحاب النبی صلعم اور

امہات المومنین کو گالی بکنا اور فحش کہنا۔ سب و شتم کرنا شیعوں کا کام نہیں۔ مذہب شیعہ میں گالی دینا منع و ناجائز ہے۔ بلکہ سب و شتم گالی گلوچ دینا معاویہ شامیوں کا فعل ہے کہ انکا خلیفہ و پنجتن معاویہ بن سفیان جب تک زندہ رہا وہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کو اپنی حکومت میں ہر جمعہ کو منبر نبوی صلعم پر گالیاں دیتا اور دلواتا رہا دیکھو صحیح مسلم باب مناقب و ابن ماجہ و خصائص نسائی و ابو الفدا و ثبوت خلافت) ۔

۵۔ الزام۔ قاتلان امام حسین علیہ السلام شیعہ تھے ۔ جب مخالف اس میں بھی ناکام رہے تو تنگ آ کر یہ سوال پیدا کیا۔ کہ قاتلانِ امام حسینؑ کون تھے۔ کیا شیعہ نہ تھے۔ مگر زمانہ نے اپنی صداقت ظاہر کر دی۔ چودھویں صدی نے پکار کر گواہی دی کہ قاتلانِ سیدنا امام حسین علیہ السلام وہی خوارج۔ نواصب۔ اور یزیدی لوگ تھے۔ جن کی اولاد اور ذریت اور مددگار۔ حامی اور ٹھیکیداران اِن دنوں محبان و دوستان امام مظلوم علیہ السلام اور سادات کرام کو ستاتے رہتے ہیں۔ انکا حقہ پانی بند کرتے ہیں۔ کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ فتنہ و فساد مار پیٹ قتل و غارت۔ بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اور عزاداری مظلوم کربلا اور یادگار سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ السلام کے بند کرنے اور مٹانے میں سر توڑ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہر مجلس۔ ہر وعظ۔ ہر مجمع میں حسینیوں کی توہین شکایت اور دل آزاری کرتے ہیں اور عدالتوں تک مقدمات فوجداری و دیوانی کر کے مسلمانوں کے زر و مال کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنی آبا و اجداد کے قدم بہ قدم چلکر خاندان رسالت سے اپنے بزرگوں کا کینہ و پرینہ رکھتے ہیں بغض و عداوت و دشمنی کر کے خارجی بنے ہوئے ہیں۔ الولد سرٌ لابیہ۔ کل شئ یرجع الی اصلہ۔ زمانہ کی شہادت سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ زمانہ نے حسینی گروہ اور یزیدی گروہ کو الگ کر دکھایا ہے۔ غلامانِ حسینؑ با حسینؑ۔ غلامانِ یزیدؔ با یزیدؔ ؎

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار اند در دنیا یزیدؔ

۶۔ روئیداد مباحثۂ صابر۔ جب مخالف و دشمن اس میں بھی ناکامیاب رہے مجالس عزاداری کو نہ مٹا سکے ؎

مٹ گئے آلِ محمدؐ کو مٹانے والے

اور مذہب شیعہ کو روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ گاؤں کے گاؤں مذہب حقہ میں داخل ہو گئے اور ماتم حسینؑ و عزاداری مظلوم علیہ السلام روز بروز بڑھتی گئی۔ تو خارجی شرمندے و کھسیانے ہوئے ایک اور تازہ مجنونانہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں۔ وہ تحریف کے قائل ہیں چونکہ ثلاثہ کے منکر ہیں۔ اس لیئے انکے ہاں کوئی حافظ نہیں ہوتا۔ مگر حافظ احمد صاحب مرحوم نے ثابت کر دکھایا۔ کہ سوائے شیعہ کے اور کوئی حافظ مکمل اور قاری نہیں ہوتا۔ اس موضوع پر علمائے کرام شیعہ سے مخالفین کے کئی معرکۃ الآرا مناظرے و مباحثے ہوئے۔ اور ہر ایک میدان میں خوارج و نواصب نے شکست فاش اٹھائی۔ مگر اپنے توہم اور مجنونانہ خیال سے باز نہ آئے اکھاڑا سمجھا یا گیا۔ اور کتابوں اور اخباروں میں شائع کیا گیا۔ کہ موجودہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کلام ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ اسی پر ہمارا عمل ہے۔ یہ قابل سند و قابل حجت ہے۔ مگر تعصب و ضد۔ ہٹ دھرمی اور جبلی عداوت اور فطرتی دشمنی کا ستیاناس ہو کہ باوجود تحریری و تقریری اقرار اور عمل کے خوارج و نواصب یہی راگ الاپتے جاتے ہیں۔ کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں۔ اسی خبط اور مجنونانہ توہم و خیال کا نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے ساتھ ایک ملتانی اہلحدیث نے مناظرہ کی ٹھان لی۔

موضوع بحث۔ قرآن موجود فریقین یعنی شیعہ و سنی کے نزدیک قابل سند ہے۔ یا نہ۔

مدعی۔ مناظر سنی۔ **مجیب**۔ مناظر شیعہ (یہ موضوع مناظر سنی کے اصرار پر مجبوراً قبول کیا گیا۔

مندرجہ بالا موضوع پر مقام جھنگ شہر اور تاریخ ۳۰۔ ۳۱۔ اگست ۱۹۲۴ء قرار پائی اور حکم و منصف جناب لالہ ہیرا نند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ مسلمہ فریقین مقرر ہوئے۔ آپ لائق فائق۔ ہر دل عزیز۔ منصف مزاج عادل۔ غیر طرفدار۔ غیر متعصب عربی۔ فارسی۔ سنسکرت اور مذہب اسلام سے واقف ہیں۔

۳۰۔ اگست کو طرفین کے علماء کرام تشریف لائے۔ وقت مناظرہ مقرر کیا گیا۔ شیعہ صاحبان کی طرف سے جناب رئیس المحققین عالم ربانی استاذ لاثانی جناب مولوی و حکیم و حافظ علی محمد صاحب سکنہ چنڈ بھروانہ اور فخر المناظرین و رئیس المتکلمین محب آل یاسین جناب مولانا مولوی امیر الدین صاحب حکیم و رئیس و نمبردار چک جلال الدین کھوکھر

اور جناب مولوی درویش محمد صاحب مشہور مناظر و واعظ شیعہ تشریف لائے اور جناب معلے القاب نواب محمد مولا داد خان صاحب سیال رئیس اعظم خاں بہادر و آنریری مجسٹریٹ بالقابہ کے بنگلہ پر فروکش ہوئے اور جناب زبدۃ العارفین سلطان الواعظین و الذاکرین سیدنا و مولانا سید مولوی محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری ثم لاہوری اتفاقیہ کمالیہ جاتے ہوئے اسی تاریخ کو ۲ بجے بعد دوپہر کی ٹرین میں اتر پڑے مومنین جھنگ کی عزت و حوصلہ افزائی کی ہماری اس شان و شوکت کر و فر اور چیدہ و برگزیدہ علماء عظام کی آمد آمد اور انکی علمی و فضیلت کو دیکھ کر سنیوں کے اوساں خطا ہو گئے بغلیں جھانکنے لگے۔ منہ پر ہوایاں اڑنے لگی۔ ان میں سناٹا چھا گیا۔ مناظرہ میں صرف چار گھنٹے باقی تھے۔ کہ اچانک جناب شیخ کریم بخش صاحب وکیل سنی حنفی اور جناب سید بشیر احمد صاحب وکیل شیعہ شہر مگھیانہ سے تشریف لائے۔ اور اس موضوع بحث پر کمال افسوس ظاہر کیا اور فرمایا۔ کہ جب قرآن شریف مسلمہ فریقین ہے اور دستور العمل ہے تو پھر یہ موضوع اور بحث فضول ہے۔ آپ بہت دیر تک اسلامی تفرقہ اور قرآن شریف کی شان اور علمائے کرام کی نااتفاقی پر گفتگو فرماتے رہے اور دو گھنٹہ تک جناب شیخ صاحب موصوف نے بڑی فصاحت و بلاغت سے سنی و شیعہ کو ان جھگڑوں اور فسادات کو بند کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت فرمائی جس کا اثر فوری ہوا۔ کہ حسب خواہش مسلمانان جھنگ شہر شیعہ و سنی مناظرہ بند کرایا گیا۔ اور فوراً منشی علی محمد صاحب نقل نویس اہلحدیث نے بہمراہی جناب حکیم غلام حسین صاحب کھوکھر سنی و ماسٹر مولا داد خاں صاحب ہیڈ ماسٹر نارمل سکول جھنگ مگھیانہ سنی حنفی صلحنامہ تحریر کیا جس کے یہ الفاظ ہیں

حسب خواہش پبلک شیعہ و سنی معرفت جناب شیخ کریم بخش صاحب وکیل و سید بشیر احمد صاحب وکیل مباحثہ قرار دادہ مولوی عبدالعزیز صاحب و ڈاکٹر نور حسین صاحب جو بہ تقرر ۳۰-۳۱- اگست ۱۹۲۴ء کو قرار پایا تھا۔ بند کرایا گیا ہے ۳۰- اگست ۱۹۲۴ء بمقام جھنگ دستخط بشیر احمد سید وکیل۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (دستخط کریم بخش بقلم خود بزبان خود شیخ۔ وکیل بی اے ایل ایل بی۔) دستخط ڈاکٹر نور حسین بقلم خود فارسی و انگریزی (اصل تحریر موجود ہے

۲۔ مناظرہ بند ہونے کے بعد فریقین مناظر سنی و شیعہ نے اپنے اپنے مسلمہ عقائد قرآن شریف کی بابت منشی علی محمد صاحب اہلحدیث سے تحریر کرا کر اس پر دستخط کر دیئے۔ تاکہ سنی و شیعہ مسلمانوں کے عقائد صاف رہیں اور وہ مذبذب نہ ہوں۔ اور غیر مذاہب کے

وگ حملہ نہ کریں۔ کہ مسلمانوں کے پاس صرف ایک ہی الہامی کتاب ہے اور وہی مشکوک اور
قابل سند نہیں۔ الفاظ یہ ہیں :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عند الفریقین سنی و شیعہ قرآن شریف موجود بہ ہمہ وجوہ الحمد سے
لے کر والناس تک مکمل کلام الٰہی قابل سند واجب التعمیل اور واجب التعظیم والتکریم ہے منکر اس کا کافر
ہے۔ اللہ پاک کا کلام۔ ہدایت اور قابل حجت ہے ٭

یہ قرآن شریف موجودہ کو ہم قابل سند و حجت قویہ مانتے ہیں اور کل نقائص سے مبرا ہے
دخط کشیدہ الفاظ مناظر سنی نے ایزاد کئے) دستخط عبد العزیز بقلم خود۔ دستخط نور حسین بقلم خود

اشتہار انجمن کی سخن اس مناظرہ و مباحثہ کے بند ہونے کے دو ہفتہ بعد انجمن صدیقی
جھنگ شہر نے ایک مولوی صاحب اہلحدیث سکنہ بدھوانہ کے نام
پر ایک اشتہار بعنوان "مناظر اہلسنت سے مناظر شیعہ کا گریز" شائع کیا۔ اور اس میں سراسر
بہتان اور افترا پردازی سے کام لیا۔ اصلی تحریر فیصلہ وکلائے عظام کو نہ چھپوایا دیدہ و دانستہ
حق کو چھپایا۔ یہ انجمن صدیقی کی شرافت و صداقت کا نمونہ ہے کہ پیدا ہوتے ہی پہلے سال میں
غلط بیانی پر کمر باندھ لی ؎

برعکس نہند نام زنگی کافور

اس نونہال و نوزائیدہ انجمن نے اپنے معززین شہر اور علمائے کرام کو بھی جھٹلایا اور انکے ساختہ
پرداختہ کو مٹایا ؎ ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں

دیگا تمام عقل کے بخئے ادھیڑ تو

انجمن کے نام نہاد مولوی صاحب اہلحدیث نے تو اپنا کمال دکھایا۔ کہ کتاب کافی سے اصلی الفاظ
چھوڑ کر احادیث کاٹ چھانٹ کر اور مقدم و مؤخر کر کے یہ الزام لگایا۔ کہ انکے ہاں موجودہ قرآن شریف
محرف و مبدل ہے اور قابل حجت نہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اہلحدیث دوستو! سانچ کو
آنچ نہیں۔ ہمیشہ صداقت و راستی کی فتح ہے۔ اسی ایک تمہارے جھوٹے اشتہار نے تمہارے
مذہب تمہاری علمی لیاقت۔ اور تمہارے بودے دلائل کی قلعی کھول دی ہے ؎

اگر دانستی از روز ازل ایں روسیاہی را

نمی کردی گے شائع چنیں یاوہ سرائے را

بس معلوم ہو گیا کہ آپ صاحبان کو تحقیق حق و راہ حق کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنا

اجماع قائم کرنا چاہتے ہو۔

جوابِ مجبوری

آجکل وبائے عالمگیر کی طرح ایڈیٹر النجم کی فتنہ و شرارت کے جراثیم ملک پنجاب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ حنفی مذہب کی روحانیت و محبت اہلبیت رسالت کو ہلاک کرتے جاتے ہیں۔ حنفی سنی مسلمان فرقہ اہلحدیث اور مرزائی جماعت کیساتھ مل جل کر نماز وغیرہ پڑھنے اور انکے علماء سے زہریلے اثر وعظ سن سن کر جامہ حنفیت اتار کر لباس مرزائیت اور وہابیت و غیر مقلدیت پہنتے جاتے ہیں اور اپنا مذہب و مشرب چھوڑ کر دشمنان خاندان رسالت بنکر خارجی ہوتے جاتے ہیں۔ یہ ہر دو فرقے روحانیت کش طاعونی جراثیم ہیں۔ ان سے ہر ایک حنفی مسلمان بچنے کی کوشش کرے۔ جب ان ہر دو فرقہ اہلحدیث اور مرزائیہ احمدیہ نے ہمارے مذہب پر سخت حملے کئے۔ مذہب امامیہ کی سخت توہین و دل آزاری کی۔ ہم کو بازاری گالیاں سنائی گئیں۔ ہم کو کافر و بے ایمان کہا گیا۔ ہمارے ساتھ دینی و دنیاوی تعلقات سب بند کرائے گئے۔ شہروں اور گاؤں میں پھر پھر کر سنی مسلمانوں کو مذہب شیعہ سے نفرت دلائی گئی۔ ایک پنجابی ہزاروی سید صاحب نے آل رسول مقبول صلعم کہلا کر اپنی جد امجد کے شبیہہ روضہ امام مظلوم علیہ السلام کو موضع حسن خال میں تڑوایا۔ اور شیعوں پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور انکی رشتہ داری۔ ناطہ و میل ملاپ بند کرا کر بہت سا روپیہ کمایا۔

اخبار النجم۔ الفقیہ۔ اہلحدیث۔ الفضل وغیرہ اخباروں میں ہزاروں افترا بہتان اٹھائے گئے اور ائمۃ المعصومین علیہم السلام کے پاک فرمان و احادیث کے غلط معانی اور غلط تاویل کر کے سنی مسلمانوں کو مذہب شیعہ کے خلاف بہکایا گیا۔ اور ضعیف و مجہول و غیر مستند شاذ و ظنی۔ احاد روایات سنا کر انکو ورغلایا گیا۔ اور مباحثہ ہوا ہی نہیں۔ تو ایک جھوٹا اشتہار شائع کرایا گیا۔ کہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ باوجودیکہ تحریری اقرار کیا گیا تھا۔ کہ ہم مومن بالقرآن ہیں۔ مگر پھر بھی مخالف اپنے تعصب و ضد اور جبلی عداوت و فطرتی خصومت سے باز نہ آئے اور اشتہار میں سراسر جھوٹ لکھکر مولوی صاحب اہلحدیث نے اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا۔ اس واسطے مجبوراً مفصلاً دفاعی و جوابی طور قلم اٹھانی پڑی۔ تاکہ ہماری خاموشی و صبر سے ہماری ایمانی کمزوری اور انکار قرآنی جہال نہ سمجھ لیں۔ اور ہم پر ہماری قوم پر ہمارے مذہب پر ایک بدنما دھبہ نہ لگا رہے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ ہست   اگر خاموش بنشستم گناہ ہست

نوٹ:- اشتہار انجمن صدیقی کا جواب جناب سید حسن شاہ صاحب سیکریٹری انجمن تذکرۃ المعصومین نے ایک ہفتہ بعد ترکی بہ ترکی شائع کیا جس کا جواب الجواب آجتک انجمن سے نہ بن سکا۔

میرے ساتھ خاص عداوت چونکہ میں (بندہ صابر) مذہب سنی کے پولیٹیکل و سیاسی معاملات میں کبھی شامل نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے آج تک کسی ناصبی وخارجی سے محبت و دوستی رکھی ہے نہ میل نہ ملاپ سلام نہ دعا۔ شہر جھنگ کے سنی مسلمانوں کے لیڈروں کے ساتھ ہمارے مذہبی مقدمات ہو چکے ہیں۔ اور انکے امام اور قاضی صاحب کے برخلاف میں نے ایمان کو مقدم رکھ کر سچی گواہی وشہادت دی ہے۔ اور انکے ہر ایک ملا مولوی مخالف مذہب شیعہ اور ہر ایک واعظ کا ہمیشہ سینہ سپر ہو کر ڈٹ کر مقابلہ کرتا رہتا ہوں اور ۱۹۰۷ء سے میں نے باضابطہ مذہب شیعہ کا اعلان کیا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک حمایت مذہب شیعہ میں ۳۲ (بتیس) کتب و رسالے و اشتہارات شائع کر چکا ہوں۔ اور سینکڑوں روپیہ ایام ملازمت ڈاکٹری میں اپنی گرہ سے خرچ کر کے مفت کتب تقسیم کر چکا ہوں جنکا جواب آجتک کسی سنی سے نہ ملا اور جھنگ میں اشاعت مذہب حقہ کی تبلیغ میں حصہ لینا کار ثواب وایمان سمجھتا ہوں اور فرض عین جانتا ہوں اس واسطے سب مخالفین مذہب امامیہ کی نظریں مجھ پر لگی رہتی ہیں۔ اور اسی تاڑ میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کوئی موقعہ ہو کہ وہ میرے مال اور جان اور عزت کو نقصان پہنچائیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھ کو اب تک بہ طفیل چہاردہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام انکے شر و فتنہ سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ آئیندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا۔ آمین۔ وما توفیقی الا باللہ - ان اللہ مع الصابرین۔

چونکہ یہ اشتہار انجمن صدیقی جھنگ شہر نے اپنے مولوی صاحبان کے اجماع سے شائع کیا ہے۔ اور برائے نام مولوی صاحب بہوانہ کا نام نامی جڑ دیا ہے۔ چونکہ یہ مولوی صاحب اہلحدیث ہیں (وصفر مین) انکو بارہا تبادلہ خیالات و بالمقابل گفتگو کرنے کے واسطے بلایا گیا ہے۔ مگر ان مولوی صاحب کا کبھی حوصلہ نہ پڑا کہ نائبان و خادمان شیر خدا مولا مشکلکشا امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقابلہ کر سکیں اور مجمع عام میں اپنی مذہبی حقانیت کا اظہار کر سکیں اس واسطے علاوہ مولوی صاحب بہوانہ کے اکثر جگہ اس انجمن کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہمارے اس رسالہ کا جواب باصواب تحقیقی دیا جائیگا اور ہماری معتبر و مستند کتب اصول شیعہ کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ تفاسیر غیر معتبر اور کتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال انجمن صدیقی جھنگ شہر { شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے؟ بہ چند وجوہ وجہ اوّل شیعہ کی معتبر و مستند کتب میں آئمہ معصومینؑ سے بروایت کثیرہ و بہ تصریحات اکابر علماء شیعہ مروی ہے کہ موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل ہے اور قابل حجت نہیں۔ (یہی سوال اخبار اہلحدیث جلد ۲۱ نمبر ۴۸ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۸ میں بھی شائع کرایا گیا ہے)

شیعوں کا ایمان بالقرآن { **الجواب**۔ ہر ایک مسلمان جانتا ہے کہ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ موجودہ مروجہ کتاب اللہ۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی پاک اور مقدس کلام مانتا ہے۔ اسی پر اس کا عمل ہے۔ اصول و فروع دین۔ توحید و عدل۔ نبوت۔ امامت۔ قیامت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ جہاد۔ تبرا و تولا کا دارومدار اسی قرآن شریف پر ہے۔ اسی سے وہ سند لیتا ہے۔ انکے نکاح۔ ازدواج۔ دفن۔ کفن۔ کل اعتقادات۔ عبادات اور معاملات کا منبع اور سرچشمہ اور ذریعہ یہی قرآن شریف ہے۔ حلال اور حرام کو اسی قرآن شریف سے پہچانتا ہے اور اسی کی سند سے تمام احکام شرعیہ کا پابند ہے بچے۔ جوان۔ بوڑھے۔ مرد اور عورتیں اسی قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی قرآن مجید کو نماز پنجگانہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اسی کے شیعہ عامل اور مفسر اور حافظ ہیں۔ پھر کس طرح کوئی مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ مذہب شیعہ کا ایمان بالقرآن نہیں ہے

جمال و نور قرآں نور جاں ہر مسلماں ہے ۔۔۔ قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا ۔۔۔ بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک قرآں ہے

۱۔ قرآن شریف جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جناب امیر المومنین سیدنا علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام نے سب سے اوّل مطابق تنزیل الٰہی اس قرآن شریف کو جمع کیا۔ اور اسی کو پڑھا۔ پیغمبر خدا صلعم کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا۔ اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور سارا قرآن حفظ کیا جاتا تھا۔ صحابہ کی ایک جماعت خاص قرآن حفظ کرانے کے کام پر مقرر تھی۔ اور یہی قرآن نماز میں پڑھا جاتا تھا۔ اور صحابہ مختلف گاؤں و مواضعات میں قرآن پڑھاتے تھے اور کاتب وحی موجود تھے۔ اور کئی حافظ قرآن

حفظ سنا چکے تھے۔ اس کے قاری موجود تھے۔ اور اسی قرآن شریف کیساتھ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اہلبیتِ رسالتؐ کو شیرازہ بند کر گئے۔

۲۔ اسی موجودہ قرآن شریف ہی سے جناب سیدۂ معصومہ خاتونِ جنت صلوات اللہ علیہا نے اپنا دعوےٰ وراثت فدک و خمس خیبر وغیرہ کا خلافت پر کر دیا تھا۔ مگر اجماعی خلیفہ حضرت ابوبکر صاحب نے بجائے قرآنی استدلال کی ایک موضوع حدیث پیش کی۔ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ اور قرآن شریف کو بالکل بھلا دیا۔ اور اس پر عمل نہ کیا۔ جب مذہب کے پیر و مرشد قرآن شریف پیش کر کے خلیفہ صاحب کو لاجواب کریں۔ تو انکے مرید کس طرح قرآن شریف سے منکر ہو سکتے ہیں۔

۳۔ اسی قرآن شریف کو حدیث ثقلین میں اہلبیتِ رسالت صلعم کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صاف ارشاد فرمایا کہ اگر قرآن سیکھنا چاہو تو میرے اہلبیتِ رسالت صلعم سے سیکھو۔ حدیث ثقلین تمسک قرآن و اہلبیتِ رسالت کے لئے ایک نص جلی و حکم صریح ہے۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی ان تمسکتم بھما ولن تضلوا بعدی ابدا ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض صحاح ستہ و تحفہ اثنا عشریہ و مسند احمد حنبل تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۴ ۔ درمنثور سیوطی جلد دوم صفحہ ۶۰ مسلمانوں میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں اللہ کی کتاب اور اپنی اولاد اہلبیت چھوڑ چلا ہوں اگر ان دونوں کا تم نے تمسک کیا۔ تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور یہ دونوں میرے حوض کوثر آنے تک کبھی جدا نہ ہوں گے۔ نوٹ۔ پس مذہب شیعہ بموجب وصایائے نبوی و احکام مصطفوی صلعم اللہ کی کتاب اور اس کے خاندان سے تمسک کرتا ہے اور سوائے معصوم اور مقدس پاک اماموں کے کسی کو اپنا رہبر اور پیشوا اور امام نہیں جانتا۔ کیونکہ حدیث ثقلین نے فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے کتاب اللہ اور عترتِ طاہرہ کے اور کوئی واجب الاطاعت نہیں اور نہ کسی کے تمسک کرنے کا حکم ہے۔ جب قرآن شریف حدیث ثقلین کا جزو اعظم ہے تو شیعہ اس کا کس طرح منکر ہو سکتا ہے اور یہی قرآن شریف اہلبیتِ رسالتؐ کے ساتھ رہے گا۔ اس میں صاف صریح حکم ہے۔ کہ جو شخص عترت طاہرہ کے سوائے قرآن شریف کسی اور سے سیکھنا چاہتا ہے وہ گمراہ ہے۔ اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ مذہب شیعہ اہلبیت رسالت سے قرآنی معنے رموز و نکات حاصل کرتا ہے۔ جن کے گھر میں قرآن اترا۔ اور

القرآن مع علیؑ و علی مع القرآن - جن کی شان میں ہے - مذہب شیعہ قیاسی - اجتہادی
مذاہب سے اور رومی - شامی - جامی - نظامی - رازی - بغوی - بیضاوی - حسینی - حقانی
معانی - وحیدی سے قرآن کی تفسیر اور معارف لینا نہیں چاہتا - اللہ تعالےٰ نے سب
سے اول قرآن شریف کو وحی جبرئیلؑ کے حوالہ کیا - اس کے بعد قرآن شریف جناب
رسول اکرم صلعم کے پاس رہا - بعد جناب رسول اللہ صلعم نے قرآن شریف کو اہلبیت کے
ساتھ کر دیا - پس امت محمد صلعم اگر قرآن لینا چاہتی ہے - تو اہلبیت رسالت صلعم کا تمسک
کرے - ورنہ دعویٰ اسلام باطل ہے -

۴ - جس مذہب کا ہادی اور پیشوا اور امام پاکؑ ایک رکاب سے دوسری رکاب تک
قرآن شریف ختم کرے وہ قرآن شریف کا منکر کس طرح ہو سکتا ہے - اور اس کا ایمان بالقرآن
کیوں نہیں ہو سکتا (شواہد النبوۃ ملا جامی) *

۵ - جس مذہب شیعہ کے امام - مرشد - ہادی و مہدی - مولا مشکلکشا کا دعوےٰ ہو
سلونی فواللہ لا تسألون عن شیئ الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ
مامن ایۃ الا وانا اعلم ام بلیل نزلت ام بنہار ام فی سھل ام فی جبل (تفسیر
اتقان جلد دوم صـ ۱۸۷ مطبوعہ مصر)

ترجمہ مجھ سے سوال کرو قسم ہے خدا کی جس کی بابت پوچھو گے میں تم کو خبر دونگا -
اور مجھ کو قرآن شریف کی بابت پوچھو اللہ کی قسم میں ہر ایک آئت کو جانتا ہوں - کہ آیا وہ
رات کو نازل ہوئی یا دن میں یا میدانمیں نازل ہوئی یا پہاڑ پر - تو وہ کس طرح منکر قرآن ہو سکتا
ہے *

۶ - جس امام ہمام سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام کا دعویٰ ہو کہ قرآن شریف کی کوئی
آئت ایسی نہیں - کہ مجھے اس کا شان نزول اور مقام نزول معلوم نہ ہو کہ وہ کس کے حق
میں نازل ہوئی - خدا نے مجھے قلب عاقل اور زبان ناطق عطا فرمائی ہے - آپ اکثر فرمایا کرتے
تھے - کہ قرآن شریف کی نسبت جس کسی کو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لے - کیونکہ مجھے ایک ایک
آئت کی نسبت معلوم ہے کہ وہ رات کو نازل ہے یا دن کو پہاڑ پر نازل ہوئی ہے - یا
میدان پر - اتقان جلد دوم صـ ۱۸۷ تاریخ الخلفا سیوطی صـ ۹۹ سطر ۱۹) اس کے مرید
کس طرح منکر قرآن ہو سکتے ہیں *

۷۔ عرب و عراق۔ ہند و پنجاب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کے دستِ مبارک سے لکھے ہوئے یہی قرآن شریف موجود ہیں۔ اگر اس کے سوا اور کوئی قرآن شریف ہو تو پیش کرو۔

۸۔ جناب امیر علیہ السلام کے خطبوں وصایائے اور احکام و فرمان میں اسی قرآن شریف کی آیات بینات ملتی ہیں (نہج البلاغۃ)

۹۔ جناب امیر علیہ السلام نے جو حضرات اصحاب ثلاثہ کے زمانہ حکومت میں قضایا فیصلہ جات مقدمات فرمائے ہیں وہ اہلسنت اور اہلحدیث کی کتب احادیث و تواریخ میں موجود ہیں۔ ان میں اسی قرآن شریف سے استدلال کیا ہے۔

۱۰۔ جناب امیر علیہ السلام کے زمانہ خلافت راشدہ میں یہی قرآن شریف رائج تھا۔ اور اسی پر عمل درآمد ہوتا تھا۔

۱۱۔ جناب امیر علیہ السلام کے زمانہ خلافت میں یہی قرآن شریف معاویہ بن ابوسفیان نے جنگ صفین میں عمرو بن العاص کے مشورہ سے نیزوں پر لٹکایا اور اسی قرآن شریف کو دیکھ کر جناب نے جنگ بند کر دی (نہج البلاغۃ)

۱۲۔ حضرت جعفر طیار علیہ السلام برادر جناب حیدر کرار علیہ السلام نے ملک حبش میں ہجرت اولی میں بادشاہ نجاشی کے دربار میں یہی قرآن شریف پڑھا اور بہت ہی خوش الحانی سے سورہ مریم پڑھ کر سنائی جس پر بادشاہ مسلمان ہوا۔ ؂

۱۳۔ اسی قرآن شریف کے واسطے سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم صاحب اہلسنت و الجماعت کے امام و مجتہد کو فرمایا تھا۔ لا تقس فان اول من قاس ابلیس حین قال خلقتنی من نار و خلقتہ من طین الاخرہ۔ قیاس مت کر کیونکہ اول جس نے قیاس کیا وہ شیطان تھا جب کہ اس نے کہا کہ مجھ کو آگ سے پیدا کیا۔ اور آدم کو مٹی سے (دیکھو اصول کافی۔ کتاب العلم۔ باب البدع۔ والرائے والقیاس صفحہ ۳۳) و دراسات اللبیب کتاب سنی۔ اعلام موقعین جلد اول صفحہ ۹۳ حافظ ابن قیم حنبلی۔ اخبار اہلحدیث نمبر ۴۰ جلد ۲۱)

فضائل قرآن مجید

یہی قرآن شریف ہے جس کی شان و فضائل کتب امامیہ میں ہزاروں موجود ہیں۔

۱۔ پہلی حدیث کافی۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ

کوفہ سے دمشق کے بازاروں تک پڑھا۔ یہ تھے اہلِ قرآن

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ - ترجمہ: حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تحقیق ہر حق کے لیے حقیقت ہے اور ہر ثواب اور نور ہے جو کچھ اللہ کی کتاب کیساتھ موافق ہو اس پر عمل کرو۔ اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو اسکو چھوڑ دو (اصول کافی - کتاب العلم باب الاخذ بالسنہ وشواہد الکتاب ص ۳۹ سطر ۱۴ مطبع نولکشور)

دوسری حدیث کافی - قال اذا ورد علیکم حدیث فوجدتم لہ شاہدا من کتاب اللہ عز وجل ومن قول رسول اللہ والا فالذی جاءکم بہ اولی بہ ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے پاس حدیث آئی جائے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلعم کے فرمان کے بموجب ہو تو وہ حدیث ہے - ورنہ جو شخص اس کو بیان کرتا ہے وہ اس کا زیادہ مستحق - (اصول کافی - کتاب العلم - باب الاخذ بالسنہ وشواہد الکتاب ص ۳۹ کتاب شیعہ)

تیسری حدیث کافی - قال سمعت ابا عبد اللہ یقول کل شیء مردود الی الکتاب والسنۃ وکل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فہو زخرف - اصول کافی ص ۳۹ ایضاً (کتاب شیعہ) ترجمہ ایوب راوی بیان کرتا ہے - ہر ایک چیز اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلعم کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور ہر ایک حدیث جو اللہ کی کتاب سے موافق نہ ہو - وہ جھوٹ بکواس ہے۔

چوتھی حدیث کافی - عن ابا عبد اللہ قال ما لم یوافق من الحدیث القرآن فہو زخرف - ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے جو حدیث قرآن شریف کے حکم کے مطابق نہ ہو سو بیہودہ بات ہے (اصول کافی - کتاب شیعہ - کتاب العلم نولکشور ص ۳۹)

پ - حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خطب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بمنیٰ فقال ایہا الناس ما جاءکم یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ وما جاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ (اصول کافی - کتاب العلم - باب الاخذ بالسنۃ وشواہد الکتاب مطبع نولکشور ص ۳۹ سطر آخیر) ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا - کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ پڑھا - فرمایا - لوگو جو کچھ کہ تمہارے پاس خبر لائے اور وہ اللہ کی کتاب کے موافق ہو تو اس خبر کو میں نے کہا ہے جو کوئی خبر اللہ کی کتاب سے مخالف ہو اسکو میں نے نہیں کہا

نوٹ ثابت ہوا کہ قرآن شریف مذہب امامیہ میں احادیث رسول مقبول اور فرمان اولاد

رسول صلعم سے ہر حال میں مقدم ہے۔ اور قرآن شریف کی یہ عزت و شان اسی مذہب میں ہے
پانچویں حدیث کافی۔ من خالف کتاب اللہ وسنۃ محمد فقد کفر۔ ترجمہ جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی کتاب اور سنت سیدنا محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی۔ اس نے کفر کیا۔ (اصول کافی کتاب شیعہ۔ کتاب العلم
صہ۴۲ نولکشور)

چھٹی حدیث فضائل۔ فعلیکم بالقرآن فانہ شافع مشفع وماحل مصدق
ومن جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ ومن جعلہ خلفہ ساقہ الی النار۔ ھو الدلیل
یدل علی خیر سبیل وھو کتاب فیہ تفصیل وبیان وتحصیل وھو الفصل لیس
بالھزل الخ (اصول کافی شیعہ۔ کتاب فضل القرآن صہ۵۴۲ سطر آخیر مطبع نول کشور)
ترجمہ۔ تم لوگوں پر قرآن شریف کا پکڑنا لازم ہے۔ کیونکہ وہ شفاعت کرنیوالا ہے۔ اور
مقبول الشفاعۃ ہے اور شکایت کرنیوالا ہے۔ اور تصدیق کرنیوالا ہے جس شخص نے اس کو اپنا امام بنایا۔ اس کو وہ
بہشت میں لیجائیگا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈالدیا۔ اس کو وہ دوزخ میں ڈالیگا۔ وہ ایک
دلیل ہے۔ جو نیک راستہ کی طرف لیجاتی ہے۔ اور وہ کتاب ہے جس میں تفصیل اور بیان اور
تحصیل علوم ہے اور وہ فیصلہ کرنے والی ہے۔ بیہودہ بات نہیں ہے۔

ساتویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد اللہ عن ابائہ علیہم السلام قال شکی رجل
الی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وجعا فی صدرہ فقال استشف بالقرآن فان اللہ
عزوجل یقول وشفاء لما فی الصدور (اصول کافی شیعہ۔ کتاب فضل القرآن۔ صہ۵۴۶
نولکشور) ترجمہ۔ حضرت ابی عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) اپنے جد بزرگوار سے روایت
فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں چھاتی
کے درد کی شکایت کی جناب نے فرمایا۔ قرآن سے شفا طلب کر کیونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا
ہے۔ کہ قرآن شریف شفاء امراض سینہ ہے۔

آٹھویں حدیث کافی۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حافظ القرآن العامل
بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ (اصول کافی۔ کتاب شیعہ۔ کتاب فضل القرآن۔ باب فضل
حامل القرآن صہ۵۴۶ نولکشور) ترجمہ جناب ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
قرآن شریف کا حافظ اور اس پر عمل کرنیوالا عزت وار نیکوکار لکھنے والے فرشتوں کے ہمراہ ہوگا۔

نانویں حدیث کافی - من قرء القرآن فهو غنی ولا فقر بعده والا ما به غنی" (اصول کافی - کتاب شیعہ - کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۸ نولکشور پریس)، ترجمہ امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا جس نے قرآن شریف پڑھا وہ مالدار ہے اور اس کے بعد فقر نہیں۔

دسویں حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حملۃ القرآن عرفاء اھل الجنۃ والمجتھدون قواد اھل الجنۃ والرسل سادۃ اھل الجنۃ (اصول کافی شیعہ - کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۸ نولکشور پریس)، ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا - قرآن شریف کا حامل بہشت کا رئیس اور مجتہد بہشت کیطرف لے جانیوالا - اور رسول بہشت کے سردار ہیں۔

گیارہویں حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ینبغی للمومن ان لا یموت حتی یتعلم القرآن او ان یکون فی تعلیمہ (اصول کافی شیعہ - باب من یتعلم القرآن بمشقۃ صفحہ ۶۵۸ نولکشور پریس)، ترجمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا - مومن کیواسطے واجب ہے کہ جب تک قرآن شریف سیکھ لے یا اس کی تعلیم میں نہ ہو موت کی خواہش نہ کرے۔

بارہویں حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان البیت اذا کان فیہ المسلم یتلوا القرآن تیراءیہ اھل السماء کما تیراءیا اھل الدنیا الکواکب الدری فی السماء (اصول کافی - کتاب مذہب شیعہ - باب البیوت التی یقرء فیھا القرآن صفحہ ۶۶۰ نولکشور) ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ وہ گھر جس میں کوئی مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے اس کو آسمان والے ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین والے آسمان میں کوکب دری چمکیلے ستارے کو دیکھتے ہیں۔

تیرہویں حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی صلوات اللہ علیہ یقول قل ھو اللہ احد ثلث القرآن وقل یا ایھا الکافرون ربع القرآن - (اصول کافی - کتاب مذہب شیعہ - باب فضل القرائۃ صفحہ ۶۶۵ - نولکشور پریس)، ترجمہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی کہ سورہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن ہے اور سورہ قل یا ایھا الکافرون کا پڑھنا چوتھائی قرآن ہے۔

چودہویں حدیث کافی - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم من قراء الہاکم التکاثر عند النوم وقی فتنۃ القبر (اصول کافی۔ کتاب شیعہ۔ کتاب فضل القرآن صـ ۳۶۶) ترجمہ جناب ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص نے سورہ الہاکم التکاثر سوتے وقت پڑھا۔ وہ فتنۂ قبر سے بچا رہا۔

پندرہویں حدیث نہج البلاغۃ۔ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ انا لم نحکم الرجال وانما حکمنا القرآن وھذا القرآن انما ھو خط مسطور بین الدفتین لاینطق بلسان ولا بد لہ من ترجمان (نہج البلاغۃ صـ ۴۳) ہم نے آدمیوں کو حکم نہیں بنایا۔ بلکہ قرآن شریف کو اصل حکم بنایا ہے اور یہ قرآن وہی ہے جو دو دفتیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ مگر وہ اپنی زبان سے نہیں بولتا۔ بلکہ اس کے واسطے مفسر و مبیّن کی ضرورت ہے پس حدیث ثقلین مسلمہ فریقین کے مطابق آئمہ اہلبیت علیہم السلام سب سے اعلےٰ مفسر اور ترجمان قرآن ہیں جو بحکم مخبر صادق اصلی معنے قرآن سے جدا نہیں ہوتے

سولہویں حدیث نہج البلاغۃ صـ ۴۳ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وتعلموا القرآن فانہ احسن الحدیث وتفقھوا فیہ فانہ ربیع القلوب واستشفوا بنورہ فانہ شفاء الصدور واحسنوا تلاوتہ فانہ انفع القصص (صـ ۴۳ سطر ۵) ترجمہ اور قرآن شریف کو سیکھو کیونکہ وہ سب سے اچھی کلام ہے اور اس میں فکر کرو۔ کیونکہ وہ دل کو خوش کرنیوالا ہے اور اس کے نور سے شفا ڈھونڈ ہو۔ کیونکہ وہ امراض سینہ کی شفا ہے اور اچھی طرح اس کی تلاوت کرو۔ کیونکہ وہ نافع تر قصوں میں سے ہے۔

ستارہویں حدیث نہج البلاغۃ صـ ۱۰۳ سطر ۱۲ جناب سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وعلیکم بکتاب اللہ فانہ الحبل المتین والنور المبین والشفاء النافع والعصمۃ للمتمسک۔ ترجمہ اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو کیونکہ وہ مضبوط رسا اور ظاہر نور شفاء نافع اور مضبوط پکڑنے کیواسطے بچاؤ ہے گمراہی سے۔ اسی قرآن شریف کی تعمیل و تزئیل کیواسطے جناب امیر علیہ السلام نے تعلیم دی ہے۔ جو کہ آپ کے عہد خلافت میں رائج تھا۔ اور اسی کو شامیوں نے جنگ میں نیزوں پر لٹکایا۔ اس کے سوا باقی سب قرآن جل چکے تھے۔

اٹھارہویں حدیث کافی۔ قال ابو جعفر علیہ السلام قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم انا اول وافد علے العزیز الجبار یوم القیامۃ وکتابہ واھلبیتی ثم امتی ثم اسالھم ما فعلتم بکتاب اللہ وباھل بیتی (اصول کافی۔ کتاب فضل

القرآن۔ مطبع نولکشور صفحہ ۶۵۵ سطر ۸) ترجمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں روز قیامت کو سب سے اول عزیز الجبار اللہ تعالیٰ کے سامنے جاؤں گا اور اس کی کتاب میری اہلبیت اس کے بعد میری امت پیش ہوگی پھر میں امت سے پوچھونگا۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری اہلبیت کیساتھ کیا سلوک کیا۔

انیسویں حدیث کافی۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان العزیز الجبار انزل علیکم کتابہ وھو الصادق البار فیہ خبرکم وخبر من قبلکم وخبر من بعدکم وخبر السماء والارض ولو اتاکم من یخبرکم عن ذالک تعجبتم (اصول کافی صفحہ ۶۵۵ کتاب فضل القرآن مطبع نولکشور) ترجمہ امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تحقیق عزیز الجبار اللہ تعالیٰ نے تم پہ قرآن شریف نازل فرمایا اور وہ سچا اور صاحب احسان ہے اور اس کتاب میں تمہارا اور تم سے پہلوں اور تم سے پچھلوں اور آسمان اور زمین کا بیان ہے۔ اگر مخبر صادق تم کو اس سے خبردار کرے تو تم حیران رہ جاؤ۔

بیسویں حدیث کافی۔ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ان القرآن زاجر وآمر یامر بالجنۃ ویزجر عن النار (اصول کافی۔ کتاب فضل القرآن صفحہ ۶۵۵) ابی بصیر سے روایت ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ فرماتے تھے تحقیق قرآن منع کرنیوالا ہے اور حکم کرنیوالا ہے اور بہشت کے کاموں کا تو حکم کرتا ہے اور دوزخ کے کاموں سے منع کرتا ہے۔

اکیسویں حدیث کافی۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوروا بیوتکم بتلاوۃ القرآن ولا تتخذوھا قبوراً کما فعلت الیھود والنصاریٰ صلوا فی الکنائس والبیع وعطلوا بیوتھم فان البیت اذا کثر فیہ تلاوۃ القرآن کثر خیرہ واتسع اھلہ واضاء لاھل السماء کما تضئ نجوم السماء لاھل الدنیا (اصول کافی۔ کتاب فضل القرآن۔ باب البیوت التی یقرء فیھا القرآن صفحہ ۶۶۰ نولکشور سطر ۵-۱۰) ترجمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قرآن شریف کے پڑھنے سے روشن کرو۔ اور اپنے گھر کو قبریں مت بناؤ جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے بنایا۔ کہ نماز وغیرہ تو اپنے گرجا اور عبادت گاہوں میں پڑھتے ہیں۔ اور اپنے گھروں کو توریت اور انجیل پڑھنے سے خالی رکھتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں زیادہ قرآن شریف پڑھا جائے اور اس میں زیادہ برکت

ہوتی ہے اور اس کے عیال و اطفال مالدار ہو جاتے ہیں اور آسمان والوں کو روشنی ہوتی ہے جیسا کہ تارے آسمان کے زمین پر چمکتے ہیں (یعنی جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ وہ ستاروں کی طرح روشن ہوتا ہے۔)

بائیسویں حدیث کافی ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ۔ البیت الذی یقرا فیہ القرآن ویذکر اللہ عز وجل فیہ تکثر برکتہ وتحضرہ الملائکۃ وتھجرہ الشیاطین ویضیئ لاھل السماء کما یضیئ الکواکب لاھل الارض۔ وان البیت الذی لا یقرا فیہ القرآن ولا یذکر اللہ عز وجل فیہ تقل برکتہ تھجرہ الملائکۃ وتحضرہ الشیاطین (اصول کافی مطبع نولکشور صفحہ ۶۶۲ باب البیوت التی یقرء فیھا القرآن صفحہ ۶۶۲) ترجمہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا ص

تئیسویں حدیث کافی ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال من قرء القرآن قائما فی صلوۃ کتب اللہ لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ۔ ومن قرا فی صلوۃ جالسا کتب اللہ لہ بکل حرف خمسین حسنۃ ومن قرا غیر صلوۃ کتب اللہ بکل حرف عشر حسنات (اصول کافی۔ صفحہ ۶۶۲۔ باب ثواب قرأت القرآن۔ مطبع نولکشور) ترجمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے کھڑے ہو کر نماز میں قرآن شریف پڑھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلہ میں ایک سو نیکی لکھی اور جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا اللہ تعالےٰ نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلے پچاس نیکی لکھی اور جس نے نماز کے بغیر باہر قرآن کو پڑھا اللہ تعالےٰ نے ہر ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھیں۔

چوبیسویں حدیث کافی ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاثۃ یشکون الی اللہ عز وجل مسجد خراب لا یصلی فیہ اھلہ وعالم بین جھال ومصحف معلق قد وقع علیہ الغبار لا یقرا فیہ (اصول کافی صفحہ ۶۶۲ باب قرأۃ القرآن فی المصحف) ترجمہ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ سے شکایت کریں گی۔ ایک تو ویران مسجد اس میں محلہ دار نماز نہ پڑھیں۔ دوسرا عالم کہ جاہل لوگوں کے درمیان موجود ہے۔ مگر اس سے مسئلہ نہ پوچھیں۔ اور تیسرا قرآن شریف کہ کھونٹی پر لٹکا ہوا ہے اور اس پر خاک و گرد و غبار پڑ رہا ہے۔ مگر اس کو کوئی نہیں پڑھتا۔

اور وہ گھر اہل آسمان کے نزدیک ایسا روشن ہوتا ہے۔ جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا اور ذکر الٰہی نہ کیا جاوے۔ اس کی برکت کم ہو جاتی ہے ملائکہ چلے جاتے ہیں اور شیاطین آ جاتے ہیں۔

پچیسویں حدیث کافی ۔عن سفیان بن السمط قال سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن ترتیل القرآن قال اقرأوہ کما علمتم (اصول کافی ۔ باب الفوادر ص۶۷ نولکشور وصافی شرح کافی کتاب فضل القرآن ص ترجمہ سفیان بن السمط سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ترتیل قرآن اس طرح پڑھوں۔ جس طرح کہ وحی جبرئیل لاتا ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ اسی کے بموجب قرآن پڑھا کرو۔

نوٹ صاف ثابت ہے کہ موجودہ قرآن شریف ہی کے پڑھنے کی اجازت ہے۔ گویہ خلاف تنزیل ہے۔

چھبیسویں حدیث کافی ۔ دعویٰ قرآن ۔عن عبد الاعلی مولیٰ آل سام قال سمعت اباعبداللہ یقول واللہ انی لاعلم بکتاب اللہ من اولہ الی آخرہ کانہ فی کفی فیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر ما ھو کائن قال اللہ عزوجل فیہ تبیان کل شئی (اصول کافی ۔ مطبع نولکشور ۔ کتاب الحجۃ ۔ ص۱۴۱) ترجمہ عبد الاعلی مولیٰ آل شام نے کہا کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کی قسم کہ میں قرآن کو اس کے اول اور اس کے آخر تک جانتا ہوں۔ گویا میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں زمین اور آسمان کی خبر ہے اور وہ خبر ہے جو گذرے اور وہ جو گذرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔ کہ قرآن ہر ایک چیز کو بیان کرنے والا ہے۔

نوٹ شیعان ومحبان خاندان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ امام معصوم علیہ السلام کی قرآن دانی کا یہ دعویٰ ہے۔ تو انکے مرید کس طرح منکر قرآن ہو سکتے ہیں۔ کیا اس بزرگ کے مرید جنکو بارہ برس تک سورہ بقرہ آتی ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے مریدوں سے مقابلہ کرسکتے ہیں ۔ اور علی کے مرید سلونی کے مریدوں سے ہمسری کرسکتے ہیں

ستائیسویں حدیث کافی دعویٰ علم الکتاب ۔عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ قال قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابوعبداللہ علیہ السلام بین اصابعہ فوضعہا فی صدرہ ثم قال وعندنا واللہ علم الکتاب کلہ (اصول کتاب کافی ص۱۴۰ ایضاً) ترجمہ:۔ عبد الرحمن بن کثیر سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا۔ اس شخص (واصف بن برخیا) وزیر حضرت سلیمان نے جس کے پاس کتاب الٰہی کا تھوڑا سا علم تھا۔ عرض کیا۔ کہ میں بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں۔ راوی عبدالرحمن کہتا ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی انگلیوں کو کھولا اور انکو اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس تمام علم الکتاب ہے۔

نوٹ۔ جنکے پیروں کا یہ دعوے انکے مرید کب منکر قرآن ہیں۔

اٹھائیسویں حدیث۔ فضائل قاریاں وسامعین قرآن۔

کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر حجتہ اللہ فی الانام سیدنا امام الحسن العسکری علیہ السلام صک مطبع مفید عام لاہور پر ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے رحمت خدا کیساتھ مخصوص ہیں اور اللہ کے نور سے ملبس ہیں اور کلام اللہ کی تعلیم دینے والے اللہ کے مقرب ہیں۔ جو انکو دوست رکھتا ہے وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے جو انسے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ سے دشمنی رکھتا ہے اور قرآن کے سننے والے سے اللہ تعالٰی دنیا کے رنج و محنت کو دور کرتا ہے اور اس کے پڑھنے والے سے آخرت کی تکالیف کو دفع کرتا ہے۔ میں اس ذات اقدس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ کہ کتاب خدا کی ایک آیت کا سننے والا اگر یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ محمد پر یہ قرآن خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اپنے سب اقوال میں سچا ہے۔ اور اپنے سب افعال میں حکیم ہے اور خدا نے جو علوم قرآنی اس کے سپرد کئے ہیں۔ وہ اس نے امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کے سپرد کئے ہیں۔ نیز یہ اعتماد رکھتا ہو کہ وہ ہر امر میں اس کا پیرو اور مطیع ہے۔ وہ اس شخص سے زیادہ اجر و ثواب پائیگا۔ کہ جو اشرفیوں کی تھیلی راہ خدا میں تصدق کرے اور امور مذکورہ کا معتقد نہ ہو۔ بلکہ ایسے شخص کا صدقہ خود اسی کے لئے باعث وبال ونکال ہے اور کتاب خدا کی ایک آیت کا پڑھنے والا اگر امور مذکور کا معتقد ہے۔ وہ اس شخص سے جو عرش سے لے کر تحت الفرش تک کی سب چیزوں کا مالک ہو۔ اور ان سب کو راہ خدا میں تصدق کر دے مگر امور مذکورہ کا معتقد نہ ہو۔ افضل اور اشرف ہے بلکہ یہ تمام صدقہ اس تصدق کرنے والے کے لئے باعث وبال ہوگا۔ بعد ازاں امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو کیا تم کو معلوم ہے کہ اس کے سننے والے پڑھنے والے کو یہ ثواب ہائے عظیم کب پورے ملتے ہیں۔ اس وقت جبکہ وہ قرآن میں اپنی طرف سے کچھ نہ ملائے اور نہ کچھ اس میں سے کم کرے اور نہ اس کو اپنا ذریعہ معاش بنائے

نہ ریاکاری کے طور پر پڑھے۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن کریم سے تمسک کرنا تم پر لازم اور واجب ہے۔ کیونکہ وہ شفاء نافع اور دوائی مبارک ہے۔ جو شخص اس سے تمسک کرتا ہے۔ وہ اس کا محافظ ونگہبان ہے۔ اور جو کوئی اس کی متابعت کرتا ہے وہ اس کے لئے باعث نجات ہے۔ اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ جو سیدھا کرنے کی ضرورت ہو۔ نہ راہ حق سے پھرا ہوا ہے۔ کہ راہ پر لانے کی حاجت ہو اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور کثرت استعمال اور بار بار تلاوت کرنے سے وہ کہنہ اور خستہ نہیں ہوتا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ خدا تبارک وتعالے اس کے تلاوت کرنے کے صلہ میں ہر حرف کے عوض دس دس نیکیوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور میرا مطلب یہی نہیں کہ جو کوئی الم کو مثلاً پڑھے تو اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔ بلکہ الف کے عوض میں دس نیکیوں کا۔ اور ل کے پڑھنے پر دس نیکیوں کا اور م کے پڑھنے پر دس نیکیوں کا ثواب عطا ہوگا۔

بعد ازاں فرمایا آیا تم جانتے ہو۔ کہ قرآن سے اس قسم کا تمسک کرنے والا کون شخص ہے۔ جو اس کے ساتھ تمسک کرنے کے سبب اس شرف عظیم کو حاصل کرتا ہے ایسا شخص وہ ہے۔ جو قرآن اور اس کی تاویل کو ہم اہلبیت سے یا ہمارے وکیلوں سے جو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے واسطے ہیں اور ہمارے احکام انکو پہنچاتے ہیں۔ اخذ کرے نہ کہ وہ شخص جو مجادلہ کرنیوالوں کی رائوں اور قیاس کرنیوالوں کے قیاسوں سے حاصل کرے۔ جو کوئی قرآن کے معنے اپنی رائے سے بیان کرے اور وہ اتفاق سے درست بھی ہوں۔ تو بھی اس نے غیر اہل سے اس کے اخذ کرنے میں جہالت اور نادانی کی گویا اس کی مثال بالکل ایسی ہے۔ جیسے کوئی ایسی راہ کو جس میں درندے جانور پائے جاتے ہیں۔ بغیر محافظ کے طے کرے اگر اتفاقاً صحیح سلامت منزل پر پہنچ بھی جائے۔ تو بھی صاحبان عقل وفضل کے نزدیک مذمت وملامت اور زجر وتوبیخ کا سزاوار ہے۔ جو درندوں نے پھاڑ کھایا۔ تو دانشمند فاضل اور بے عقل جاہل سب کے نزدیک اس کا مارا جانا اور معرض ہلاکت میں پڑنا متفق علیہ تھا۔ اور اگر اپنی رائے سے قرآن بیان کرنیوالا غلطی پر ہو تو اس نے اپنی جگہ جہنم میں بنالی اور اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص طوفانی سمندر میں بغیر ملاح اور ثابت کشتی کے سفر کرے جو کوئی اس کے مرنے کی خبر سنے گا۔ یہی کہے گا۔ کہ وہ اسی کا سزاوار اور مستحق تھا۔ انتہی بالفظ ب۔ بعد ازاں فرمایا کہ جو کوئی اس سورہ حمد کو پڑھے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

اس کے آل اطہار کی دوستی کا معتقد ہو۔ اور ان کے حکم کا تابع اور ان کے ظاہر و باطن پر ایمان رکھتا ہو۔ تو خدائے عز و جل اس پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض ایک ایک حسنہ عطا کرے گا ہر حسنہ تمام دنیا اور اس کے بیبا موال اور خزائن سے بہتر ہوگا۔ اور جو کوئی شخص کو یہ سورت پڑھتے ہوئے سنے۔ تو اس کو اس پڑھنے والے کی نسبت تہائی ثواب ملے گا (کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری صہ ۲۵ سطرہ)

ج۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کے والدین کے سر پر ایسا تاج رکھیں گے۔ کہ اس کی روشنی دس ہزار برس کی راہ تک پہنچے گی۔ اور ایسا حلہ انکو پہنائیں گے۔ کہ دنیا کے تمام نفیس چیزوں کا ہزار گنا بھی اس کی ادنے تار سے بھی لگا نہیں کھا سکتا الاخرہ (کتاب آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری صہ ۵۹)

انتیسویں حدیث نہج البلاغۃ صہ ۱۲۱ مطبوعہ ایران۔ فاستتموا نعمۃ اللہ علیکم بالصبر علی طاعۃ اللہ والمحافظۃ علی ما استحفظکم من کتابہ تمام کرو نعمت اللہ کی اپنے اوپر ساتھ صبر کے اللہ کی بندگی پر اور محافظت کرو اس پر جو کچھ کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب سے تم کو یاد کرایا ہے۔

نوٹ:۔ پس ہم اسی موجودہ قرآن شریف پر عمل کرنے کے واسطے مکلف ہیں۔

تیسویں حدیث اصول کافی صہ ۶۷۱۔ آئمہ پاک کے نزدیک موجودہ قرآن قابل سند ہے۔ عن سالم بن سلمۃ قال قرأ رجل علی ابا عبد اللہ علیہ السلام۔ وانا استمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقرءھا الناس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن ھذہ القراءۃ اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم علیہ السلام فاذا قام القائم قرأ کتاب اللہ عز و جل علی حدہ الاخرہ۔ ترجمہ سالم بن سلمہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادقؑ کے پاس قرآن شریف پڑھا۔ اور میں نے ایسے حروف سے قرأت قرآن شریف سنے۔ جو عام لوگ نہیں پڑھتے تھے۔ پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس قرأت سے باز رہو۔ اور وہی قرأت پڑھو۔ جیسے عام لوگ پڑھتے ہیں جب تک کہ امام الزمان علیہ السلام قائم نہ ہوئے جس وقت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اللہ تعالے کی کتاب کو اس کے طریق نزول پر پڑھیں گے۔

اکتیسویں حدیث نہج البلاغۃ صہ ۱۲۳۔ ان ھذا القرآن ھو الناصح

الذی لا یغش والهادی الذی لا یضل والمحدث الذی لا یکذب وما جالس هذا القرآن احد الا قام عنه بزیادة او نقصان زیادة فی هدی و نقصان من عمی الی آخره۔ ترجمہ۔ یہ قرآن ایسا ناصح ہے جس میں ذرا بھی خیانت کی بو نہیں۔ اور ایسا ہادی ہے۔ کہ ہرگز گمراہ نہیں کرتا۔ یہ ایسا خبر دینے والا ہے۔ کہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور کوئی شخص اس قرآن کا ہم جلیس نہیں مگر یہ کہ وہ ایسی حالت میں اس کے پاس سے اٹھے۔ یا تو اس کے کمال میں زیادتی ہو گئی ہو۔ یا نقص آگیا ہو۔ زیادتی تو ہدایت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور نقصان اندھے پن کے سبب سے۔

۳۲۔ یہی قرآن شریف واجب العمل ہے۔ سالت ابا عبد اللہؑ عن القرآن والفرقان اهما شیآن او شئ واحد فقال علیه السلام القرآن جملة الکتاب والفرقان المحکم الواجب العمل به (اصول کافی صفحہ ۶۲۰ فضل القرآن) ترجمہ۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آیا قرآن اور فرقان دو چیزیں ہیں۔ یا ایک ہی شے ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قرآن شریف تمام مکمل کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ محکم حصۂ قرآن ہے جس پر عمل کیا جاتا ہے۔ یعنی اس میں متشابہات اور حروف مقطعات کا دخل نہیں ہے۔

نوٹ۔ پس جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام اور احادیث جناب صادق آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صاف ثابت ہوا۔ کہ یہی قرآن شریف موجودہ و مروجہ کلام الٰہی ہے یہی واجب العمل اور قابل حجت ہے منکر اس کا کافر ہے۔

عقائد علماء کرام شیعہ ۱۔ شیعہ موجودہ قرآن کو منزل من اللہ غیر محرف مانتے ہیں ۲۔ جو شخص قرآن میں کمی زیادتی کا ہونا ہماری طرف نسبت کرتا ہے۔ وہ کاذب اور مفتری ہے۔ (سرکار شریعتمدار علامہ السید علی الحائری صاحب قبلہ لاہوری از موعظہ تحریف قرآن صفحہ ۵۵ شیعہ مسلمان قطعاً تحریف کے قائل نہیں)

۳۔ رسالہ اعتقادات حضرت علامہ شیخ صدوق علیہ الرحمۃ جو مسلمہ طور پر تمام شیعی دنیا میں اعتقادات صحیحہ مشہور ہے۔ مطبوعہ ایران صفحہ ۲۳ سطر ۳ میں شیعوں کا عقیدہ قرآن مجید میں یوں مرقوم ہے۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیه محمد صلعم هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک۔ ومبلغ سورة

عند الناس مائۃ واربع عشر صورۃ وعندنا ان الضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ
ولایلاف۔ والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من
ذالک فھو کاذب انتھی بلفظہ۔ ترجمہ۔ ہم شیعوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ قرآن جس کو خدا نے
اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر نازل کیا ہے۔ جو اس وقت دو دفتی جلد کے اندر اور لوگوں کے
ہاتھوں میں موجود ہے۔ یہ اس سے زیادہ نہیں تھا۔ اور اس کے سوائے لوگوں کے نزدیک
ایکسو چودہ ہیں۔ لیکن ہم شیعوں کے نزدیک سورہ والضحیٰ اور سورہ الم نشرح ایک سورۃ ہے
اور سورہ لایلاف اور سورہ الم ترکیف ایک سورہ ہے۔ اور جو شخص کہ ہم شیعوں کی طرف یہ نسبت
دے کہ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن موجودہ مقدار سے زیادہ تھا۔ وہ شخص جھوٹا۔ کذاب اور مفتری
ہے (موعظہ تحریف قرآن صہ۵ تفسیر صافی صہ۱۳ سطر آخیر)

۳۔ کتاب البیان میں علامہ شیخ الطائفہ محمد بن الحسن طوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔
اما الکلام فی زیادۃ ونقصانہ فمما لا یلیق بہ لان الزیادۃ فیہ مجمع علی بطلانہ
والنقصان منہ فالظاھر ایضاً من مذھب المسلمین خلافہ انتھی بلفظہ۔ یعنے
قرآن کی زیادتی اور نقصان میں کلام کرنا کسی طرح مناسب ہی نہیں۔ کیونکہ قرآن کی زیادتی کے
بطلان پر تو اجماع قائم ہے۔ رہا کمی کا واقع ہونا پس اس میں بھی ظاہر ہے۔ کہ مسلمان
شیعوں کا مذہب قطعاً اس کے برخلاف ہے (از موعظہ تحریف قرآن) وتفسیر صافی
صہ۱۳ سطر اخیر مطبوعہ طہران۔

۴۔ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ۔ محقق طبرسی محمد بن الفضل صاحب مجمع البیان شیخ
الطائفہ محمد بن الحسن الطوسی اور تمام جمہور مجتہدین شیعہ عدم تحریف قرآن کے قائل ہیں۔
قوانین الاصول جلد اول باب ۶۔ علوم القرآن تبیان الحق۔ اور تفسیر مجمع البیان مطبوعہ
ایران جلد اول صہ۵ سطر ۱۵۔ سطر ۳۱۔ وموعظہ تحریف قرآن دیکھو۔

۵۔ قرآن مجید قابل سند ہے

تفسیر صافی مطبوعہ طہران صہ۱۳۔ سطر ۹ پر ہے۔
قولہ علیہ السلام فی حدیث طلحہ ان اخذتم
بما فیہ نجوتم من النار ودخلتم الجنۃ فان فیہ حجتنا وبیان حقنا وفرض طاعتنا
الاخرہ۔ ترجمہ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جیسا کہ حدیث طلحہ میں ہے۔ اگر تم لوگوں نے
اس قرآن شریف کو پکڑا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے تم لوگ دوزخ کی آگ سے بچو گے

اور بہشت میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ اس قرآن مجید میں ہماری حجت اور ہمارے حقوق اور ہماری فرض اطاعت کا بیان ہے۔

۶۔ ملا محمد باقر مجلسی اور حضرت صلعم کے معجزے دو قسم کے ہیں۔ نوع اول قرآن مجید ہے اور یہ کہ حضرت کے تمام معجزوں سے زیادہ متواتر ہے۔ کہ قیامت تک باقی ہے اور جو پیغمبر جس زمانہ میں کہ مبعوث ہوتا تھا اس کے اکثر معجزے اس علم و فن کی جنس سے ہوتے تھے۔ کہ اس زمانہ میں زیادہ شائع ہوتے تھے زیادہ حضرت رسول صلعم قرآن مجید لائے اور اپنی قوم کو آگاہ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر میری پیغمبری میں شک رکھتے ہو۔ اس قرآن کا مثل و مانند لاؤ۔ مگر وہ عاجز ہوئے اور مثل نہ لا سکے زیادہ پس ظاہر ہوئے کہ اگر اس پر قادر ہوتے ضرور لاتے باوجودیکہ عرب میں فصحا کا وفور اور اہل کتاب میں عالموں اور دانشمندوں کی کثرت تھی۔ اور اس وقت سے اب تک بھی ہر ایک زمانہ میں حضرت کے دشمن حضرت کے دوستوں سے ہزاروں حصہ زیادہ تھے مگر آج تک نہ لا سکے پس ثابت ہوا کہ یہ فعل بشر کی جنس سے نہیں بلکہ خالق عالم کا فعل ہے (صفحہ ۲۳) قرآن کا اعجاز بہت وجہوں سے ہے۔ پہلی وجہ فصاحت و بلاغت و طاقت ہے الخ دوسری وجہ غرائب اسلوب ہے کہ ہر چند کوئی شخص تمام فصیحوں کے کلام و اشعار اور خطبوں کی تتبع کرے۔ مگر اس نظم عجیب اور اسلوب غرائب کا شبیہ و نظیر ان میں نہیں پاتا۔ اور اس زمانہ کے تمام فصحا اور بلغا قرآن کی غرائب سے متعجب و حیران تھے۔ تیسری وجہ عدم اختلاف الخ۔ چوتھی وجہ معارف ربانی پر مشتمل ہونا الخ۔ پانچویں وجہ آداب کریمہ اور شرائع قویمہ پر شامل ہونا۔ چھٹی وجہ۔ انبیا سابقہ کے قصوں پر مشتمل ہونا۔ ساتویں وجہ۔ سورہ و آیات کی خاصیتوں کے سبب۔ آٹھویں وجہ اعجاز قرآن کی یہ ہے کہ اس کے اندر غیب کی خبریں بہت کچھ موجود ہیں۔ جن کا علم سوائے خداوند تعالے کے کسی کو نہ تھا۔ اور یہ خبریں اتنی زیادہ ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتا (انتھی ملخصاً) مفصل دیکھو تحقیق المتین ترجمہ حق الیقین مولفہ اخوند ملا محمد باقر مجلسی صفحہ ۲۹۔

۷۔ علامہ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ (واما الشیخ ابو علی الطبرسی فانہ قال فی مجمع البیان اما الزیادۃ فیہ فمجمع علی بطلانہ واما النقصان فیہ فقد روی جماعۃ من اصحابنا و قوم من حشویہ العامۃ ان فی القرآن تغیرا و نقصانا والصحیح من مذھب اصحابنا خلافہ وھو الذی نصرہ المرتضی الاخرہ (تفسیر صافی مطبوعہ طہران صفحہ ۱۳ سطر ۱۷) ترجمہ: شیخ ابو علی

الطبرسی نے تفسیر مجمع البیان میں فرمایا ہے کہ قرآن میں زیادتی کا ہونا تو بالاجماع باطل اور غلط ہے۔ لیکن کمی واقع ہونے میں چند شیعہ اور فرقہ حشویہ نے روائت کیا ہے۔ کہ قرآن میں تغیر اور نقصان واقع ہوا ہے لیکن ہمارے مذہب شیعہ کا صحیح عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ یعنی کمی بھی قرآن میں واقع نہیں ہوئی۔ اور اس کی تائید جناب علامہ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔

ب۔ دیکھو تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اوّل صہ سطر ۱۲۔

ج۔ دیکھو موعظہ تحریف قرآن صہ ۵۰ سرکار شریعتمدار علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان مد ظلہ۔

۸۔ عقیدہ علامہ سید مرتضےٰ علم الہدیٰ ؒ تفسیر صافی مطبوعہ طہران صہ ۱۱ سطر ۲۵ پر ہے ان القرآن علی عہد رسول اللہ کان مجموعاً مولفاً علی ما ھو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس ویحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظھم لہ وانہ کان یعرض علی النبی ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ مثل عبد اللہ بن مسعود وابی ابن کعب وغیرھما ختموا القرآن علی النبی عدۃ ختمات وکل ذالک یدل بادنیٰ تامل علی انہ کان مجموعاً مرتباً غیر مبتور ولا مبثوث وذکر ان من خالف فی ذالک من الامامیہ والحشویہ لا یعتد بخلافھم فان الخلاف فی ذالک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفۃ ظنوا صحتھا لا یرجع بمثلھا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ انتہی ۔ ترجمہ علامہ علم الہدیٰ سید مرتضےٰ علیہ الرحمۃ نے بھی فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہی قرآن جمع کر لیا گیا تھا۔ اسی موجودہ صورت میں جیسا کہ وہ اب ہے اور اس پر دلیل یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھایا جاتا تھا۔ اور سارا قرآن حفظ کیا جاتا تھا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت خاص قرآن حفظ کرانے کے کام پر متعین کی گئی تھی اور یہ کارروائی پیغمبر علیہ السلام پر پیش کی جاتی رہی اور وہ حافظ برابر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سناتے تھے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ صحابی تو کئی مرتبہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل قرآن

حفظ سنا چکے تھے۔ ادنیٰ فکر کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں۔ کہ یہ قرآن اسی زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی مرتب اور جمع کر لیا گیا تھا۔ جس شخص نے بھی امامیہ اور حشویہ میں سے اس کے خلاف کہا ہے۔ اس کا قول قابل اعتبار نہیں ہے اور در حقیقت بات یہ ہے کہ جو لوگ بھی تحریف کے قائل ہوئے ہیں۔ وہ اصحاب حدیث (غیر مقلدین اخباری مذہب) ہیں اور ضعیف حدیثوں کو انہوں نے صحیح سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ضعیف حدیثوں کی بنیاد پر کسی صحیح اور یقینی الثبوت امر کو بدلا نہیں جا سکتا۔

ب۔ زیادہ دیکھو موعظہ تحریف قرآن صفحہ ۵ حجۃ الاسلام سرکار شریعتمدار حضرت علامہ السید علی الحائری قبلہ دام ظلہ۔

ج۔ دیکھو تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ ۵ سطر ۲۱۔

نوٹ۔ پس جو کچھ جناب علامہ علم الہدےٰ سید مرتضےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہمارا اسپر ایمان اور کامل یقین ہے جب محدثین و مفسرین و مجتہدین شیعہ و اکابر علماء امامیہ کا یہ عقیدہ ہو تو شیعہ کو منکر قرآن کہنا سراسر جہالت و بطالت ہے ۔

دوم۔ اکابر علماء سنیہ کی شہادت

۹۔ مولوی غلام دستگیر صاحب آنجہانی { جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری عالم اہل مذہب سنی حنفی اپنے رسالہ تحریف قرآن کا جواب یعنی رسالہ اقامت البرہان فی رد من قال بہ تحریف القرآن مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور ۱۸۹۱ء زیر اہتمام انجمن حمایت اسلام لاہور کے صفحہ ۵ سطر آخیر پر تحریر فرماتے ہیں۔ پھر پادری صاحب شیعہ کی طرف سے قرآن کا تغیر و تبدل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی بے اصل بات ہے۔ کیونکہ شیعہ کی معتبر کتابوں سے مثل تفسیر مجمع البیان و تفسیر صافی و صراط مستقیم و مصائب النواصب و رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق رحمہ وغیرہا سے ثابت ہے۔ کہ محققین شیعہ کے نزدیک قرآن اتنا ہی ہے جو دفتین میں منقول اور مسطور اور مسلمانوں میں مشہور ہے۔ کچھ کمی و بیشی اور تغیر و تبدل اس میں نہیں ہوا ہے۔ انتہیٰ بلفظہ

۱۰۔ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی شہادت { کتاب تحفہ اثنا عشریہ مطبع نولکشور باب ہفتم۔

صفحہ ۳۹ سطر ۵ اپر ہے۔ الف۔ پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہلبیت ہمین قرآن رامیخواندند و بعام و خواص و دیگروجوہ تمسک بنظم او میکردند۔ و بطریق استشہاد مے آوردند و آیات اورا تفسیر میکردند و تفسیریکہ منسوب است بامام حسن عسکری ؑ ہمین قرآن است لفظاً بلفظہ و صبیان و جواری و خدم واہل و عیال خودرا ہمین قرآن تعلیم می فرمودند و بخواندن آن در نماز امر میکردند انتہی بلفظہ ترجمہ۔ امامیہ کی تمام روایتوں میں موجود ہے کہ تمام اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اسی قرآن کو پڑھتے تھے اور عام و خاص کے ساتھ اسی کے وجوہ پر تمسک کرتے تھے اور بطور گواہی اور حجت کے اسی کو پیش کرتے تھے۔ اور اسی کی آیات کی تفسیر کرتے تھے۔ اور وہ تفسیر کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب ہے لفظ بلفظ یہی قرآن ہے اور اپنے لڑکوں اور کنیزوں اور خادموں اور اپنے اہل و عیال کو اسی قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم کرتے تھے۔

ب۔ اور دیکھو تحفہ اثنا عشریہ مطبع نولکشور۔ باب یازدہم در خواص مذہب شیعہ صفحہ ۲۵۴ تعصب ششم۔

۱۱۔ مولوی نورالدین صاحب احمدی کی شہادت

الف۔ جناب مولوی و حکیم نورالدین صاحب احمدی بھیروی خلیفۃ المسیح قادیانی و لیڈر جماعت احمدیہ اپنی کتاب نورالدین مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان کے صفحہ ۲۳ پر فرماتے ہیں "ہر قسم باہمہ سخت عداوت و مخالفت متکلمان شیعہ و سنی۔ خوارج۔ روافض وغیرہ فرق اسلام ایک ہی قرآن کو پیش کرتے ہیں"۔

ب۔ کتاب نورالدین کے صفحہ ۲۳۳ سطر ۱۲ پر فرماتے ہیں حضرت فیضی رحمۃ اللہ نے محمد جلال الدین اکبرؒ کے زمانے میں قرآن کریم کی خدمت کے لئے بلا نقط الفاظ میں ایک تفسیر قرآن کی لکھی تھی جس کے ساطعہ نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ العلوم کلها صداع الا علم کلام اللہ و کل علم سوده عطله و اهمله و کلام اللہ لا حد لمحامده و لا حد لمکارمه و لا حصر لرسومه و لا احصاء لعلومه و هو امام اهل الاسلام و مدار اصل المرام انتہی۔ جناب مولوی صاحب یہ عالیہ کلمات بحق علامہ فیضی تحریر فرماتے ہیں "فرحمک اللہ بخدمتک القرآن و تسوید وجوه زعیم الآدبیه و رحم سلطانک الذی عظمک و اکرمک و جعلک من المقربین"۔ انتہی۔

نوٹ۔ ونیا جانتی ہے کہ حضرت فیضی نور اللہ مرقدہٗ مذہب شیعہ رکھتے تھے اور اس بے نقط تفسیر کے مصنف تھے جس کی نظیر آجتک زمانہ پیدا نہ کر سکا اور یہی موجودہ قرآن شریف ہے جس کی تفسیر بے نظیر کی گئی پس عقائد علماء کرام شیعہ و شواہد علماء سنیہ سے صاف ثابت ہوگیا۔ کہ حضرات شیعہ امامیہ اثنا عشریہ موجودہ قرآن شریف کو منزل من اللہ۔ غیر محرف اور غیر مبدل مانتے ہیں۔ اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور تمام مخالفین معاندین کا افترا و بہتان غلط و باطل ہے

باقی اعتراضات مولوی انجمن صدیقی جھنگ شہر

اعتراض مولوی۔ وجہ اوّل۔ اصول کافی صفحہ ۹۷ میں ان القرآن لا یکون حجۃ" یعنے بیشک قرآن حجت نہیں ہوسکتا۔

جواب صابر۔ اللہ تعالیٰ اس فرقہ اہلحدیث اہلسنت کے مولوی صاحبان کو ہدایت اور نور ایمان بخشے۔ کہ وہ عداوت مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ میں انصاف کا خون نہ کیا کریں۔ اور عوام الناس جاہل مسلمانوں کو مغالطہ دیکر ادھوری احادیث اور چند الفاظ سنا کر آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باغی نہ کرائیں۔ اور راہ حق نہ چھڑائیں۔ سنو ممبران انجمن تمہارے بدہوانے مولوی صاحب نے اصول کافی کی پوری حدیث کیوں نہ لکھی۔ اور الا بقیم کے الفاظ کیوں ہضم کر گئے۔ کیا انجمن صدیقی کی صداقت اسی پر منحصر ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو مغالطہ و دہوکا دیا جائے۔ سنو۔

حدیث کافی صفحہ ۹۷۔ کتاب الحجۃ۔ باب الاضطرار الی الحجۃ۔ مطبع نول کشور حضرت منصور بن حازم راوی اپنا مناظرہ ہمراہ خوارج کا جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کرکے سب سے اوّل توحید حق تعالیٰ جلشانہ اور ذکر وحی کرتے ہوئے بیان کرتا ہے۔ وقلت للناس الیس تعلمون ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کان ھو الحجۃ من اللہ علی خلقہ قالو بلی۔ قلت فحین مضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم من کان حجۃ علی خلقہ فقالو القرآن۔ فنظرت فی القرآن فاذا ھو یخاصم بہ المرجیٔ والقدری والزندیق الذی لا یؤمن بہ حتی یغلب الرجال بخصومتہ فعرفت ان القرآن لا یکون حجۃً الا بقیم فما قال فیہ من شیٔ

کان حقاً۔ فقلت لهم من قیم القرآن۔ فقالوا ابن مسعود قد کان یعلم وعمر یعلم وحذیفه یعلم۔ قلت کله۔ فقالوا لا فلم اجد احداً یقال انه یعرف ذالک کله الا علیاً صلوات الله علیه واذا کان الشیئ بین القوم فقال هذا لا ادری وقال هذا لا ادری وقال هذا لا ادری وقال هذا انا ادری فاشهد ان علیاً کان قیم القرآن وکانت طاعته مفترضة وکان الحجة علی الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وان ما قال فی القرآن فهو حق۔ فقال رحمک الله (اصول کافی صفحہ ۹۷ سطر ۱۵) ترجمہ۔ راوی منصور کہتا ہے۔ کہ میں نے لوگوں سے کہا۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلقت پر حجت تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا بعد وفات رسول صلعم کون حجت رہا۔ انہوں نے کہا قرآن۔ میں نے قرآن میں نظر کی۔ آیا وہ حجت ہو سکتا ہے یا نہیں۔ فوراً خیال آیا قرآن سے تو فرقہ مرجیہ اور قدریہ سند لیتا ہے اور زندیق دہریہ جو قرآن کو نہیں مانتا۔ وہ بھی مناظرہ کر کے عالموں پر غالب ہوتا ہے پس میں نے جان لیا۔ کہ قرآن بغیر قیم (ترجمان۔ مفسر۔ مبین ہادی) کے حجت نہیں ہو سکتا۔ اور جو کچھ قیم قرآن کی بابت بیان کرے وہی حق ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا قیم القرآن کون ہے۔ انہوں نے کہا ابن مسعود صحابی وہ قرآن جانتا تھا۔ اور عمر وہ بھی جانتا تھا۔ اور حذیفہ جانتا تھا۔ میں نے کہا سب قرآن جانتے تھے انہوں نے کہا سب قرآن تو سوائے حضرت علی علیہ السلام کے اور کسی نے نہیں پایا (اور کوئی شخص سوائے انکے عارف نہ تھا۔ اور جب کبھی مسلمانوں میں کسی مسئلہ کی بابت جھگڑا پڑا۔ ابن مسعود نے کہا میں نہیں جانتا اور عمر نے کہا میں نہیں جانتا۔ اور حذیفہ نے کہا میں نہیں جانتا۔ مگر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب علیؑ قیم القرآن تھے۔ اور انکی اطاعت و تابعداری فرض تھی۔ اور جناب رسول اللہ صلعم کے بعد تمام لوگوں پر حجت تھے اور جو کچھ انہوں نے قرآن شریف کے معانی و تفسیر کی۔ وہ سب راست سچ ہے۔ جناب امام جعفر صادقؑ نے (منصور سے یہ مناظرہ سنکر) فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے (تو نے اچھا جواب دیا) دیکھو صافی شرح کافی"

نوٹ۔ یہ ہیں اصلی معانی حدیث کافی کے جسکو انجمن کے مولوی اہلحدیث نے ایک فقرہ لکھ کر حق کو چھپانا اور الا بقیم کو نہ لکھ کر اپنا ایمان ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس فرقہ کو ہدایت بخشے کہ لوگوں کو راہ حق بتائیں اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول اور انکے خاندان اولاد رسول صلعم سے منحرف

نہ کرائیں۔ پس ثابت ہوا کہ مطابق حدیث ثقلین سُنیّہ اور حدیث کافی قرآن شریف کی صحیح معانی اور رموز و
نکات سوائے بارہ آئمہ اطہار علیہم السلام کے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ وہی قیم۔ ہادی اور حقیقی ترجمان
القرآن ہیں۔ اگر قرآن بغیر انکے حجت ہوتا تو آج بہتر فرقے نہ ہوتے اور گھر گھر قرآن مجید کی دیباسی تفاسیر
نہ بنتیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا دعویٰ نبوت نہ کرتا۔ اور جناب مسیح علیہ السلام کو مردہ نہ جانتا نہ فرقہ
اہلحدیث اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بناتا۔ اور حنفی سنی فرقہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ ڈالتا۔ آجکل قیم القرآن
امام غائب صاحب العصر الزمان علیہ السلام صامت ہیں اور دنیا بتاتا انکے تعلیم و فرمان نائبان امام علیہ السلام
علماء کرام سادات عظام کے ذریعہ پہنچتی رہتی ہے اور انکا فیض برابر جاری ہے۔ دیکھ کر نا بانِ مہدی کو
مل گئے وارثانِ سفیانی۔

اعتراض مولوی۔ فروع کافی کتاب الروضہ صـ ۶۱ ۔ رجال کشی صـ ۲ و صـ ۹۳ میں ہے،
حرفوا الکتاب اللہ و بدلوہ۔ انہوں نے کتاب اللہ کی تحریف کر ڈالی۔ اور اس کو بدل دیا۔
(اشتہار انجمن صدیقی)۔

جواب صابر۔ حرفوا الکتاب اللہ و بدلوہ کے بعینہٖ عبارت نہ تو روضہ کافی صـ ۶۱
پر ملتی ہے اور نہ ہی رجال کشی میں صـ ۹۳ و ۳۔ یہ آپ کی دیانت و ایمانداری کا نتیجہ ہے کہ کلام امام
معصوم علیہ السلام کو مقدم و موخر کر کے انکا مفہوم بگاڑ کر جہال کو خوش کرتے ہیں۔ اور یہودیوں کی
طرح یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق بنتے ہیں اور فرمان و الفاظ امام معصومین ؑ
تحریف خود کرتے ہیں الزام ہم پر دیتے ہیں۔ براہِ مہربانی آپ یہ عبارت من و عن کافی
و رجال کشی سے دکھلائیں۔

اعتراض مولوی تفسیر صافی مطبوعہ طہران صـ ۳ ۴ پر ہے یعنے بیشک جو قرآن
درمیان ہمارے ہے وہ پورا نہیں ہے جس طرح کہ محمد صلعم پر نازل ہوا تھا۔ بلکہ اس میں وہ چیز
ہے جو خلاف ما انزل اللہ ہے اور وہ چیز ہے جو محرف و مبدل ہے اور اس سے بے شک بہت
چیزیں حذف کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک علیؑ کا نام ہے الاخرہ (اشتہار انجمن صدیقی)

جواب۔ اللہ تعالیٰ چودھویں صدی کے سنی عالموں کو راہ ہدایت دکھلائے۔ کہ وہ
عداوت مذہب حقہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ مگر انصاف و انسانیت سے باہر نہ ہو جائیں۔ اگر مولوی
صاحب انجمن اسی تفسیر صافی کے صـ ۱۳ کو پڑھتا۔ تو اس کو صاف معلوم ہو جاتا۔ کہ وہ لوگوں
کے خیالات ظاہر کر کے جواب دیتا ہے اور علامہ سید مرتضےٰ علم الہدیٰ اور شیخ صدوق علیہ الرحمۃ

کا عقیدہ اسی صافی میں تحریر کیا ہے۔ کہ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ قرآن شریف جو اللہ تعالے نے اپنے نبی کریم صلعم پر نازل فرمایا۔ جو وہ دفتیوں کے درمیان ہے اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور فرمایا کہ جس نے ہماری طرف نسبت کی کہ ہم اس سے زیادتی کے قائل ہیں۔ پس وہ جھوٹا ہے (تفسیر صافی صہ ۱۳ مطبوعہ طہران دیکھو تحفہ اثنا عشریہ صہ ۱۳۹ باب ۵ (ب)، اگر مان لیا جائے تو یہ مفسر صافی کی اپنی رائے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کلام اور فرمان آئمہ معصومین علیہم السلام کے مقابل قابل سند و حجت نہیں کاش کہ ایسے ہی الفاظ تحریف القرآن کیواسطے کوئی قول امام علیہ السلام پیش کرتے تب تو آپ کی علمی فضیلت جرأت اور حقانیت تھی۔

نوٹ: تفسیر صافی صہ ۴۳ پر آپ کی مشتہرہ عبارت ہرگز نہیں۔ صحیح حوالہ لکھا کریں غلط حوالہ لکھنا شان مولویت نہیں۔

اعتراض مولوی وجہ دوم۔ قرآن موجودہ نقل و روایت کیا ہوا اصحاب ثلاثہ یعنی ابابکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اور انکے پیروں اور موافقین کا ہے اور شیعہ انکو دشمنان دین اور مرتد اور منافق خائن وغیرہ جانتے ہیں۔ تو وہ کس وجہ سے قرآن شریف کو انکے دست بردسے محفوظ مان کر مکمل و غیر محرف مان سکتے ہیں۔ (اشتہار انجمن صدیقی، کاسہ لیسی ایڈیٹر النجم و ملاملتانی)

جواب۔ یہ دعویٰ بلا دلیل اور سراسر غلط و بے بنیاد ہے۔ قرآن موجودہ نہ ہی حضرات اصحاب ثلاثہ اور نہ ہی انکے پیروں اور موافقین کا جمع کیا ہوا اور روایت کیا ہوا ہے۔ یہ قرآن شریف ہم کو آئمہ اطہار علیہم السلام سے ملا ہے جو حقیقی وارثان اسلام اور اصلی قیم محافظ و مبین و مفسرین قرآن تھے اور قرآن شریف کو کسی شخص کی روایت یا نقل کی ضرورت نہیں۔ وہ خود اپنے آپ شہادت دے رہا ہے۔ پڑھو فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ حضرات اصحاب ثلاثہ نہ عالم علوم شریعت نہ ہی قاضی احکام طریقت اور نہ ہی قاری نہ ہی حافظ القرآن تھے وہ بادشاہان اسلام تھے۔ انہوں نے حضرت زید بن ثابت کو حکم دیا جس نے کلام الٰہی کو جمع کیا۔ تو جامع القرآن ثلاثہ نہ رہے (ب) شیعہ ہرگز حضرات اصحاب ثلاثہ کو اپنی طرف سے مرتد منافق اور خائن وغیرہ نہیں کہتے بلکہ حضرات اصحاب ثلاثہ کے مریدں اور انکے مقلدین اور موافقین کے اقوال و عقاید پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلعم کے احکام بیان کرتے ہیں۔ سنو حضرت عمر کا اعتراف ہے۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد خامس صہ ۱۸۵۹ باب حکم الفئ مطبع صدیقی لاہور پر ہے

جب حضرت عباس چچا بزرگوار جناب احمد مختار اور حضرت علی برادر سید الابرار صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آپس میں حضرت عمر کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ تو حضرت عمر نے کہا۔

اوّل ۔ قال فلما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجئتما تطلب میراثک من ابن اخیک ویطلب ھذا میراث امراتہ من ابیھا فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ فرأیتماہ کاذباً آثماً غادراً خائناً ۔ واللہ یعلم انہ لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفی ابوبکر وانا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ولی ابی بکر فرأیتمانی کاذباً آثماً ۔ غادراً ۔ خائناً واللہ یعلم انی لصادق بارٌ راشدٌ تابع للحق ۔ صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور ۔ کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۱۸۵۹

ترجمہ ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ و آلہ وسلم کی وفات ہوئی ۔ حضرت ابوبکر نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ صلعم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ انکے باپ کے مال سے چاہتے تھے ۔ ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۔ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا ۔ جو ہم چھوڑ جاویں ۔ وہ صدقہ ہے ۔ تم انکو جھوٹا ۔ گنہگار ۔ دغاباز ۔ چور سمجھے اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے ۔ حق کے تابع تھے ۔ پھر حضرت ابوبکر کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور ابوبکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا ۔ گنہگار ۔ دغاباز ۔ چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں ۔ نیک ہوں ۔ ہدایت پر ہوں ۔ حق کا تابع ہوں ۔ انتھی محصلاً ۔

نوٹ ۔ جب ہمارے پیرو مرشد رہبر ہادی امام برحق قرآن ناطق جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام بقول حضرت عمر حضرات شیخین کی نسبت اپنے یہ خیالات ظاہر فرمادیں ۔ تو فرمایئے شیعہ حضرات ابوبکر و عمر کو کیسے اچھا جان سکتے ہیں ۔ کیا آپ لوگوں کے واسطے حضرت عمر کی شہادت و گواہی معتبر نہیں ۔ باوجودیکہ حضرت عمر نے جناب ابوبکر کی اور اپنی تعریف کر کے برأت بھی ظاہر کی ۔ تب بھی جناب حضرت عباس عم بزرگوار سید الابرار صلعم اور جناب حیدر کرار علیہ السلام نے اپنے خیالات سے انکار نہ کیا جب اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرات شیخین کے فضائل سے منکر تھے تو ہم انکو کیسے افضل الناس اور خلیفہ رسول اور صدیق و فاروق مان لیں ۔

دوم حدیث موطا - جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تو حضرت ابوبکر اور انکے موافقین کے ایمان کی بھی شہادت نہیں دی آپ خواہ مخواہ اپنی طرف سے انکو صدیق اکبر اور مومن کامل بناتے پھرتے ہو سنو۔

الف۔ ابوالنضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں کے لیے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنکا میں گواہ ہوں۔ ف یعنی انکی سعی اور کوشش اور صبر پر اور صحت ایمان پر قیامت کے دن میں گواہی دونگا۔ جنگ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے ھ بعضوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں بعضوں نے یہ آرزو کی کہ ہم پھر لوٹ کر گھر نہ جاویں بعضوں کو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑھاپے کیوجہ سے چھوڑ گئے۔ مگر وہ شہادت کی آرزو میں چلے آئے ف حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انکے بھائی نہیں ہیں مسلمان ہوئے ہم جیسے وہ مسلمان ہوئے۔ اور جہاد کیا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ ولا ادری ما تحدثون بعدی مگر مجھے معلوم نہیں کہ بعد میرے کیا کروگے (احداث۔ بدعات) تو رونے لگے اور فرمایا کیا ہم زندہ رہیں گے۔ بعد آپ کے۔

نوٹ۔ احداث و بدعات اصحاب ثلاثہ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۰۱ سطر ۱۳ (دیکھو)

ب۔ چیلنج۔ انجمن صدیقی جھنگ شہر اور اس کے ہم خیال و موافقین کو چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور اپنی صحیح بخاری و صحیح مسلم سے یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور حضرت عمر کو فاروق اعظم اور حضرت عثمان کو غنی کے خطابات۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلعم نے عنایت فرمائے ورنہ دعوے انکا باطل اور لغو ہے۔ آئندہ ان القاب سے حضرات اصحاب ثلاثہ کو ملقب کیا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر افترا کذب و بہتان نہ باندھیں۔

اعتراض مولوی وجہ سوم۔ اصول شیعہ سے ہے کہ دوازدہ یعنے بارہ امام کے یکے بعد دیگرے امامت و خلافت منصوص من اللہ ہے اور موجودہ قرآن شریف میں شیعہ کے عقائد موافق نہ کوئی نص ہے اور نہ ہی انکا نام اور نہ انکی امامت کی ترتیب کے وجود کی تصریح ہے تعجب ہے توحید۔ نبوت۔ قیامت وغیرہ اصول کے دلائل کثیرہ توضیح کیا جائے اور اس سے ادنے ادنی مسئلہ کی صراحت قرآن شریف میں پائی جائے اور امامت جیسے ضروری مسئلہ کو چیستان

ھ بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے دنیاں چھوڑیں اور شہید ہوئے۔

بنایا جائے للہ العجب (اشتہار انجمن صدیقی)

جواب - شیعہ کی طرف سے اس امامت و خلافت بلا فصل پر کئی ضخیم مجلدات شائع ہو چکی ہیں۔ اگر مکذبین انکو نہ دیکھیں تو یہ شیعوں کا قصور نہیں سو دیکھو عبقات الانوار بیس جلد۔ انوار الائمہ۔ ثبوت خلافت آفتاب خلافت۔ اعجاز داؤدی۔ رسالت الغدیر۔ خلافت الہیہ فلک النجات وغیرہ وغیرہ اور قرآن شریف میں آئت و لائت۔ آئت غدیر اور قال ہذا صراط علی مستقیم (الحجر) موجود ہیں۔ اگر مکذب انپر عمل نہ کرے۔ تو اس میں شیعہ مجرم نہیں افسوس ہے کہ فرقہ اہلحدیث وغیرہ جب کبھی شیعہ کے مقابل ہوتا ہے۔ تو اپنی مسلمات کو چھوڑ بیٹھتا ہے اور اپنے محدثین اور مفسرین اور مورخین کو جھٹلاتا ہے اور بخاری اور مسلم کو بھی وقت پر چھوڑ دیتا ہے اس اعتراض میں تو مولوی اہلحدیث نے احادیث کو صفایا کر دیا۔ انکو چھوڑ کر اہل قرآن بن بیٹھا۔ ہاں جناب آپ اپنے مذکورہ بالا اصول کو مد نظر رکھ کر حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت بلا فصل موجود قرآن شریف یا غیر موجودہ سے نکال کر دکھائیں۔ یا کم سے کم یہ تو دکھائیں کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کے پیچھے بعد دیگرے امامت و خلافت بلا فصل اور انکے نام اور انکی خلافت کی ترتیب کے وجود کی کہاں تصریح موجود ہے یا آپ اپنی صحاح ستہ میں سے یہ تو ثابت کر دکھائیں کہ حضرت اصحاب ثلاثہ کا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی کسی موقعہ پر اپنے زمانہ نبوت میں مجمع عام و خاص میں اعلان فرمایا۔ کہ میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان کو اپنے بعد بالترتیب خلیفے کر چلا ہوں۔ انکو اپنا امام پیشوا اور میرے خلیفے جان کر اطاعت کرنا فان لم تفعلو و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین اس سوال کو ہضم نہ کریں۔

ب - یہ اہلحدیث مولوی انجمن صدیقی کا بہتان اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ کہ اس سے ادنے ادنے مسئلہ کی صراحت قرآن شریف میں پائی جاتی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن شریف میں اصولاً رطب یابس سب کچھ ہے اور اجمالی بیان ہر مسئلہ کا ہے مگر سوائے تفسیر و احادیث صحیحہ نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرآن شریف میں ہر مسئلہ کی تصریح ثابت نہیں ہوتی۔ بتاؤ۔ نماز پنجگانہ کی رکعات فرض۔ و سنت و نوافل۔ اذان مکمل کلمہ طیبہ۔ کلمہ شہادت۔ کلمہ استغفار کلمہ تمجید التحیات دعا افتتاح سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک الاخرہ تسبیح۔ التحیات۔ درود شریف۔ سلام اور آمین قرآن شریف میں کہاں ہیں۔ زکوٰۃ کا مفصل

ذکر۔ رمی الجمرات اور حجر اسود کا بوسہ دینا اور مناسک حج کہاں ہے۔ تمہارے مذہب کا نام اہلحدیث اور شافعی، مالکی، حنبلی، حنفی مذاہب اور صوفیوں کے سلسلے کہاں ہیں۔

ج۔ البتہ قرآن شریف سے یہ صراحتاً ثابت ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک جتنے انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام گذرے ہیں۔ انکی امامت و خلافت و نبوت کے وارث من جانب اللہ انہی کے اولاد و ذریت و بھائی بندوں سے نبی و رسول و خلیفے ہوتے رہے۔ یہی قانون قدرت و فطرت الٰہی آخیر تک چلا آیا اور ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کے موافق سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے وارث اور خلیفے بھی انہی کی اولاد و ذریت اور بھائی بندوں سے ہونا چاہیئے تھا۔ ورنہ یہاں حقیقی وارث اور بھائی و اولاد سب محروم ہے اور قانون قدرت و فطرۃ اللہ سب معدوم ہوگئے۔ فرمایئے کہ یہ قاعدہ کیوں منسوخ ہوا۔ اور کس نے کیا۔

اعتراض مولوی وجہ چہارم جب شیعہ موجودہ قرآن شریف کو مکمل اور غیر محرف مانتے ہیں۔ تو احراق قرآن اور بعض آیات جو کسی پرچہ پر لکھی ہوئی عائشہ صدیقہ کی بکری کھا گئی اور منسوخ التلاوۃ اور اختلاف قراۃ اور شاذ و احاد ظنی و ضعیف روایات سے تحریف و کمی آیات وغیرہ کا الزام برخلاف اعتقاد اہلسنت جھوٹے طور پر کیوں سنیوں پر تھوپتے ہیں۔ الاخرہ۔

جواب۔ شیعہ ہرگز اپنی طرف سے احراق و تحریف القرآن کا الزام اہلسنت پر نہیں لگاتے۔ بلکہ انکی معتبر و مستند کتب صحاح ستہ خاصکر صحیح بخاری اور تفاسیر در منثور سیوطی۔ اتقان۔ تفسیر کبیر سے ثابت کر دکھاتے ہیں کہ اہلسنت کے محدثین و مفسرین اور مورخین باسناد صحیحہ تحریر کر گئے ہیں کہ قرآن شریف جلایا گیا۔ اور اس کی تحریف ہوئی۔ ترتیب اور وجوہ قرأت میں حضرت عثمان نے تصرف کرایا۔ اور دو آیات بکری کھا گئی۔ فرمایئے جناب منسوخ التلاوت آیات کہاں گئیں۔ کیا پھر واپس لوح محفوظ پر چلی گئیں۔ یا لوح محفوظ سے بھی چٹ ہو گئیں جب اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کو بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ تو یہ اختلاف قرأت کیوں ہے۔ کیا جناب رسول اللہ صلعم نے اختلاف ڈالا۔ یا وحی جبرئیل نے یا حضرت ابوبکر نے یا حضرت عثمان نے یا حجاج بن یوسف ملعون نے اور شاذ۔ احاد ظنی و ضعیف روایات کا ذخیرہ آپ کی کتابوں میں کیوں شامل ہوا۔ کیا راوی سب جھوٹے تھے۔ حضرت علی کے مشورہ کی خوب کہی۔ فرمایئے آپ کی بخاری و مسلم میں کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی کے مشورہ سے قرآن شریف جمع ہوا اور

تفسیری نوٹ اور شاذ قرأتین و الفاظ وغیرہ کے پرچہ جات اختلاف مٹانے کے لئے جلائے گئے تھے۔ ورنہ لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھو حیات باقی ملاقات باقی۔ صلابہ عفی عنہ)

فیصلہ نورانی } پس مذہب شیعہ کے عمل بالقرآن اور کتب مذہب شیعہ میں فضائل و شان قرآن اور احکام و فرمان مرویہ آئمۃ الہدیٰ علیہم السلام کی تاکید و تعلیم و تمسک بالقرآن و عقائد اکابر علماء شیعہ کرام و مجتہدین عظام سے صاف ثابت ہے کہ یہی قرآن موجودہ مذہب امامیہ میں قابل سند و قابل حجت اور واجب العمل ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور اس کے سوائے کسی اور قرآن شریف سے تمسک کرنے کا حکم احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہوتا۔ دیکھو حدیث نمبر ۲۵- نمبر ۲۹- اور نہ ہی کسی صحیح حدیث و فرمان سے معصوم امام علیہ السلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موجودہ قرآن شریف مبدل و محرف و ناقص ہے۔ اسپر عمل نہ کرو۔ یا اس کو چھوڑ دو جو شخص ہماری نسبت ایسے بہتان و افترا لگاتا ہے وہ کاذب مفتری اور ملعون ہے لعنت اللہ علے الکاذبین۔ اگر قرآن شریف کی شان اور عظمت و جلالت ہے تو مذہب شیعہ میں ورنہ مذہب سنی میں تو قرآن شریف کی ایسی بُری گت بنی ہے کہ الاامان۔ مذہب سنی کی روایات تحریف اور انکا عمل اور شان قرآن صاف ثابت کرتا ہے۔ کہ قرآن عظیم الشان اللہ تعالیٰ کی ہرگز کلام نہیں ہے۔

مذہب سُنی اور شانِ قرآن } انجمن صدیقی جھنگ شہر اور اس کے ہم خیال سنی ذرا آنکھیں کھول کر اپنے مذہب کی کتابوں کو پڑھیں کہ قرآن مجید کی انکے ہاں کیا شان ہے۔

ا۔ مشکوۃ۔ باب الحیض۔ جلد اول فصل اول صفحہ ۱۶۶ مطبع القرآن و السنتہ امرتسر سطر آخیر پر ہے۔ وعنھا قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یتکیٔ فی حجری وانا حائض ثم یقرؤ القرآن (متفق علیہ بخاری و مسلم) ب۔ دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد اول مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۷۷ باب جواز غسل الحائض) ترجمہ بی بی عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری گود میں تکیہ کرتے تھے اور میں حائض ہوتی۔ پھر قرآن پڑھتے۔

نوٹ۔ فرقہ اہلحدیث نے عجب شان نبوت و شان قرآن ظاہر کی ہے کہ ایک حیض والی بی بی گود میں بیٹھکر حضور انور صلعم تلاوت قرآن فرماتے تھے پاکی و پلیدی کی پرواہ نہ کرتے۔

ب۔ امام اعظم صاحب کے نزدیک سورۃ فاتحہ پڑھنی فرض نہیں ہے۔ نمازی خواہ امام

ہو یا مقتدی یا اکیلا اور نماز خواہ جہری ہو یا سری (دیکھو فتاویٰ عالمگیری ب۱ ص۳۹ ہدایہ ب۱ ص۸۰ جامع الرموز ب۱ ص۶۸ محیط)۔

۲۔ اور لکھنا قرآن کا اگر چھوا نہیں جاتا ہے لکھے ہوئے کو درست ہے۔ نزدیک امام ابی یوسف کے رشاگرد امام اعظم صاحب سنی (نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ ص۱۰۷ باب حیض کے بیان میں۔ جلد اول)۔

۳۔ پاخانہ میں قرآن اگر حرف توڑ توڑ کر پڑھے تو جائز ہے (ترجمہ فتاوے عالمگیری جلد چہارم ص۲۶۴ منقول از حقیقۃ الفقہ ص۹۰ مطبوعہ نامی پریس دہلی بار اول)

۴۔ مردار کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے (مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد ۴ ص۳۲۶ بحوالہ حقیقۃ الفقہ طبع اول۔

۵۔ بسم اللہ کا منکر کافر نہیں (مترجم درمختار جلد اول ص۲۴۹ منقول بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۹۵ طبع اول۔

۶۔ فقہ کا سیکھنا افضل ہے۔ قرآن کے سیکھنے سے (مترجم درمختار جلد اول ص۱۴ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم ص۳۵۹۔ مترجم ہدایہ جلد اول ص۴۳۲ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص۹۵ طبع اول۔

۷۔ قرآن پر تیروں کی بوچھاڑ۔ ولید بن یزید بن عبد الملک وانی سنی۔ اہلسنت والجماعت کے بارہویں خلیفے۔ خلافت النبوت کے گدی نشین اور سنیوں کے خلیفۃ المسلمین وامیر اور خلیفہ اسلام نے ایکبار کلام مجید کو کھولا۔ اتفاق سے اس کی ناپاک نظر آیہ وخاب کل جبار عنید پر پڑ گئی۔ جھلا اٹھا قرآن شریف کو پھینکدیا۔ نیزوں اور تیروں سے مارا۔ یہ اشعار کہے

تجد و نی بجبار عنید ۔۔۔ فہا انا ذاک جبار عنید

اذا ما جئت ربک یوم حشر ۔۔۔ فقل یا رب مزقنی الولید

ترجمہ اے قرآن تو مجھے جبار عنید سے ڈراتا ہے۔ خبردار ہو جا کہ اس وقت میں جبار عنید سرکش ظالم ہوں۔ اے قرآن جب تو قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جاتا تو کہدیتا۔ کہ اے رب مجھے ولید نے پھاڑا ہے۔ (ترجمہ ابن خلدون معتبر و مستند تاریخ سنی۔ کتاب ثانی۔ جلد ششم ص۸۰ فٹ نوٹ۔

ب۔ ولید بن یزید قرآن شریف کو نیزے سے چھیدنے والا از تاریخ الخلفاء جلال الدین

سیوطی زمیندار پریس لاہور صث ۱۳۶)

نوٹ۔ ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صث۸ اور شرح فقہ اکبر مطبوعہ قیومی پریس کانپور کے صث۹۴ سطر ۸ پر لکھا ہے۔ کہ مطابق حدیث اثنا عشریہ بارہ خلیفے ہیں۔ چار خلفاء الراشدین معاویہ۔ یزید پلید۔ عبدالملک بن مروان اور اس کے چار فرزند (ولید بن عبدالملک، ولید بن یزید بن عبدالملک، سلیمان، ہشام) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ) انجمن صدیقی اور سنی صاحبان اپنے بارہ خلیفوں اور اماموں پر غور کریں۔

۸۔ آیت پر حدیث کو مقدم کرنا۔ ابو یوسف (شاگرد امام اعظم صاحب) کے نزدیک جائز ہے۔ ہدایہ مترجم جلد اول صث ۱۳۴ از حقیقۃ الفقہ صث ۱۷۲ نمبر ۱۴۸ حصہ دوم۔ بار دوم۔

۹۔ حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے (ترجمہ درمختار جلد اول صث ۱۷۵ جلد چہارم صث ۳۹۸ بحوالہ حقیقۃ الفقہ۔

نوٹ:۔ یہ عقیدہ تمام فرقہ اہلحدیث کا ہے۔ کہ حدیث ناسخ اور قاضی قرآن شریف ہے دیکھو رسالہ ناسخ و منسوخ نواب صدیق حسن خان صاحب حصول المامول فی علم الاصول صث ۱۵۱ ۔

۱۰۔ خون سے فاتحہ لکھنا۔ ردمختار میں ہے۔ لو رعف فکتب الفاتحہ بالدم علی جبہتہ وانفہ جاز الاستشفاء وبالبول ایضاً ان علم فیہ شفاء لاباس انتہی بلفظہ (مترجم درمختار جلد اول صث ۱۰۷ وحقیقۃ الفقہ صث ۴۹ کتاب اہلحدیث)

ترجمہ۔ اگر کسی کو نکسیر کا مرض ہو اور سورہ فاتحہ کو خون سے اس کی پیشانی اور ناک پر لکھ دیا جائے تو بہ نیت شفاء جائز ہے اور اسی طرح اس کے پیشاب سے بھی لکھنے میں مضائقہ نہیں۔ اگر اس میں شفا کی امید رکھتا ہو۔ (رد المختار دہلی جلد اول صث ۱۴۰)

۱۱۔ پیشاب سے آیت قرآنی لکھنا۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ والذی رعف فلا یرقادمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبینہ شیئاً من القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیہ شفاء لاباس بہ قیل لو کتب علی جلد میتۃ قال ان کان فیہ شفاء جاز۔ انتہی بلفظہ (فتاویٰ قاضیخاں حنفی جلد چہارم صث ۳۶۴ اور فتاویٰ سراجیہ حنفی برحاشیہ فتاویٰ قاضیخاں جلد سوم صث ۳۱۰ اور فتاویٰ عالمگیری سنی حنفی جلد پنجم صث ۱۳۴۔ مترجم فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم صث ۳۲۶ اور حقیقۃ الفقہ صث ۵۹ کتاب اہلحدیث) ترجمہ۔ جس کی نکسیر پھوٹے اور خون نہ بند ہو۔ اگر وہ

خون کیساتھ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھے تو جائز ہے۔ ابوبکر الاسکاف نے کہا اور کہا گیا۔ خواہ پیشاب سے لکھے اس نے کہا اگر اس میں شفا ہو تو کوئی ڈر نہیں۔ کہا گیا اگر مردار کی کھال پر قرآن کی کوئی آیت لکھی جائے کہا اگر اس میں شفا ہو تو جائز ہے زیادہ دیکھو موعظۂ تحریف قرآن سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ۔

نوٹ: لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم معاذ اللہ پیشاب جیسی نجس اور پلید چیز سے قرآن مجید کی آیات لکھی جائیں۔ اور پھر اس میں شفا کی امید۔ نباداً تو یہ بے ادبی سب بے عزتی۔ توہین اور گستاخی تو اللہ تعالیٰ کے کمال غضب کا باعث ہے اس میں شفا خاک ہوگی۔ بلکہ اس پر قہار و جبار کا قہر نازل ہوگا۔ لیجئے یہ فتویٰ کس قرآنی آیت سے ماخوذ ہے۔ قرآن شریف تو حکم دے رہا ہے ولا یمسہ الا المطھرون اس کو پاک ہی مس کریں۔ جو مذہب خون اور پیشاب سے قرآن لکھنے کا فتویٰ دے رہا ہو وہ کس طرح ایمان بالقرآن کا جھوٹا دعویٰ کر سکتا ہے۔

۱۲۔ ہدایہ کتاب فقہ حنفیہ کو قرآن شریف کا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ شعر مقدمہ ہدایہ میں ہے ۵

ان الھدایۃ کالقرآن قد نسخت — ما صنفوا قبلھا فی الشرع من کتب

ترجمہ ہدایہ قرآن کی طرح ہے جس نے تمام پہلی کتابوں کو جو شرع میں لکھی گئیں منسوخ کر دیا ہے (حقیقۃ الفقہ ص ۱۱ بار دوم)

۱۳۔ پورے قرآن پڑھنے سے فقہ پڑھنا افضل ہے (مترجم عالمگیری جلد ۴ ص ۳۵۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۳۶ نمبر ۱۴)

۱۴۔ حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھنا درست ہے (ابو حنیفہ) بہشتی زیور حصہ دوم ص ۱۴۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱ نمبر ۱۳ بار دوم)

۱۵۔ حالت جنابت میں آیت سے کم پڑھنا جائز ہے (مترجم در مختار جلد ۱ ص ۸۷ مترجم عالمگیری جلد اول ص ۵۱ شرح وقایہ ص ۷۰ بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۳۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱ نمبر ۱۴ ۱۱۔ بار دوم۔

۱۶۔ جنبی بطور دعا کے سورہ فاتحہ پڑھے تو کچھ ڈر نہیں (مترجم عالمگیری جلد ۴ ص ۲۶۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱)

۱۷۔ کافر کو قرآن چھونا بعد غسل کے جائز ہے (محمد) (مترجم در مختار جلد اول ص ۸۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۴۱۔ بار دوم۔

۱۸ ۔ حائض اور جنب اور نفاس والے کو قرآن پڑھنا امام طحاوی کے نزدیک ایک آیت سے
کم کا درست ہے اور یہ حکم جب ہے کہ قرائت کے قصد سے ہووے اور اگر بغیر قصد کے ہووے
جیسے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین واسطے شکر نعمت کے تو کچھ حرج نہیں (نور الہدایہ ترجمہ شرح
وقایہ صہ ۱۷)

۱۹ عورت حائضہ کو بھی قرآن کی درست ہے اور جو عورت کہ پڑھاتی ہے۔ اسکو اگر حیض
آیا ہو۔ امام کرخی کے نزدیک ایک ایک کلمہ پڑھاوے اور ہر کلمے کے اوپر ٹھہر جاوے اور امام
طحاوی کے نزدیک آدہی آدہی آئت پڑھاوے اور ہر آدھی کے بعد ٹھہرے پھر باقی آدہی
پڑھاوے۔ اسی طرح کرتی جاوے (نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صہ ۱۷ سطر ۸)

۲۰ ۔ شروع کرنا نماز کا سوائے عربی کے درست ہے۔ اگرچہ عربی جانتا ہو (مترجم درمختار
جلد اول صہ ۲۱۰ و صہ ۲۲۴۔ مترجم عالمگیری جلد ا صہ ۹۳ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۰ نمبر ۲۹۰ بار دوم
مطبوعہ دہلی۔

۲۱ ۔ بجائے اللہ اکبر کے اللہ الاکبر یا اللہ کبیر یا اللہ الکبیر یا۔ اللہ اکبار یا اللہ الاکبار
کہنا جائز ہے (ابو یوسف) مترجم مختار جلد اول صہ ۲۲۴۔ ہدایہ جلد ا صہ ۳۴۵ مترجم قدوری
مترجم صہ ۲۲ مترجم منیہ صہ ۴۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۰ نمبر ۲۹۱ بار دوم)

۲۲ ۔ بجائے اللہ اکبر کے الحمد للہ یا تبارک اللہ یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہے
تو جائز ہے۔ مترجم عالمگیری جلد ا صہ ۹۳۔ مترجم ہدایہ جلد اول صہ ۳۴۷۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۱
نمبر ۲۹۲

۲۳ ۔ اگر بجائے تکبیر کے اللہ اجل۔ یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ الا اللہ کہے۔
درست ہو جائے گا۔ اور فارسی یا ہندی یا اور کسی زبان میں اگر تکبیر کہے مثلاً یہ کہے اللہ بزرگ
است۔ یا اللہ بزرگ ہے۔ یا قرأت فارسی میں یا اور کسی زبان میں عذر سے پڑھے یا جانور ذبح
کرنے کے وقت فارسی وغیرہ میں بسم اللہ کہے تو درست ہے (نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صہ ۹۳
مطبع ازاقی کانپور)

۲۴ ۔ اللہ اکبر کاف فارسی (اللہ اگبر) میں پڑھے تو بھی جائز ہے (مترجم عالمگیری
جلد اول صہ ۹۳۔ ہدایہ جلد اول صہ ۳۴۵ منیہ صہ ۴۷ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صہ ۱۵۱ نمبر ۲۹۴ بار دوم

۲۵ ۔ نماز کے سب اذکار اور خطبہ اور ثناء وغیرہ ہر زبان میں درست ہیں (ابو حنیفہ) مترجم

درمختار جلد اوّل صـ ۲۲۴ و صـ ۲۲۵ ۔ شرح وقایہ صـ ۹۳ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۱ نمبر ۲۹۵ بار دوم ۔

۲۶ ۔ سلام یا جواب سلام اور تکبیر وقت ذبح کے اور قرأت غیر زبان میں جائز ہے (مترجم درمختار جلد اول صـ ۲۲۴ ۔ مترجم عالمگیری جلد اول صـ ۹۴ ۔ مترجم ہدایہ جلد اوّل صـ ۳۴۷ شرح وقایہ صـ ۹۳ ۔ مترجم کنز الدقائق صـ ۳۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۱ صـ ۲۹۸ مطبوعہ بار دوم ۔

۲۷ ۔ بقدر ضرورت قرأت عربی میں پڑھکر فارسی میں پڑھے تو بلا خوف درست ہے (مترجم درمختار جلد اوّل صـ ۲۲۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۱ نمبر ۲۹۹ مطبوعہ بار دوم ۔

۲۸ ۔ اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد و تسبیح چھوڑ دے تو جرم نہیں (مترجم عالمگیری جلد اوّل صـ ۱۰۳ از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۲ ۔

۲۹ ۔ فاتحہ کے بجائے کوئی حصہ قرآن سے پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا ۔ (مترجم ہدایہ جلد اوّل صـ ۴۲۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ نمبر ۳۰۹ مطبوعہ بار دوم

۳۰ ۔ نماز سری و جہری میں مقتدی کچھ قراۃ نہ پڑھے (مترجم ہدایہ جلد اول صـ ۴۲۸ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۲ نمبر ۳۱۰)

۳۱ ۔ پچھلی دو رکعتوں میں بجائے الحمد کے تین دفعہ سبحان اللہ کہے تو درست ہے ۔ بہشتی زیور حصہ دوم صـ ۳۹ ۔ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۱ نمبر ۳۱۲ ۔ بار دوم ۔

۳۲ ۔ پچھلی دو رکعتوں میں اگر کچھ بھی نہ پڑھے تو درست ہے ۔ بہشتی زیور حصہ دوم صـ ۳۹ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۲ ۔

۳۳ ۔ التحیات ہر زبان میں سوا عربی کے جائز ہے (ابو حنیفہ) ہدایہ مترجم جلد ۱ صـ ۳۴۹ از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۲ بار دوم ۔

۳۴ ۔ سلام کے وقت قصداً حدث کرے یعنی پاد مارے تو نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ۔ مترجم درمختار جلد اول صـ ۲۴۵ ۔ مترجم ہدایہ جلد اول صـ ۴۰۵ ۔ مترجم کنز صـ ۴۴ مترجم قدوری صـ ۲۸ ۔ مترجم منیہ صـ ۸۱ ۔ مترجم مالابد صـ ۳۰ ۔ شرح وقایہ صـ ۱۱۷ از حقیقۃ الفقہ صـ ۱۵۲ مطبوعہ بار دوم ۔

۳۵ ۔ مسح موزے کا احادیث مشہورہ سے جائز ہے یعنی ثابت ہے اس سے زیادتی قرآن مجید پر جائز ہے ۔ نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ صـ ۶۲ باب مسح موزوں کے بیان میں

۳۶ ۔ مثل ایاک نعبد کے ایک حرف دوسرے کلمہ کے حرف (ک ن) سے ملجاوے

اگرچہ عمداً ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی ۔مترجم مختار جلد اول صفحہ ۲۹۵ ۔ مترجم عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۰۶
از حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۹۰)

۳۷۔ قرآن اگر دور رکھا ہو تو اس طرف پاؤں پھیلانا مکروہ نہیں ۔ مترجم درمختار جلد ا
صفحہ ۳۰۶ ۔ از حقیقۃ الفقہ حصہ دوم صفحہ ۲۰۸ نمبر ۵۸۳ ۔ مطبوعہ بار دوم ۔

۳۸۔ قرآن کا پڑھنا (لکھنا) وغیرہ بے وضو درست ہے اور حمام کے اندر قرآن
پڑھنے میں کچھ برائی نہیں (تیسیر الباری ترجمہ بخاری کتاب الوضو ۔ باب قراۃ القرآن بعد
الحدث پ ۱ صفحہ ۲۷)

۳۹۔ قرآن شریف کا حکم ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الہدی
(البقرہ پ ۲) حج تمتع کرنا فرض ہے اور جناب رسول اللہ صلعم نے بھی تمتع کیا ۔ مگر حضرت عمر اور حضرت
عثمان اجماعی خلفاء اسلام نے اپنے زمانہ حکومت میں اس سے کراہیت کی اور ممانعت کی اللہ
تعالیٰ کے حکم کی صریح مخالفت کی ۔ قرآن شریف کی شان و فرمان کو مٹایا ۔ (تیسیر الباری ترجمہ
صحیح بخاری ۔ کتاب المناسک ۔ باب تمتع علی عہد النبی پ ۶ صفحہ ۱۷) و جامع ترمذی جلد ا
نولکشور صفحہ ۲۵) جب اہلحدیث و اہلسنت کے پیشواؤں کا عمل بالقرآن نہیں تھا ۔ تو انکا کیسے
ہو سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ سنی کا ایمان قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے ؎

جو کتاب پاک تھی اللہ سے آئی ہوئی
آہ سنی تیرے ہاتھوں اُس کی رسوائی ہوئی

قرآن شریف الہامی کتاب ہے

دعوی قرآنی قرآن شریف تواتر ۔ اجماع ۔ شوری ۔ حفاظ ۔ قراء کا محتاج نہیں اور
نہ ہی حضرت زید بن ثابت صحابی کے جمع و تالیف اور نہ ہی حضرت عثمان کے
حکم اور نہ ہی کسی صحابہ کی شہادت زبانی کا حاجتمند ہے ۔ قرآن شریف الہامی کتاب ہے ۔ جسکا
اپنا دعوےٰ ہے کہ وہ بے مثل اور بے نظیر ۔ بلا شک و شبہ کلام الٰہی ہے ۔ قرآن مجید کی خوبی
اور اس کے الہامی ہونے کے ثبوت میں کسی بیرونی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ۔
ا ۔ اس کے نہایت صاف اور شستہ دل پر اثر کرنے والی اور رچھا نیوالی فصاحت

وبلاغت کافی ہے۔

۲۔ اس کی روحانی تعلیم اور اصول متعلق بہ دینیات۔ اس کے اخلاقی اصول۔ قانون سیاست اور انتظام مدن کے ضوابط صاف ظاہر کرتی ہیں۔ کہ دنیا جہاں میں اس سے بڑھکر اور کوئی کتاب الہامی نہیں۔

۳۔ یہ کتاب تربیت جسمانی و ایمانی کیواسطے جامع ہے۔ جو مسائل کہ تکمیل تربیت جسمانی و روحانی کے لئے ضروری و لازمی ہیں۔ وہ سب کے سب قرآن شریف میں موجود ہیں۔ سب معاملات اصول و فروع اعتقادات و عملیات۔ عبادات۔ مالیہ۔ بدنیہ۔ قولیہ۔ عملیہ۔ سب مسطور ہیں۔ قولہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیٔ وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین (پ۱۴ ع ۸) ترجمہ اے پیغمبر صلعم ہم نے تم پر کتاب اتاری۔ جو ہر ایک چیز کے بیان کرنیوالی ہے اور وہ ہدایت۔ رحمت اور مسلمانوں کیواسطے خوشخبری دینے والی ہے۔

۴۔ قرآن مجید جس قدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ وہ بہ تمامہ موجود ہے۔ دنیا سے مفقود نہیں ہوا۔

۵۔ اقسام ثلثہ نسخ مندرجہ ذیل میں سے جو سنی مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ کوئی قسم بھی قرآن مجید میں نہیں ہے۔

الف۔ یہ کہ قرآن شریف میں آیت موجود ہو اور اس کا حکم منسوخ ہو گیا ہو۔

ب۔ یہ کہ حکم جاری ہے اور اصل آیت قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔

ج۔ یہ کہ آیت بھی منسوخ ہو اور اس کا حکم بھی منسوخ ہو۔ سنی عالموں نے ناسخ و منسوخ کے مطلب و مفہوم کو ہرگز نہیں سمجھا۔ اللہ تعالےٰ پر معاذ اللہ الزام لگا دیا۔ کہ پہلے بلا سوچے سمجھے ایک حکم دیا۔ پھر اس کے بعد دوسرا حکم روانہ کیا۔

۶۔ قرآن مجید کے مضامین میں کہیں بھی کسی قسم کا تخالف و تعارض نہیں۔ تمام کلمات ایک دوسرے کے مصدق و موید ہیں۔

۷۔ قرآن مجید کی ساری تعلیم مطابق قانون قدرت و فطرت و عقل ہے۔ کوئی بات خلاف واقعہ مندرج نہیں۔

۸۔ قرآن مجید میں انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جس قدر قصص بیان ہوئے ہیں۔ وہ بطور کہانی کے نہیں۔ بلکہ خاص حکمت مصلحت عبرت اور بطور نمونہ و مثال کے بیان کئے

گئے ہیں۔ (زیادہ دیکھو ثبوت نبوت) ؛

۹۔ قرآن شریف ہر ایک قسم کی تحریف و تغیر و تبدل و تنسیخ سے پاک و منزہ ہے۔ مگر مدعیان قرآن سنی مسلمانوں نے ترجمہ و تفسیر و حواشی وغیرہ میں گڑبڑ کر دی۔ قیاسی رائے و اجتہاد سے تفاسیر بنالیں اور قرآن شریف کو محرف ثابت کیا۔

۱۰۔ قرآن شریف کے الفاظ ہمیشہ صحیفوں میں مکتوب اور پاک اور مقدس سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لے کر سیدنا امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک اور نورانی سینوں میں لوح محفوظ کی طرح ہمیشہ محفوظ چلے آئے ہیں۔ یہی حقیقی وارثان و حاملان و عاملان قرآن عظیم الشان ہیں انہوں نے مخلوق کو بے کم و کاست قرآن شریف پہنچایا۔ اور راہ مستقیم دکھایا اور دعوے قرآنی کو پکار کر سنایا۔ کہ اس کے برابر کوئی صورت بنا لاؤ۔

اوّل۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اور قرآن کا دعوے ہے۔ الم۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ (پ۱۔ البقرہ) الم۔ اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

دوم۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین (پ۱۔ البقرع ۳)۔ ترجمہ۔ اور اگر تم کو شک ہے اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا۔ تو ایک ہی سورت اس کے برابر بنا لاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ کے سوا ہوں انکو بھی بلا لاؤ اور انسے مدد لو۔ اس سورت کے بنانے میں اگر تم سچے ہو اگر تم ایسا نہیں کرتے۔ اور البتہ نہ کر سکو گے۔ تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اور وہ منکروں کے لئے تیار ہیں۔

سوم۔ وما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین۔ ام یقولون افتراہ۔ قل فاتوا بسورۃ مثلہ۔ وادعوا من استطعتم من دون اللہ۔ ان کنتم صادقین (پ۱۱۔ یونس ع ۴)۔ ترجمہ اور یہ قرآن اس قسم کی کتاب نہیں۔ کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے۔ بلکہ جو کتابیں اسکے زمانہ نزول سے پہلے موجود ہیں۔ یہ قرآن پروردگار عالم کی طرف سے انکی تصدیق ہے اور ان ہی کتابوں کے احکام کی تفصیل ہے۔ اور اس کتاب آسمانی ربانی ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ کیا یہ لوگ قرآن

کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ اس کو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے۔ تو اے پیغمبر تم ان سے کہو کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور جیسا تم کہتے ہو میں اس کے بنا لینے پر قادر ہوں۔ تو تم بھی اہل زبان ہو۔ ایسی ہی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا جسکو تم بلاتے بن پڑے اپنی مدد کے لئے بلا لاؤ (ترجمہ مولوی نذیر احمد صفحہ ۳۳۹ پ ۱۱ حمائل شریف)

چہارم۔ فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ ولا تکونن من الذین کذبوا بآیات اللہ فتکون من الخاسرین (پ ۱۱۔ یونس۔ ع ۱۰)

ترجمہ۔ تو اے پیغمبر یہ قرآن جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے۔ اگر بہ تقاضائے بشریت اس کی نسبت تم کو کسی قسم کا واہمہ ہو تو تم سے پہلے بھی کتابیں اتری ہیں۔ جو لوگ ان کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ ان سے پوچھ دیکھو۔ وہ تصدیق کرینگے۔ کہ پہلے بھی لوگوں پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کتاب برحق نازل ہوئی ہے۔ تو ہرگز شبہ کرنے والوں کے زمرے میں شامل ہونا اور نہ ان لوگوں کے زمرے میں ہونا جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا۔ کہ ایسا کرو گے۔ تو آخر کار تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے (ترجمہ مولوی نذیر احمد حمائل شریف صفحہ ۳۴۹ و ۳۵۰)

پنجم۔ ام یقولون افتراہ۔ قل فاتوا بعشر سور مثلہ۔ مفتریات وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین (پ ۱۲۔ ھود۔ ع ۲) ترجمہ اے پیغمبر کیا کافر کہتے ہیں۔ کہ اس شخص یعنے تم نے قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ تو ان لوگوں سے کہو کہ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو کہ میں نے یہ قرآن اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ تو تم بھی اہل زبان ہو۔ اسی طرح کی بنائی ہوئی زیادہ نہیں دس ہی سورتیں لے آؤ اور خدا کے سوا جسکو مدد کے لئے تم سے بلاتے بن پڑے بلا لو۔ (حمائل شریف صفحہ ۳۵۵ مطبع نظامی دہلی)

ششم۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (پ ۱۴۔ الحجر۔ ع ۱) ترجمہ بیشک ہم ہی نے قرآن اتارا ہے۔ اور بیشک ہم ہی اس کے نگہبان بھی ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۴۱۸)

ہفتم۔ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (پ ۱۵۔ بنی اسرائیل۔ ع ۱۰) ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر آدمی اور جنات جمع ہو کر اس بات پر آمادہ ہوں کہ اس قرآن

کی طرح کا اور کلام بنا لائیں۔ تاہم اس جیسا نہیں بنا، لا سکتے۔ اگرچہ ان میں سے ایک کی پشتی پر ایک کیوں نہ ہو (حمائل نذیری صـ ۴۶۴)

ہشتم۔ انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون تنزیل من رب العالمین (پ ۲۷۔ الواقعہ۔ ع ۳) ترجمہ۔ کہ یہ قرآن بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے اور ہمارے ہاں احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب یعنے لوح محفوظ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اور پاک فرشتوں کے سوائے کوئی اسکو ہاتھ نہیں لگانے پاتا۔ اور اسی کی نقل یہ قرآن ہے۔ جو پروردگار عالم کی طرف سے پیغمبر آخر الزمان پر نازل ہوا۔ (صـ ۸۵۴)

نہم۔ ان علینا جمعہ وقرانہ۔ فاذا قرانہ۔ فاتبع قرانہ۔ ثم ان علینا بیانہ (پ ۲۹۔ القیامۃ ع ۱) ترجمہ۔ تم کو قرآن کا یاد کرا دینا۔ اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے تو جب ہم جبرئیل فرشتے کے ذریعے سے قرآن پڑھ چکا کریں۔ تو اس کے بعد تم بھی اس فرشتے کے پڑھنے کی پیروی کیا کرو۔ پھر اس کا سمجھا دینا بھی ہمارا کام ہے۔ صـ ۹۲۲)

دھم۔ وانہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (پ ۲۴۔ حم السجدہ ع ۱۹) ترجمہ۔ اور یہ قرآن تو بڑے پایہ کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی کی طرف سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے کیونکہ حکمت والے سزاوار حمد و ثنا یعنی خدا کی اتاری ہوئی ہے۔ (حمائل نذیری صـ ۷۶۹)

نوٹ:۔ پس قرآن شریف کا اپنا دعوے ہے کہ وہ غیر محرف، غیر مبدل ہے اور ہر ایک نقص سے صاف و پاک کلام الٰہی ہے۔ کسی شخص کے موافق یا غیر موافق منافق کی کیا مجال کہ اس سے کم و بیش کر سکے اور انسانی کلام ملا سکے اللہ تعالیٰ خود محافظ حقیقی ہے۔ اور جو ضعیف روایات۔ شاذ و ظنی احاد احادیث قرآن شریف کی تحریف و تغیر و تبدل میں اگر کسی کتاب میں ہوں تو اللہ تعالیٰ کے کلام و دعویٰ کے سامنے سب وہ ہیں قابل التفات نہیں قابل حجت نہیں۔ آئمۃ المعصومین علیہم السلام نے قرآن شریف کی شان و عزت کو برقرار رکھا ہے۔ اور اگر کسی جگہ کسی کتاب امامیہ میں نہیں فرمایا۔ کہ موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل ہے۔ قابل سند و حجت نہیں اور قابل قرأت نہیں اگر کسی مخالف خارجی و ناصبی کا دعویٰ ہو تو ہماری مستند کتب سے نکال کر پیش کرے۔ بشرطیکہ صحیح روایت ہو۔

ملائک جسکی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کماں مقدور انسانی ہے

بناؤ سکتا نہیں اک پاؤں کیڑی کا بشر ہرگز — تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اپنے آساں ہے (فیروز)

کلام اللہ کے ثبوت کا دوسرا پہلو

۱۔ قرآن شریف کی اعلےٰ درجہ کی فصاحت وبلاغت کے مقابلہ میں تمام شاعران وفصحاء وبلغاء عرب شرمندہ ہوئے۔ ملعون ہوئے۔ مگر مقابلہ کو نہ نکلے ایک آیت بھی نہ بنا سکے بیت اللہ شریف پر سبعہ معلقہ قصائد کو بالمقابل لٹکایا گیا۔ مگر سورہ کوثر کو سنکر شرمندہ ہوکر دروازہ سے اتار لیا۔ خود فصحاء عرب بے اختیار پکار اٹھے۔ ما ہذا قول البشر۔ یہ انسانی کلام نہیں مسیلمہ کذاب کی فحش وغیر مہذب کلام قرآن شریف کے سامنے شرمندہ ہوی۔ اس نے سخت ذلت ورسوائی اٹھائی۔

۲۔ قرآن شریف بڑے زور سے دعوےٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور خدائی الہام ہے اور یہ دعویٰ کسی وید۔ ژند اوستا وغیرہ کا نہیں۔ وید کا دعویٰ یہ ہرگز نہیں۔ کہ وہ الٰہی کتاب و الہام ہے۔ یوحنا۔ متی۔ مرقس۔ لوقا کی چار اناجیل مختلفہ اس دعویٰ سے بالکل خالی ہیں۔

۳۔ قرآن شریف کا طرز کلام خداوندی اور اسلوب حاکمانہ ہے جس طرح کوئی حاکم اپنے ماتحتوں اور رعایا کو حکم دیتا ہے کہ یوں کرو اور یوں نہ کرو یا یہ ہمارا حکم ہے۔ یا ہم اس طرح حکم دیتے ہیں۔

۴۔ گو یا قرآن شریف میں کسی خاص قسم کے مضامین میں بندش نہیں۔ پھر بھی فصاحت وبلاغت شروع سے آخیر تک یکساں ہے۔

۵۔ قرآن شریف کے سوائے جس قدر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کلام واحادیث ہیں اور جس قدر فرمان واقوال آئمۃ الطاہرین علیہم السلام ہیں وہ سب کے سب قرآن شریف سے مقابلہ نہیں کھا سکتے۔ فقرہ وعبادت کی ملاوٹ فوراً معلوم ہوجاتی ہے۔ قربان معاً جناب سرور عالم صلعم کی زبان مبارک سے ایک ہی طرز پر کلام الٰہی اور احادیث بیان ہوئیں مگر دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ حدیث نبوی فوراً پہچانی جاتی ہے۔ صحاح ستہ کی کتابیں اہلسنت میں اصول اربعہ مذہب شیعہ میں موجود ہیں۔ مگر انکی فصاحت وبلاغت اور طرز کلام قرآن شریف کی طرز اور اسلوب کیساتھ مقابلہ نہیں کھا سکتیں۔ یہی اعجاز قرآنی ہے

۶۔ قرآن شریف کی بے نظیر سلاست اور روانی ہے جسپر خواندہ وناخواندہ ہر دو شیفتہ وحیران ہیں +

۷۔ قرآن شریف کی عبارت کا مقفیٰ اور موزوں اور کل طبائع عالم کے موافق ہونا ہے

۸۔ قرآن شریف کے معجزہ ومدلل بیانات ہیں۔ کہ تھوڑے الفاظ ہیں مگر ان میں مطلب زیادہ ہے۔

۹۔ قرآن شریف کی تعلیم کا عرب جیسے جاہل۔ اجڈ۔ غیر مہذب۔ بدو لوگوں پر یہ اثر ہوا۔ کہ اونٹ کی مہار چھوڑ کر بادشاہت کی باگ پکڑ لی۔ اور تمام دنیا جہان کو مہذب و موجد حقیقی اور عالم بنا دیا یہ کلام ربانی ہی ہے جس نے عرب کو وحشی سے انسان اور انسان سے با اخلاق عابد و زاہد متقی انسان اور پھر عارف باللہ انسان بنا دیا جس نے سارے جہان میں تہذیب وتزکیہ نفس کی روح پھونکدی۔

۱۰۔ قرآن شریف صفات الٰہی کو کامل اور اکمل طور پر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی توحید اور معرفت کو عیاں کرتا ہے۔ شرک اور کفر کو مٹاتا ہے (دیکھو میری کتاب ثبوت نبوت صابر)

۱۱۔ قرآن شریف نے آکر تمام ملکِ عرب سے جاہلیت کی رسومات کا ملیامیٹ کر دیا شرک کی جڑھ کاٹ دی۔

۱۲۔ قرآن شریف انسان کا روحانی تقاضا پورا کرتا ہے۔ حقیقی نجات کا طریقہ بتلاتا ہے اور انسان کو پاک و صاف کر کے رفیق الاعلیٰ (مہا آتما) سے ملاتا ہے۔ جو عین فطرتِ الٰہی کے موافق ہے ؎

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز — اگر لولوی عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو — وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

بحث دوم۔ صحاح ستہ اور تحریف القرآن

مذہب اہلحدیث و اہلسنت کی مسلمہ و معتبر و مستند کتب صحاح ستہ سے عموماً اور صحیح بخاری اصح الکتاب سے خصوصاً یہ ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ سنی مسلمانوں کے پیشواؤں نے بعد وفات سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن شریف کی جو گت بنائی ہے اور اس میں تحریف و گڑبڑ کی ہے۔ وہ دنیا کے مذاہب کی کسی الہامی کتاب میں نہیں ہوئی۔ ان احادیث و روایات کو دیکھ کر ایک محقق و بیحو منصف خیال کر سکتا ہے۔ کہ قرآن شریف محرف کتاب ہے۔

اوّل۔ دو آیات بکری کھا گئی

{ ۱۔ کتاب رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ مطبع صدیقی لاہور۔ جلد دوم ص۳۹ سطر ۱۲ پر ہے

عن عائشۃ قالت لقد نزلت اٰیۃ الرجم و رضاعۃ الکبیر عشراً ولقد کان صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و تشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا (ابن ماجہ مترجم جلد دوم ص۳۹) ترجمہ۔ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے۔ رجم کی آیت اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلا دینے کی اور یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں میرے تخت کے تلے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات ہوئی۔ اور ہم آپ، کی وفات میں مشغول تھے۔ تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔ ف۔ اس حدیث سے یہ نکلا۔ کہ یہ حکم بھی قرآن مجید میں اترا تھا۔ کیونکہ حضرت عائشہ کی شہادت اس باب میں کافی ہے۔ وہ بڑی عالم تھیں دین کے عالموں میں سے اور صاحب حفظ اور صاحب عقل تھیں اور فقیہ تھیں۔ (نواب مولوی وحید الزمان صاحب مترجم کتاب کی تنقید)

ب۔ اس آیت رجم و رضاعت الکبیر کی مؤید اور احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ مگر یہ دونوں آیات موجودہ قرآن شریف میں نہیں پس صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بی بی عائشہ کی بکری ان کو کھا گئی۔ نہ اب بکری پیدا ہوگی۔ نہ یہ دونوں آیات سنی مسلمانوں کو ملینگی پس سنیوں کے نزدیک موجودہ قرآن شریف میں کمی ثابت ہوئی۔ اور انکا ایمان ناقص۔

۲۔ آیت رضاعت نہیں ملتی

{ ۲۔ سنن نسائی مترجم مطبع صدیقی لاہور جلد دوم ص۱۰۱ پر ہے۔ عن عائشۃ قالت

كان فيما انزل الله عزّ وجل وقال الحارث فيما انزل الله من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بہ خمس معلومات فتوفي رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم وھي مايقرأ من القرآن - انتھی)

ترجمہ حضرت عائیشہ سے روایت ہے۔ اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے اتاری گئی تھی - یہ آیت یعنی عشر رضعات معلومات اور معنی اس کے دس گھونٹ معلوم اور ایک شخص حارث کی روائت میں یوں آیا ہے۔ اتاری گئی تھی یہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنے عشر رضعات معلومات اور حکم ان دس گھونٹ معلومہ کا یہ ہے۔ کہ حرام کرتی ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہو گئی۔ یہی اس آیت سے خمس معلومات یعنے اس کے پانچ گھونٹ معلوم۔ پھر وفات پائی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ آئت قرآن میں پڑہی جاتی تھی۔

نوٹ - مگر یہ آیت موجودہ قرآن شریف میں موجود نہیں۔ حالانکہ باقی اور منسوخ آیات اب تک موجود ہیں۔

ب - یہی حدیث دیکھو کشف المغطاعن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور صـ ۳۸۴

۳ - آیت رجم گم مگر حکم قائم } فیض الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع محمدی لاہور باب الرجم الحبلی من الزنا - مطبع محمدی لاہور صـ ۳۶ و صـ ۳۷ پر ہے۔

حضرت عمر ابن الخطاب جب حج سے واپس مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو ممبر نبوی صلعم پر بیٹھکر فرمایا - ان الله بعث محمدا صلے الله علیہ وآلہ وسلم بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل الله اية الرجم فقرانا ها وعقلنا ها ووعينا ها رجم رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم ورجمنا بعده فاخشى ان طال بالناس زمان ان يقول قائل والله ما نجد اية الرجم في كتاب الله فيضلو بترك فريضة انزل الله والرجم في كتاب الله حق علےٰ من زنى اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البنيه او كان الحبل او الا اعتراف ثم انا كنا نقراء فيما نقراء من كتاب الله الاخره -

ترجمہ - مقرر خدا تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اور اس پر کتاب اتاری - اور آیہ رجم اس چیز میں سے تھی کہ اتاری سو ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھا اور

یاد رکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگسار کیا۔ یعنی زانی کو اور ہم نے بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سنگسار کیا۔ سو میں ڈرتا ہوں۔ اگر لوگوں پر زمانہ دراز ہو جاوے۔ یہ کہ کہنے والا کہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم رجم کی آیت کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ سو گمراہ ہوں خدا تعالےٰ کے فرض کے ترک کرنے سے جس کو خدا تعالےٰ نے اتارا (یعنی آیت مذکورہ میں جسکی تلاوت منسوخ ہوئی اور حکم باقی ہے (مترجم کی یہ رائے ہے صابر) اور سنگسار کرنا خدا تعالیٰ کی کتاب میں حق ہے اس شخص پر جو زنا کرے۔ جبکہ بیاہا ہو یعنے عاقل بالغ ہو نکاح صحیح سے صحبت کی ہو۔ مردوں اور عورتوں سے جبکہ قائم ہوں گواہ ساتھ شرط انکے یا ہو حمل یعنی جس عورت کا خاوند اور مالک کوئی نہ ہو یا اقرار زنا کا اور تکرار اسپر مقرر ہم پڑھتے تھے۔ اس کو اس چیز میں کہ پڑھتے تھے خدا تعالیٰ کی کتاب سے الاخرہ (فیض الباری پ۲۵ صـ ۳۹)

دوم۔ کتاب المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد چہارم صـ ۱۷۹۲ باب حد الزنا میں دیکھو۔

سوم۔ یہی حدیث دیکھو رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ثانی صـ ۲۶۵ سطر ۱۷ مطبع صدیقی لاہور۔

چہارم۔ دیکھو سنن ترمذی جلد اول صـ ۲۴۹ مطبوعہ نولکشور۔

پنجم۔ دیکھو سنن ابوداؤد مترجم صـ ۱۲۱ مطبع صدیقی لاہور

ششم۔ دیکھو کشف المغطا عن کتاب الموطا امام مالک مطبع صدیقی لاہور صـ ۵۳۴ سطر ۳ علاوہ مذکورہ بالا حدیث کے اس کتاب میں الفاظ زیادہ ہیں۔ والذی نفسی بیدہ لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لکتبتہا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ فانا قد قراناہا۔ ترجمہ قسم اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے۔ اگر لوگ یہ نہ کہتے۔ عمر نے بڑھا دیا کتاب اللہ میں۔ تو میں اس آیت کو قرآن میں لکھوا دیتا۔ یعنی محصن مرد اور محصنہ عورت زانی وزانیہ کو سنگسار کرو۔ ہم نے اس کو پڑھا ہے۔

ہفتم۔ دیکھو حدیث آیہ رجم۔ درمنثور سیوطی جلد پنجم صـ ۱۷۹ و صـ ۱۸۰ مطبوعہ مصر۔

نوٹ۔ موجودہ قرآن شریف میں آیت رجم ہرگز نہیں۔ محدثین کہتے ہیں۔ آیت تو موجود نہیں مگر حکم باقی ہے۔ یہ عجب گورکھ دھندا ہے۔ آیت رجم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات حسرت آیات تک پڑھی گئی۔ تو بعد کو کس کے حکم سے منسوخ ہوئی۔ اور اس آیت شریف کا ناسخ یہاں دو بھی یان

کیونکہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کس قرآنی حکم سے سنگسار کرتے رہے جبکہ حکم قرآن میں موجود نہیں تھا (صابر)

(ب) اور منسوخ آیات تو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ مگر آیت رجم و رضاعت نے کیا قصور کیا جو نکال ڈالی گئیں۔ نسخ کی کوئی معقول وجہ بتلاؤ۔ آیات منسوخ التلاوت سے حیثیت کلام الٰہی ہونے کی سلب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا انکی تلاوت پر ثواب کا مترتب ہونا ضروری ہے پھر کیا وجہ ہوئی۔ کہ ایک معتدبہ حصہ قرآن مجید کو منسوخ کر کے ثواب سے محروم کر دینے کے علاوہ فتنہ میں ڈالا گیا۔ جس سے یہ بھی نقصان ہوا کہ چند سورتیں و آیات کے اس طرح پر مرفوع التلاوۃ والکتابت ہو جانے کیوجہ سے ایسی قدر معجزات نظم قرآن کے (فاتوا بسورۃ من مثلہ) ہمارے ہاتھ سے جاتے رہے۔ یہ کہیں نہیں بتایا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی وفات کے عین قبل منسوخ التلاوت حصہ قرآن کو ممتاز طور پر صحابہ پر ظاہر کر دیا تھا (القول الکریم ص۱۵)

تحریف بخاری

عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاهدون فی سبیل اللہ قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ادع لی زیدا ولیجیء باللوح والدواۃ والکتف او الکتف والدواۃ ثم قال اکتب لا یستوی القاعدون وخلف ظهر النبی صلے اللہ علیہ (وآلہ) وسلم عمرو بن ام مکتوم الاعمی قال یارسول اللہ۔ فما تامرنی فانی رجل ضریر البصر فنزلت مکانها لا یستوی القاعدون من المومنین فی سبیل اللہ غیر اولی الضرر۔ (دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب کاتب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پ۲۰ ص۱۲۴ سطر اول) ترجمہ۔ حضرت براء بن عازب نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المومنین الخ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا زید بن ثابت کو بلالا۔ انسے کہہ تختی دوات مونڈھے کی ہڈی لے کر آئیں۔ یا ہڈی یا دوات لیکر آئیں (پھر وہ حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا۔ لکھ لا یستوی القاعدون الخ اس وقت آپ کے پیچھے عمرو بن مکتوم جو اندھے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ میرے باب میں کیا فرماتے ہیں میں تو اندھا آدمی ہوں (جہاد میں جا نہیں سکتا۔ اب مجھکو بھی مجاہدین کا درجہ ملیگا یا نہیں) اس وقت یہ آیت اتری لا یستوی القاعدون من المومنین آخیر تک انتہی

نوٹ:۔ میاں بخاری نے چلتے چلتے قرآن شریف کے برخلاف تحریف ثابت کر دی۔ بخاری میں لفظ اولی الضرر بعد لفظ فی سبیل اللہ ہے مگر موجودہ قرآن میں لفظ المومنین کے بعد غیر اولی الضرر ہے۔

ہے۔ یا تو امام بخاری سچے ہیں یا قرآن شریف محرف ہے۔ الفاظ مقدم موخر ہیں۔ اور اگر قرآن شریف اہلسنت کے نزدیک مکمل و غیر مبدل ہے۔ تو حضرت بخاری صاحب مجرم ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر بہتان وافترا باندھا اور آیت قرآنی کو برخلاف قرآن شریف مقدم و موخر کیا۔ موجودہ قرآن میں اس طرح ہے۔ لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ الخ۔

وماخلق زیادہ ہے } ۴۔ عن ابراھیم قال قدم اصحاب عبد اللہ علی ابی الدرداء فطلبھم فوجدھم فاشاروا الی علقمۃ قال کیف سمعتہ یقرأ۔ واللیل اذا یغشی قال علقمۃ والذکر والانثی قال اشھد انی سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرأ ھکذا وھولاء یریدونی علی ان اقرأ وما خلق الذکر والانثی واللہ لا اتابعھم۔ ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی نے کہا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد (شام کے ملک میں) ابو الدرداء صحابی پاس گئے۔ ابو الدرداء ڈھونڈھ کر انسے ملے۔ اور انسے پوچھا عبد اللہ بن مسعود کی طرح تم میں کونسا شخص قرآن پڑھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔ ابو الدرداء نے کہا کس کو زیادہ یاد ہے۔ انہوں نے علقمہ کی طرف اشارہ کیا۔ ابو الدرداء نے علقمہ سے پوچھا۔ عبد اللہ بن مسعود واللیل کو کس طرح پڑھتے تھے۔ علقمہ نے کہا یوں پڑھتے تھے۔ (والذکر والانثی) ابو الدرداء کہنے لگا۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلعم کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے مگر یہ شام کے ملک والے چاہتے ہیں۔ میں یوں پڑھوں۔ وماخلق الذکر والانثی۔ میں تو خدا کی قسم کبھی اس طرح نہیں پڑھنے کا (دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ پ ۱۴۔ صد ۱۲ کتاب المناقب اور پارہ بیسواں صد ۹۶ و ۹۷۔ کتاب التفسیر واللیل اذا یغشی)

نوٹ۔ دیکھو موجودہ مروجہ قرآن شریف میں وماخلق زیادہ ہے یہ حضرت عثمان کی تحریف لفظی کا ثبوت ہے۔ کیونکہ حضرت ابو الدرداء آنحضرت صلعم کے منہ سے سن چکے تھے۔ اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے۔ پس حضرت عثمان نے اپنی طرف سے یہ الفاظ وماخلق زیادہ جڑ دیئے ہیں۔ اور کلام الٰہی کی تحریف کی ہے۔

ب۔ دیکھو المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور باب ما یتعلق بالقرائت صد ۱۴۱ وصد ۲۴۲ (ج) ترمذی جلد دوم۔ ابواب القراۃ صد ۱۷۱ وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔

۵۔ **موجودہ قرآن میں رھطک منھم المخلصین نہیں ہے** } عن ابن عباس قال لما نزلت

وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین الخ۔ ترجمہ۔ حضرت عبداللہ ابن
عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا جب (سورہ شعرا) کی یہ آیت وانذر عشیرتک
الاقربین ورھطک منھم المخلصین اتری (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور
کتاب التفسیر۔ تفسیر تبت یدا ابی لھب پ۲۰ ربیسواں ص۱۱۴۔

نوٹ:۔ یہ آیت قرآن شریف میں نہیں۔ اس سے کمی ثابت ہوئی۔ قرآنی حکم پیش کیا کہ یہ
آیت منسوخ ہے۔

۶۔ فنزلت تبت یدا ابی لھب وتب ۔ وقد تب ھکذا قراھا الاعمش
یومئذ (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر۔ تبت یدا ابی لھب پ۲۰۔ ص۱۱۵)
نوٹ:۔ اعمش کی قرأت میں "وقد" زیادہ ہے جسکو حضرت عثمان نے چھوڑ دیا۔

۷۔ من المومنین رجال صدقوا۔ ۱۴½ سال بعد ملی۔ ان زید بن ثابت
قال لما نسخنا الصحف فی المصاحف فقدت ایۃ من سورۃ الاحزاب کنت
اسمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرؤھا لم اجدھا مع احد الا مع خزیمۃ
الانصاری الذی جعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شھادتہ شھادۃ رجلین
من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب التفسیر
الاحزاب۔ پارہ انیسواں ص۱۱۱۔

ترجمہ۔ زید بن ثابت نے کہا جب میں نے (حضرت عثمان کی خلافت میں) قرآن کو لکھا
تو سورہ احزاب کی ایک آیت جسکو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا
تھا کسی شخص کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملی صرف خزیمہ بن ثابت انصاری پاس ملی۔ جن کی گواہی
کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کے گواہی کے برابر قرار دیا تھا۔

ب۔ دیکھو صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور (کتاب فضائل القرآن پارہ بیسواں
ص۱۲۳ سطر۶ اور پ۱۱ ص۱۸۶)

نوٹ۔ یہ آیت حضرت عثمان کیوقت ملی۔ اور قرآن شریف میں داخل کر لی گئی۔ اس سے
پہلے خلافت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر میں پورے ۱۴½ سال تک قرآن شریف غیر مکمل رہا۔
ممکن ہو سکتا ہے کہ اور بہت سی آیات نہ ملی ہوں۔ جو مصحف صدیقی اور مصحف عثمانی
سے رہ گئی ہوں۔

۸۔ فی مواسم الحج قرآن میں نہیں ہے۔ عن ابن عباس قال کانت عکاظ ومجنۃ وذو المجاز اسواقاً فی الجاھلیۃ فلما کان الاسلام فکانھم تاثموا فیہ فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم فی مواسم الحج قرأھا ابن عباس۔ ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز جاہلیت کے زمانہ کی بازاریں تھیں جب اسلام کا زمانہ آیا۔ تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا بُرا سمجھا اس وقت سورۂ بقر کی یہ آیت اتری لیس علیکم جناح الاخرہ۔ ابن عباس کی قرأئت ایسی ہی ہے (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب البیوع پارہ آٹھواں صہ ۳۲ سطر ۱۰

نوٹ۔ فی مواسم الحج قرآن شریف سے نکالا گیا ہے اب موجود نہیں۔

ب۔ بخاری پ صہ ۵ کتاب البیوع۔ باب الاسواق التی کانت فی الجاہلیۃ سطر ۱ مطبع احمدی لاہور۔

۹۔ آیہ منسوخ التلاوت کی کمی قرآن شریف سے۔ انس نے کہا۔ جو مسلمان بیر معونہ پر مارے گئے تھے۔ انکے باب میں قرآن کی ایک آیت اتری تھی۔ جنکو ہم ایک مدت تک پڑھتے رہے پھر اس کا پڑھنا موقوف ہوگیا۔ وہ آیت یہ تھی بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ (بخاری مترجم پ ۱۱ صہ ۴۹۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب ۲ الغسل بعد الحرب والغبار۔ مطبع احمدی لاہور۔

نوٹ۔ قرآنی حکم اس آیت کے منسوخ ہونیکا پیش کرو۔

۱۰۔ یطوقونہ ہے یا یطیقون۔ عن عطاء سمع ابن عباس یقرأ وعلی الذین یطوقونہ فدیہ مسکین۔ قال ابن عباس لیست بمنسوخۃ۔ ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ یوں پڑھتے تھے۔ وعلی الذین الاخرہ ابن عباس نے کہا یہ آیت منسوخ نہیں (صحیح بخاری مترجم کتاب التفسیر باب یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام۔ پارہ اٹھارہواں صہ ۵ سطر ۱۔ مطبع احمدی لاہور۔ لفظ یطوقونہ موجودہ قرآن شریف میں نہیں ہے۔ اللہ اور رسولؐ کا حکم پیش کرو کہ صحیح لفظ یوں ہے۔

۱۱۔ عن ابن عمر انہ قرأ فدیۃ طعام مساکین قال ھی منسوخۃ (صحیح بخاری مترجم پ ۱ صہ ۵۹ باب قولہ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ مطبع احمدی لاہور ترجمہ۔ ابن عمر سے انہوں نے یہ آیت یوں پڑھی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مساکین

اور کہا یہ آیت منسوخ ہے۔

نوٹ۔ قرآن شریف موجودہ میں یطوقونہ کے بجائے یطیقونہ ہے اور مساکین کی جگہ لفظ مسکین ہے۔ یہ حضرت عثمان کی سراسر تحریف لفظی ہے۔ اور پوری آیت دونوں روایتوں کے برخلاف ہے۔ وہ یہ ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین۔ اختلاف قرائت پر غور فرماویں۔

۱۴۔ اختلاف قرأت حضرت مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبد قاری نے ان دونوں نے حضرت عمر سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں نے ہشام بن حکم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں سورۂ فرقان پڑھتے سنا۔ میں سنتا رہا دیکھا تو وہ ایسی کئی طرزوں پر پڑھ رہے تھے۔ جن طرزوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ میں تو عین نماز ہی میں ان پر حملہ کرتا۔ مگر خیر نماز سے فراغت تک میں نے صبر کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا میں نے چادر ان کے گلے میں ڈالی۔ ان سے پوچھا یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی ہے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور کس نے۔ میں نے کہا نہیں تم جھوٹے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھ کو یہ سورت اور طرز پر پڑھائی۔ تم اس کے خلاف کیسے پڑھ سکتے ہو۔ آخر میں انکو کھینچتا ہوا لے چلا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سورۂ فرقان کو اور ہی طرز پر پڑھتے ہیں۔ جس طرز پر آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اچھا ہشام کو چھوڑ تو دے۔ پھر فرمایا ہشام پڑھ۔ انہوں نے اسی طرز پر پڑھا جس طرز پر پہلے میں نے انکو پڑھتے سنا تھا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں یہ سورت اسی طرح اتری۔ تو نے صحیح پڑھی۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ عمر اب تو پڑھ۔ میں نے اس طرز پر پڑھی جس طرز پر آپ نے مجھ کو سکھلائی تھی۔ جب میں پڑھ چکا۔ آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اتری ہے۔ تو نے صحیح پڑھی۔ پھر فرمایا دیکھو ان ھذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ۔ یہ قرآن سات محاوروں پر اترا ہے جو محاورہ تم پر آسان ہو اسی طرح پڑھو (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صـ ۱۲۴ او ۱۲۵۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف۔ مطبع احمدی لاہور

نوٹ:۔ یہ حضرت عثمان کا امت محمدیہ پر احسان ہے کہ سات قرأت فرض الٰہی و فعل نبوی

صلعم سے چھڑا کر قرآن شریف کو ایک قرأت پر جمع کرایا۔ اور قرآن شریف کی آسانی کو مٹا دیا۔ اور خلاف سنت کارروائی کی۔ سب آیات قریش کی زبان میں لکھائیں اور سب اگلے نسخے جمع کر کے جلا دیئے۔ اگر نیا نسخہ مصحف عثمانی اگلے نسخوں سے مضمون۔ الفاظ۔ ترتیب۔ تنزیل میں بعینہ برابر اور موافق تھا۔ تو کیا سبب ہے؟ انکو جلا دیا گیا۔

۱۳۔ بے ترتیب پڑھنا۔ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا۔ اور سورۃ کی آخری آیتیں پڑھنا۔ اور ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا۔ اور سورت کی شروع کی آیتیں پڑھنا۔ یہ سب درست ہے۔ ف یعنی مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف مثلاً پہلی رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا۔ دوسری رکعت میں کافرون یا پہلی رکعت میں سورہ آل عمران دوسری رکعت میں سورہ بقرہ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب الاذان۔ باب جمع بین السورتین فی رکعت پ۳ صد ۹۴ سطر ۵ مع حاشیہ)

۱۴۔ یعلی بن امیہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ منبر پر سورہ زخرف کی اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ ونادوا یامالک۔ سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ہے ونادوا یامال (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب اذا قال احدکم آمین۔ پ۱۳ صد ۸۱ سطر ۴۔ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ دو صحابیوں کی قرأت کا آپس میں اختلاف ہے۔ فرمایئے ان دونوں میں سچا کون ہے۔ اور الہامی قرأت کیا ہے۔

۱۵۔ اختلاف قرأت۔ نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں بھی پڑھا ہے۔ کذب اصحاب الئیکۃ المرسلین۔ اور مشہور قرأت اصحاب الایکہ ہے۔ حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب بدء الخلق پ۱۳ صد ۹۵)

۱۶۔ اختلاف قرأت۔ حضرت عمر کی قرأت یوں تھی غیر المغضوب علیھم وغیر الضالین حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ۱۸ صد ۴۳۔ کتاب التفسیر۔ سورہ البقرہ ابو بکس کی قرأت صحیح ہے۔ تفسیر در منثور۔ جلد اوّل مطبوعہ مصر صد ۱۵ سطر ۳۵

۱۷۔ ابن عمر نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قواما۔ اور مشہور قرأت میں قیاما ہے (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر پ۱۸ صد ۹۶۔ مطبع احمدی لاہور)*

۱۸- آیت متعہ - ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن میں یوں پڑھا ہے فما استمتعتم منہن الی اجل مسمی جس سے صراحتاً متعہ کی حلت ثابت ہوتی ہے (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب التفسیر پ ۱۸ ص ۱۱ مطبع احمدی لاہور) موجودہ قرآن شریف میں الی اجل مسمی نہیں۔ اگر یہ آیت منسوخ ہے تو اس کا ناسخ بتلاؤ۔ (در منثور سیوطی جلد ۲ ص ۱۴۰)

۱۹- فاتبعہم حسن قاری کی قرأت ہے اور واتبعہم مشہور قرأت ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورہ یونس پ ۱۹ ص ۱۹ مطبع احمدی لاہور)

۲۰- واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا۔ اور ابن عباس کی قرأت بکسر میم ہے (ایضاً پ ۱۹ ص ۴۳)

۲۱- تحریف القرآن۔ سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس یوں پڑھتے وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصباً۔ وکان یقرا۔ و اما الغلام فکان کافراً وکان ابواہ مومنین (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ پ ۱۹ ص ۵۵۔ سطر ۹۔ کتاب التفسیر سورۃ الکہف۔ باب واذ قال موسی لفتٰہ الاخرہ۔

نوٹ موجودہ قرآن شریف میں امامہم صالحۃ۔ کافراً کے الفاظ نہیں صاف تحریف کی گئی ہے قرآنی حکم پیش کرو۔

ب- سنن ترمذی مترجم جلد دوم مطبع نولکشور ص ۳۹۴۔ وقال ہذا حدیث حسن صحیح۔

۲۲- قرآن شریف میں وکان وراءہم ہے اور ابن عباس نے وکان امامہم ملک پڑھا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۱۹۔ ص ۵۵)

۲۳- ابن عباس نے کہا ابصر بہم واسمع ہے اور قرآن شریف میں اسمع بہم وابصر ہے (ایضاً کتاب التفسیر۔ سورۃ کھیعص پ ۱۹ ص ۶۳)

۲۴- ابن ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ وہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ اذ تلقونہ بالسنتکم بہ کسر لام اور تخفیف قاف اور مشہور قرأت تلقونہ بہ تشدید قاف اور فتحہ لام ہے (تیسیر الباری۔ ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ النور۔ باب اذ تلقونہ بالسنتکم پ ۱۹ ص ۸۹ مطبع احمدی لاہور)

۲۵- عبداللہ بن مسعود نے وقیلہ یارب کے بدل یوں پڑھا ہے۔ وقال الرسول یارب (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ حم الزخرف پ ۲۰ ص ۱۰۱۔ سطر ۱۱ مطبع احمدی

لاہور۔ بولو السامی قرائت کونسی صحیح ہے

۲۶۔ سورہ توبہ یا فاضحہ۔ سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سورہ برات کو سورہ توبہ کہا۔ انہوں نے کہا یہ سورہ توبہ کی ہے یا فضیحت کرنے والی (الفاضحۃ) اس سورت میں ابر ہی اترتے رہا بعضے لوگ ایسے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورت کسی کا ذکر نہیں چھوڑنے کی الاخرہ (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور کتاب التفسیر۔ سورۃ الحشر۔ پ ۲۰ صفحہ ۵۰-۵۱)

۲۷۔ ب۔ تفسیر در منثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۰۸ سطر ۷ ایسی ہے کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ۔ طبرانی۔ ابو الشیخ حاکم اور ابن مردویہ محدثین اہلسنت نے حذیفہ سے قال التی تسمون سورۃ التوبہ ھی سورۃ العذاب واللہ ماترکنا احداً الا نالت منہ ولا تقرؤن منھا مما کنا نقرء الا ربعھا۔ انتہی بلفظہ۔ یعنے جس سورہ کو تم توبہ کے نام سے یاد کرتے ہو وہ درحقیقت سورۂ عذاب ہے۔ خدا کی قسم ہم صحابہ میں سے ایک بھی ایسا نہیں چھوٹا جسکے متعلق کوئی نہ کوئی عذاب کی آیت نہ آئی ہو۔ اور تم اس سورہ توبہ میں نہیں پڑھتے ہو۔ جو کچھ کہ ہم پڑھا کرتے تھے۔ مگر اس کا چوتھا حصہ۔ نوٹ باقی سورت کیا ہوئی۔

۲۸۔ ج۔ در منثور سیوطی صفحہ ۲۰۸ سطر ۲۳ مطبوعہ مصر جلد سوم پر ہے۔ اخراج کیا ہے۔ ابو الشیخ سے اس نے کہا۔ قال عمر فراغ من تنزیل براۃ حتی ظننا انہ لم یبق فینا احداً الا ینزل فیہ وکانت تسمی الفاضحۃ انتہی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ سورہ برات کے نازل ہونے پر ہم نے گمان کیا۔ کہ ہم صحابہ میں کوئی بھی ایسا صحابی باقی نہیں رہے گا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی فضیحت نازل نہ ہو اور اسی لیئے اس سورہ کا نام فاضحہ ہے۔

نوٹ۔ مگر موجودہ قرآن شریف میں فضیحت صحابہ کا ذکر نہیں۔

۲۹۔ حضرت عمر نے الحی القیوم کو الحی القیام پڑھا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورہ نوح انا ارسلنا پ ۲۰ صفحہ ۶۷۔ مطبع احمدی لاہور)

نوٹ۔ فرمائیے اصلی تنزیل کیا ہے۔ اور کیوں فرق ہے۔

۳۰۔ معوذتین۔ حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے۔ کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا۔ ابو المنذر (یہ ابی کی کنیت ہے) تمہارے بھائی عبداللہ ابن مسعود ایسا ایسا کہتے ہیں۔ کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا مجھے جبرئیل کی زبان پر یوں کہا گیا۔ اب اگر میں نے کہا تو ہم وہی کہتے ہیں جو آنحضرت صلعم نے فرمایا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر قل اعوذ برب الناس۔ پ ۲۰ صـ ۱۱۸ او ۱۱۱)

نوٹ۔ ابی نے گول گول جواب دیا صاف نہیں کہا۔ کہ یہ سورتیں قرآن میں داخل ہیں۔ یا نہیں۔ (حاشیہ ایضاً صـ ۱۱۱۔ از مولوی وحید الزمان نواب صاحب محدث حیدرآبادی)

ب۔ عبداللہ بن مسعود ان دونوں سورتوں کو قرآن میں داخل نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ کوئی مصحف میں لکھتا۔ تو چھیل ڈالتے۔ وہ کہتے یہ دونوں سورتیں صرف اس لئے اتری ہیں۔ کہ لوگ بطور تعویذ کے پڑھا کریں۔ اور جن لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود سے یہ روایت صحیح نہیں انہوں نے غلطی کی ہے (حاشیہ ایضاً)

ج۔ تفسیر در منثور جلد ۶ مطبوعہ مصر صـ ۴۱۶ سطر ۳ میں علامہ جلال الدین سیوطی سنی لکھتا ہے کہ احمد۔ بزاز۔ طبرانی۔ ابن مردویہ نے ابن عباس اور ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ انہ کان یحك المعوذتین من المصحف ویقول لا تخلطوا القرآن بما لیس منه انهما لیستا من کتاب الله۔ انتھی۔ ترجمہ ابن مسعود تین (قل اعوذ برب الفلق۔ اور قل اعوذ برب الناس) قرآن سے کاٹ دیتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ قرآن میں غیر قرآن کو گڈ مڈ نہ کرو۔ یہ دونوں سورتیں کتاب خدا میں داخل نہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان مصری صـ ۶۷ سطر ۵) و نوع تاسع عشر صـ ۱۸۲)

د۔ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر صـ ۱۶۹ سطر ۷ میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں۔ نقل فی الکتاب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ من القرآن وکان ینکر کون معوذتین من القرآن انتھی بلفظہ۔ ترجمہ۔ پرانی کتابوں میں روایت ہے۔ کہ ابن مسعود سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کے داخل قرآن ہونے سے انکار کرتا تھا (از موعظہ تحریف قرآن)

نوٹ۔ اہلحدیث دوستو۔ ایڈیٹر النجم اور ملا ملتانی کی پارٹی والو اور شیعوں پر معترض ہونیوالو غور کرو۔ تمہاری صحیح بخاری زینت المساری۔ در منثور سیوطی اور کبیر رازی سنیوں کی مسلمہ کتابیں صاف ثابت کر رہی ہیں۔ کہ نہ تو سورہ فاتحہ قرآن سے اور نہ ہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس حالانکہ یہ موجودہ قرآن شریف میں موجود ہیں۔ بولو! قرآن میں زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ۰

۳۱- دو سورتیں گم ہیں۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ثالث مطبع صدیقی لاہور۔ باب کراہیۃ الحرص علی الدنیا صفحہ ۱۰۲ پر ہے۔ ابوالاسود نے کہا ابو موسٰے اشعری نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا۔ وہ سب تین سو قاری انکے پاس آئے۔ اور انہوں نے قرآن پڑہا۔ اور ابو موسٰے نے انسے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گذر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جاویں۔ جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے۔ اور ہم ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے۔ جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برأت کے برابر تھی۔ پھر میں اُسے بھول گیا۔ مگر اتنی بات یاد ہے۔ لو کان لابن اٰدم وادیان من مال لا تبغی وادیاً ثالثاً ولا یملاء جوف ابن اٰدم الا التراب۔ اور ہم ایک سورۃ اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں کی ایک سورۃ کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا۔ مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنولم تقولون مالا تفعلون۔ فتکتب شھادۃ فی اعناقکم فتسئلون عنھا یوم القیامۃ (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد سوم صفحہ ۱۰۲ مطبع صدیقی لاہور) اہلحدیث دوستو مطلع صاف ہے۔ تحریف القرآن ظاہر ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ موجودہ قرآن شریف سے یہ دو بڑی سورتیں نکال ڈالی گئیں۔ یہ جامع القرآن کی صریح تحریف ہے۔ کہ قرآن شریف کو مکمل جمع نہ کیا۔ جب اہلحدیث و اہلسنت کے ہاں قرآن غیر مکمل و ناقص ہے۔ تو انکا ایمان بالقرآن بھی ناقص رہا۔

۳۲- یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن میں تحریف لفظی ہے۔ قرآن موجودہ میں لعدتھن ہے۔ دیکھو صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۵۱۹ کتاب الطلاق۔

ب- دیکھو سنن نسائی مترجم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور۔ کتاب الطلاق صفحہ ۱۰۷

۳۳- صلوٰۃ العصر نہیں ہے۔ ابی یونس غلام۔ بی بی عائشہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک قرآن ہمیں لکھ دو۔ اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علے الصلوات۔ تو مجھے خبر دو۔ پھر جب میں وہاں تک پہنچا۔ میں نے انکو خبر دی۔ انہوں نے مجھے بتلایا۔ کہ یوں لکھو۔ حافظوا علے الصلوات والصلوۃ الوسطی۔ و صلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین۔ اور فرمایا کہ ایسا ہی سنا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد دوم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۶۹۹۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب التغلیظ فی تفویتہ صلوٰۃ العصر)

نوٹ ۔ موجودہ قرآن شریف میں صلوات العصر نہیں ہے ۔ اگر یہ منسوخ ہو چکا ہے ۔ تو قرآن شریف میں ہونا چاہئے ۔ جہاں اور منسوخ آیات قرآن شریف میں اب تک موجود ہیں ۔ اور پڑھی جاتی ہیں ۔ اگر صلواۃ العصر منسوخ التلاوۃ ہے ۔ تو اس سے صاف ثابت ہوا کہ تمام قرآن شریف منزل من اللہ خلیفہ سوم حضرت عثمان نے جمع نہیں کرایا ۔ اور قرآنی حکم پیش کرو کہ صلواۃ العصر منسوخ ہے ۔

ب ۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد اول صفحہ ۳۰۲ سطر ۱۲ مطبوعہ مصر ۔ بروایت مالک ۔ ابو عبیدہ عبد بن حمید ۔ ابو یعلی ۔ ابن جریر ۔

ج ۔ دیکھو ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم مطبع نولکشور ۔ ابواب تفسیر القرآن ۔ سورہ بقر صفحہ ۳۳۴ ہذا حدیث حسن صحیح ۔

۳۴ ۔ انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ۔ یہ آیت قرآن شریف میں اس طرح ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین پ ۲۷ الذاریات ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ۔ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے ۔ ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم ۔ ابواب فضائل القرآن صفحہ ۳۱۷ مطبع نولکشور ۔

ب ۔ دیکھو یہی حدیث سنن ابوداؤد مترجم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۱۱۳ سطر ۱۰ آخر کتاب الحروف والقرائۃ ۔

ج ۔ دیکھو درمنثور سیوطی جلد ششم مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۶ سطر ۲ ۔ بحوالہ احمد ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی نسائی ۔ ابن الانباری ۔ ابن حبان ۔ حاکم مع التصحیح ۔ ابن مردویہ اور بیہقی ۔

نوٹ ۔ اس میں تحریف لفظی ثابت ہوئی ۔ اور جامع قرآن کا تصرف بے جا ۔

۳۵ ۔ قرآن میں جامع قرآن کی رائے ۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا ۔ کس چیز نے تم کو برانگیختہ کیا ۔ کہ تم نے سورہ انفال کیطرف حالانکہ وہ مثانی سے ہے اور سورہ برات کیطرف حالانکہ وہ مئین سے ہے ۔ کہ تم نے ان دونوں کو ملا دیا ہے اور تم نے ان دونوں کے بین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی نہیں لکھی ۔ اور تم نے اسکو سات لمبی سورتوں میں لکھ دیا ہے ۔ کس چیز نے تم کو اسپر برانگیختہ کیا ۔ پس حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زمانہ گذرتا تھا ۔ اس حالت میں کہ

آپ پر کئی سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں۔ سو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی۔ تو کسی ایسے شخص کو بلاتے۔ جو اسکو لکھتا ہوتا اور فرماتے ان آیتوں کو فلانی سورت میں جس میں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھدو۔ اور جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی۔ تو فرماتے۔ اس آیت کو فلانی سورت میں جس میں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھدو۔ اور انفال پہلی سورتوں سے ہی جو مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ اور برات آخر قرآن سے ہے۔ اور اس کا قصہ اس کے قصہ سے ملتا ہے۔ سو میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے اور رسول اللہ فوت ہو گئے اور ہمارے لئے یہ بیان نہ فرمایا۔ کہ یہ اس سے ہے۔ اسی سبب سے میں نے ان دونوں میں نزدیکی کی ہے اور انکے درمیان سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی نہیں لکھی۔ اور رکھدیا۔ اس کو سات لمبی سورتوں میں یہ حدیث حسن ہے (ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم مطبع نول کشور۔ تفسیر سورہ توبہ۔ ابواب تفسیر القرآن صفحہ ۳۶۸ و ۳۶۹

ب۔ یہی روایت دیکھو سنن ابو داؤد مطبع صدیقی لاہور۔ صفحہ ۱۹۵)

ج۔ مشکوٰۃ۔ باب فضائل القرآن صفحہ ۳۲ جلد دوم حدیث آخیری)

۳۶۔ دوم۔ تفسیر اتقان و در منثور وغیرہ تفاسیر سے ثبوت تحریف القرآن۔

نقصان قرآن۔ تفسیر اتقان مطبع احمدی صفحہ ۳۱۶ سطر ۹ مطبوعہ مصر جزو ثانی صفحہ ۲۵ پر علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ قال ابو عبیدہ حدثنا اسمٰعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال لا یقولن احد کم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذھب منہ قرآن کثیراً ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظھر انتھی بلفظہ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے پورا قرآن پا لیا۔ کیونکہ اس کو کیا معلوم ہے کہ کل قرآن کتنا تھا۔ قرآن کا زیادہ حصہ تو جاتا رہا۔ البتہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ میں نے اس قدر حاصل کر لیا ہے۔ جتنا ظاہر اور موجود ہے۔

ب۔ ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ مقصد اوّل صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۲۔ وانھا ذھبت فی قرآن کثیر ذھب مع محمدؐ۔ قرآن کا بہت سا حصہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کیساتھ چلا گیا۔

نوٹ۔ کیوں صاحب اب بھی آپ کا دعوے سچا ہے۔ کہ قرآن شریف مذہب سنی میں مکمل ہے۔

۳۷۔ تفسیر اتقان صفحہ ۳۱۶ سطر ۱۱ میں علامہ سیوطی نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے

عن عائشہ قالت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمان النبی صلعم مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم تقدر منہا الا ماھو الآن - انتہی بلفظہ تفسیر درمنثور مطبوعہ مصر جلد پنجم صہ ۱۸۰ سطر ۲۳ میں بھی عیناً یہ روایت مرقوم ہے - یعنی جناب بی بی عائشہ نے فرمایا ہے کہ سورہ احزاب اپنے جناب نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پوری دو سو آیتیں تلاوت کی جاتی تھیں - لیکن حضرت عثمان نے قرآن لکھتے وقت صرف اس قدر آیتیں سورہ احزاب میں لکھی ہیں - جو اسوقت قرآن میں موجود ہیں - اتقان مصری صہ ۲۵)

۳۸ - تفسیر اتقان امام سیوطی صہ ۳۱۶ احمدی سطر ۱۳ میں زرین بن حبیش سے نقل کیا گیا ہے - قال قال لی ابی بن کعب کاین تعد سورۃ الاحزاب قلت اثنتین وسبعین آیۃ او ثلاثاً وسبعین آیۃ قال ان کانت لتعدل سورۃ البقر - وان کنا لنقرأ فیہا آیۃ الرجم قلت وما آیۃ الرجم قال اذا زنا الشیخ والشیخۃ فارجموھما البتۃ نکالاً من اللہ واللہ عزیز حکیم (اتقان مصری جلد دوم صہ ۲۵ سطر ۱۳)

یعنے زرین ابن حبیش نے کہا ہے - کہ ابی بن کعب نے مجھ سے کہا کہ سورہ احزاب کی تم کتنی آیتیں شمار کرتے ہو - میں نے کہا - بہتر یا تہتر آیتیں - ابی کعب نے کہا - اگر یہ سورت پوری رہنے دی جاتی - تو سورہ بقر کے برابر ہوتی - اور اس میں آیت رجم ہم پڑھتے تھے الاخرہ -

۳۹ - تفسیر اتقان - مطبوعہ احمدی نوع ۴۷ صہ ۳۱۶ سطر ۲۰ میں ہے کہ حمیدہ بنت ابی یونس نے کہا کہ ابی نے ۸۰ برس کی عمر میں مجھے آیت پڑھکر سنائی - کہ مصحف عائشہ میں یوں ہے - ان اللہ وملائکتہ یصلون علے النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قال قبل ان یغیر عثمان المصاحف - انتہی بلفظہ (اتقان مصری جلد دوم صہ ۲۵ سطر ۲۰)

یعنے اس آیت صلوٰت علی النبی میں وسلموا تسلیما کے بعد وعلی الذین یصلون الصفوف الاول کی عبارت قرآن میں حضرت عثمان کے تغیر و تبدل کرنے سے پہلے موجود تھی -

نوٹ - فرمایئے تحریف القرآن ثابت ہے یا نہیں -

۴۰ - آیت مال - اس قرآن میں موجود نہیں - تفسیر اتقان مطبوعہ مطبع احمدی نوع ۴۷ صہ ۳۱۶ سطر آخری میں مرقوم ہے - کہ عبد بن صالح نے ہشام بن سعید سے اور اس نے

زید بن اسلم اور اُس نے عطا بن یسار سے اور اس نے ابی واقد لیثی سے روایت کی ہے۔

قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا اوحی الیہ اتیناہ فعلمنا مما اوحی الیہ قال مجئت ذات یوم فقال ان اللہ یقول انا انزلنا المال لاقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ ولو ان لابن ادم وادیا من ذھب لاحب ان یکون الیہ الثانی ولو کان لہ الثانی لاحب ان یکون الیھا الثالث ولا یملاء ابن ادم الا التراب و یتوب اللہ علے من تاب انتھی بلفظہ۔ ابی واقد لیثی نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی۔ تو ہم انکی خدمت میں حاضر ہوتے۔ پس حضور صلعم وہ وحی ہمیں تعلیم دیا کرتے۔ واقد لیثی نے کہا حسب معمول ایکروز جب میں پیغمبر خدا صلعم کے پاس گیا۔ تو یہ خط کشیدہ آیت پیغمبر خدا صلعم نے پڑھکر سنائی۔ اور فرمایا کہ خدا تعالی ایسا فرماتا ہے۔ اتقان مصری صہ ۳۵ درمنثور جلد ۶ صہ ۳۷۸)

۱۴۱۔ آئت جاہدو میں تحریف۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷، صہ ۳۱۷ مصری صہ ۲۶ سطر ۱۴ میں قوم ہے۔ مسور بن مخرمہ سے روائت ہے کہ وہ کہتا تھا۔ قال عمر لعبد الرحمٰن بن عوف الم تجد فیما انزل علینا ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ فانا لا نجدھا قال اسقطت فیما اسقط من القراٰن۔ انتھی بلفظہ یعنے حضرت عمر نے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا کہ آئت ان جاھدو کما جاھدتم اول مرہ کو کیا تو بھی نہیں پاتا۔ پس ہم نے تو بہت تلاش کی کہیں اس کا پتہ نہ ملا۔ عبد الرحمن نے کہا۔ کہ یہ آئت بھی نکل گئی۔ انہی آیتوں کیساتھ جو قرآن سے ساقط ہوئیں۔

ب۔ حضرت عمر ابن الخطاب اس آیت کو یوں پڑھتے تھے اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعہ فامضوا الی ذکر اللہ (موطا مترجم مطبع صدیقی لاہور صہ ۴۲ سطر ۷) قرآن میں فاسعوا ہے۔

۱۴۲۔ تفسیر اتقان مطبوعہ احمدی نوع ۴۷، صہ ۳۱۷ سطر ۱۷ میں ہے۔ ابی سفیان کلاعی سے روائت ہے۔ ان مسلمۃ بن مخلد الانصاری قال لھم ذات یوم اخبرونی بآیتین من القراٰن لم یکتبتا فی المصحف قال یخبروہ وعندھم ابو الکنود سعد بن مالک فقال مسلمۃ۔ ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم الا ابشروا انتم المفلحون۔ والذین آووھم

ونصروهم وجادلوا عنهم القوم الذين غضب الله عليهم اولئك لا تعلم
نفس ما اخفی لهم من قرة اعين جزاء بما كانو يعملون۔ ابجروز مسلمہ بن مخلد
الانصاری نے انسے کہا کہ مجھے قرآن مجید کی وہ دو آیتیں بتاؤ جو مصحف میں مکتوب نہیں ہوئی
ہیں۔ پس کسی نے انکو نہ بتلائیں۔ انکے پاس ابو الکنود سعد بن مالک بیٹھا ہوا تھا پس مسلمہ انصاری
نے یہ (خط کشیدہ) دونوں آیتیں پڑھکر سنائیں (اتقان مصری ص۲۶ دیکھو۔

نوٹ۔ یہ خط کشیدہ دونوں آیتیں موجودہ قرآن میں نہیں ہیں۔ سراسر تحریف ہے۔

۴۳۔ تفسیر درمنثور سیوطی مطبوعہ مصر جلد دوم ص۲۹۸ سطر۱۰ میں علامہ جلال الدین
سیوطی لکھتا ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ میں ہم صحابہ اس
آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔ یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان
علیاً مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته (پ۶۔ ع ۱۴) مگر موجودہ
قرآن شریف میں سے ان علیاً مولی المومنین دیدہ ودانستہ نکالدیا گیا ہے تاکہ جناب
امیر کی خلافت بلافصل نص قطعی ثابت نہ ہو۔

۴۴۔ قرآن شریف میں کتابت کی غلطی۔ ہشام بن عروہ سے اس کے
باپ نے کہا۔ کہ میں نے ان آیات۔ ان الذین آمنوا والذین هادوا۔ والصابئون
اور آیت والمقیمین الصلوٰة والموتون الزکوٰة۔ اور آیت وان هذان لساحران
کی غلطی کی بابت بی بی عائشہ سے سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اے فرزند یہ کاتبوں کی خطا
ہے۔ اور انہوں نے قرآن میں غلط لکھدیا ہے (تفسیر درمنثور سیوطی جلد۲ ص۲۴۶ سطر۱۵

۴۵ تفسیر درمنثور سیوطی جلد۲ ص۲۴۶ سطر۲۲ مطبوعہ مصر پر ہے کہ ابو داؤد نے
قتادہ سے روایت کی ہے۔ ان عثمان لما دفع الیه المصحف قال ان فیه لحنا وستقیمه
العرب بالسنتها۔ انتہی بلفظہ۔ جب حضرت عثمان کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ تو کہنے لگے
کہ اس میں غلطیاں ہیں لیکن عرب خود اپنی زبانکے موافق درست کر لیں گے۔ تفسیر کبیر جلد۶
ص۶۹ تفسیر معالم التنزیل ص۵۷۹)

۴۶۔ کاتب وحی کی شرارت۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح فتح مکہ معظمہ سے پہلے
اسلام لایا اور ہجرت کی اور کاتب وحی تھا۔ پھر وہ اسلام سے پھر گیا اور مکہ معظمہ کے قریشیوں
کیطرف چلا گیا۔ فقال لهم انی کنت احرف محمدا حیث ارید کان یملی علی عزیز حکیم

حکیم فاقول او علیم حکیم۔ فیقول نعم کل صواب فلما کان یوم الفتح امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بقتلہ الخ (استیعاب جلد اول)

ترجمہ۔ عبداللہ نے قریشیوں کو کہا کہ میں حضرت محمد کو جس طرح چاہتا پھیر لیتا۔ وہ مجھ کو عزیز حکیم لکھاتے میں کہتا کیا علیم حکیم لکھوں وہ فرماتے ہاں سب ٹھیک ہے۔ جب فتح مکہ کا روز آیا۔ تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ مگر وہ بھاگ کر اپنے رضائی بھائی حضرت عثمان کے پاس جا رہا اور پناہ لی۔ حضرت عثمان کی خلافت میں یہ حاکم بنایا گیا۔

نوٹ۔ یہ واقعہ قرآن شریف کو زیادہ مشکوک کرتا ہے کہ عبداللہ کاتب وحی نے قرآن شریف میں کیا کیا تحریف کی ہوگی۔ جسکو جناب رسول اللہ صلعم قتل کرنا چاہیں۔ اس کو حضرت عثمان پناہ دیں اور حاکم بنائیں جناب عثمان نے خلاف حکم رسول مقبول صلعم مروان راندہ درگاہ رسالت پناہی کو بھی اپنا وزیر اعظم بنا لیا تھا۔

ب۔ دیکھو واقعہ عبداللہ ابن سعد استیعاب جلد اول صفحہ ۳۷۵ و صفحہ ۳۷۶ بر حاشیہ اصحابہ فی تمیز الصحابہ مطبوعہ مصر (کتب خانہ مولوی و حکیم امیر الدین صاحب)

ج۔ روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۲۹۰ مطبع انوار محمدی لکھنؤ۔

د۔ خصائص الکبریٰ علامہ سیوطی جلد دوم صفحہ ۷ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن (کتب خانہ مولوی امیر الدین صاحب)

۴۷۔ دوم۔ تفسیر حسینی فارسی پ ۷۔ الانعام۔ آخری پاؤ ع ۱۳ قولہ تعالےٰ ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ۔ گویندہ این سخن عبداللہ بن سعد است کہ کاتب دیوان نبوت بود روزیکہ آیۃ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین مینوشت وتقلب اطوار او از علقہ و مضغہ و عظم و لحم ملاحظہ کرد۔ و بعد ازاں کہ کلمات ثم انشاناہ خلقاً آخر شنید از روئے تعجب بزبانش جاری شد کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت بنویس کہ ہم چنین نازل شدہ عبداللہ در شک افتاد و مرتد گشت و گفت اگر محمد صادق است پس بر من ہم وحی فرود می آید چنانچہ بروی می آید و اگر کاذب است من ہم گفتم چنانچہ او میگوید انتہی بلفظہ

ب۔ تفسیر قادری اردو ترجمہ حسینی جلد اول [illegible]

ج ۔تفسیر کبیر فخر الدین رازی الجز والرابع مطبوعہ مصر ص۹۴ سطر ۱۶ طبع ثانیہ زیر تحت آیہ دیکھو۔

د۔ تفسیر مدارک جلد دوم مطبوعہ مصر ص۱۱ تحت آیہ مذکورہ دیکھو۔

ھ۔ کمالین بر حاشیہ جلالین ص۱۱۸ مطبوعہ جیون پرکاش دہلی ۔تحت آیہ مذکورہ دیکھو

نوٹ:۔ یہ قصہ عموماً تمام تفاسیر اہلسنت و الجماعت میں ہے اور قرآن شریف کی تحریف اور غیر الہامی کتاب ہونیکے واسطے کافی ثبوت ہے کہ عبداللہ بن سعد ابن سرح اصحاب النبی مہاجر اور کاتب الوحی تھا جو کچھ چاہتا تھا اپنی مرضی کے موافق قرآن شریف میں الفاظ جڑ دیتا اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے سب ٹھیک ہے اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کی آیت عبداللہ بن سعد کی زبانی ہے چونکہ زیادہ فصیح تھا اسیکو رہنے دیا گیا اور اس کلمہ کیساتھ وحی نے مطابقت کی۔ تو اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ انسانی کلام بھی کلام الٰہی میں بروائیت سنیہ شامل ہے۔ دیکھئے اب فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت و الجماعت اس اعتراض کے جواب میں کیا ہاتھ پاؤں مارتا ہے (صابر)

۴۸۔ سورہ برات کا بہت حصہ گم ہے ۔عن مالک ان اولہا لما سقط سقط معہ البملۃ فقد ثبت انہا کانت تعدل البقرۃ الطولہا (اتقان سیوطی مطبوعہ مصر جلد اول ص۶۵) ترجمہ ۔مالک سے روایت ہے ۔سورہ برات کا اول جبکہ ساقط کیا گیا۔ وہ بسم اللہ کیساتھ ساقط کیا گیا۔ اور یہ ثابت ہے۔ کہ سورہ برات سورہ بقرہ کے برابر طویل تھی۔

۴۹۔ عن عبد اللہ بن زائر الغافقی قال قال لی عبد الملک بن مروان لقد علمت ما حملک علی حب ابی تراب الا انک۔ اعرابی جاف فقلت واللہ لقد جمعت القرآن من قبل ان یجتمع ابواک۔ ولقد علمنی منہ علی ابن ابیطالب سورتین علمہما ایاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ما علمتہما انت ولا ابوک اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک و نخلع ونترک الاخرہ (اتقان سیوطی جلد اول ص۶۷) ترجمہ ۔عبداللہ بن زبیر الغافقی سے روایت ہے ۔ اس نے کہا کہ مجھ کو عبدالملک بن مروان نے کہا تو نے جانا کہ تجھ کو جناب علی علیہ السلام ابوتراب کی محبت سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ تو وہی جاٹ گنوار ہی رہا۔ میں نے اسکو اللہ کی قسم میں نے قرآن شریف کو یاد کیا۔ اس سے پہلے کہ تیرے باپ دادا نے پڑھا اور مجھ کو جناب

علی علیہ السلام نے دو سورتیں سکھائی ہیں۔ جو انکو جناب رسول اللہ صلعم نے پڑھائیں۔ اور انکو تیرے باپ دادا اور تو نے نہیں پڑھائیں۔ اللھم انا نستعینک الاخرہ

نوٹ:۔ یہ سورتیں اب موجودہ قرآن شریف میں نہیں۔ بلکہ بطور دعا کے قنوت میں حنفی مسلمان پڑھتے ہیں۔

۵۰۔ کنز العمال صنہ۲۸۶ جلد ا۔ کتاب الاذکار میں ہے۔ عن الحسن ان عمر بن الخطاب سال عن ایتہ من کتاب اللہ فقیل کانت مع فلان وقتل یوم الیمامہ فقال انا اللہ۔ ترجمہ حسن سے روایت ہے۔ کہ عمر بن خطاب نے کتاب خدا کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو کہا گیا۔ کہ وہ فلاں شخص کے پاس تھی۔ اور جنگ یمامہ میں قتل ہو گیا۔ تو حضرت عمر نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

نوٹ۔ گویا اسیکو آیت یاد تھی۔ وہ مارا گیا۔ تو اس کیساتھ آیت بھی ماری گئی۔ بولو قرآن شریف میں نقصان ہوا یا نہ۔

۵۱۔ کنز العمال جلد اول صنہ۲۸۶۔ کتاب الاذکار میں ہے۔ عن عثمان انہ قراء ولتکن منکم امتہ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویستعینون اللہ علی ما اصابھم واولئک ھم المفلحون۔ حضرت عثمان سے روایت ہے کہ انہوں نے ولتکن منکم الخ کو پڑھا۔

نوٹ۔ مگر ویستعینون اللہ علی ما اصابھم قرآن میں موجود نہیں۔ حضرت عثمان خود ہی پڑھتے ہیں اور خود ہی جمع قرآن کیوقت نہیں لکھاتے۔ اس سے بڑھکر حضرت عثمان کی تحریف القرآن کا اور کیا ثبوت چاہتے ہو۔

۵۲۔ سورہ احزاب کم ہے۔ اخرج البخاری فی تاریخ عن حذیفہ قال قراءۃ سورۃ الاحزاب عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم فنسیت سبعین ایہ فما وجدتھا (تفسیر در منثور سیوطی جلد پنجم صنہ۱۸۱) ترجمہ۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں حذیفہ سے روائت کی ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے سورہ احزاب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھا تھا لیکن اس کی ستر آیتیں بھول گئیں۔ پس وہ مجھ کو پھر نہ ملیں۔

۵۳۔ اخرج بن الضریس عن عکرمہ قال کان سورۃ الاحزاب مثل سورۃ البقرہ والطول وکان فیھا ایتہ الرجم (در منثور علامہ سیوطی جلد پنجم

صنا ۱۸۰ا ترجمہ ابن الضریس نے عکرمہ سے روائت کی ہے۔ کہ سورہ الاحزاب سورۃ بقر کے برابر یا اس سے بھی بڑا تھا۔ اور اسی میں آیۂ رجم بھی تھی۔

نوٹ۔ بولو سنی صاحبان اب وہ سورتیں کہاں ہیں۔ کس نے منسوخ کیں۔ اور انکا ناسخ کون سورتیں ہیں۔ اور قرآن میں کمی ثابت ہوئی یا نہ۔

۵۴۔ آیہ رجم۔ اخرج ابن الضریس عن زید بن اسلم ان عمر ابن الخطاب خطب الناس فقال لا تشکوا فی الرجم فانہ حق قد رجم رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم ورجم ابوبکر ورجمت فلقد هممت ان اکتب فی المصحف فسالت ابی بن کعب عن اٰیۃ الرجم فقال ابی الست اتیتنی وانا استقرئہ اٰیۃ الرجم وھم یتسافدون تسافد الحمر (درمنثور جلد ۵ صنا ۱۸۰) ترجمہ۔ ابن ضریس نے زید بن اسلم سے روائت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب نے لوگوں سے خطبہ میں کہا۔ کہ تم لوگ رجم کی بابت شک کرو۔ کیونکہ وہ حق ہے۔ رسولخدا صلعم نے سنگسار کیا۔ بعد ابوبکر نے بھی سنگسار کیا۔ اور میں نے بھی کیا ہے۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ آیت رجم کو قرآن میں لکھدوں۔ پس میں نے اس کی بابت ابی کعب سے پوچھا۔ تو کہنے لگے کہ کیا تم میرے پاس اسوقت نہیں آئے تھے۔ جبکہ میں رسولخدا صلعم سے اسکو پڑھوانا چاہتا تھا۔ اور تم نے میرے سینہ پر ہاتھ مار کر نہیں کہا تھا۔ تو رسول صلعم سے آیہ رجم پڑھوانا چاہتا ہے حالانکہ اصحاب اس کثرت و بیباکی سے جماع حرام کرتے رہتے ہیں جیسے گدھے۔

نوٹ۔ فرمایئے صاحبان۔ آیہ رجم کہاں ہے اور اگر منسوخ ہو گئی۔ تو اس کا ناسخ بتاؤ۔ اور پھر کس حکم قرآنی سے زانی کو سنگسار کیا گیا۔ اور کیوں حضرات شیخین نے قرآن شریف کی صریح مخالفت کی۔ اب سلطنت اسلامیہ میں رجم کا رواج کیوں نہیں۔

زیادہ دیکھو۔ تیسری آیت بحث دوم تحریف القرآن اور صحاح ستہ۔

۵۵۔ آئینہ رجم گم ہے۔ فقال ابی قد رایتھا وانھا لتعادل سورۃ البقرہ او اکثر من سورۃ البقرہ وقد قرانا فیھا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ فرفع ما رفع۔ ترجمہ۔ ابی بن کعب نے کہا۔ میں نے سورہ احزاب کو دیکھا تھا وہ سورہ بقر کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھا۔ اور اس میں ہم نے یہ آیت بھی پڑھی تھی۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا الخ۔ پس اس میں سے جو کچھ اٹھ گیا وہ اٹھ گیا (درمنثور سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۷۹ و ثبوت صحاح ستہ دیکھو بحث دوم نمبر ۳)

۵۶- دعاء قنوت کی دو سورتیں ندارد- واخرج البیہقی من طریق سفیان الثوری عن ابن جریج عن عطاء عن عبید بن عمیر ان عمر ابن الخطاب قنت بعد الرکوع فقال- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک الاخرہ- قال ابن جریج حکمۃ البسملۃ انہما سورتان فی مصحف بعض الصحابۃ (اتقان فی علوم القرآن الجزء الاول مطبعۃ المیمنیۃ مصر صفحہ ۶۷ سطر ۱۵) ترجمہ عبید بن عمیر سے روائت ہے کہ ایک مرتبہ- عمر ابن الخطاب نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا- پس کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم انا نستعینک ونستغفرک الاخرہ- ابن جریج نے کہا کہ بسم اللہ کہنے کی یہ حکمت تھی کہ یہ دونوں بعض صحابہ کے قرآن میں دو سورے ہیں۔

ب- محمد بن نصر المروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابی بن کعب سے لکھا ہے کہ وہ ان دونوں سورتوں کو قنوت میں پڑھا کرتے- اور اس کو اپنے مصحف میں لکھا کرتے (اتقان مصری صفحہ ۶۷)

ج- مصحف حضرت عبداللہ ابن عباسؓ میں- قرأت ابی بن کعب اور قرأت ابو موسےٰ اشعری- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- اللھم انا نستعینک ونستغفرک الاخرہ موجود تھی (اتقان مصری صفحہ ۶۷)

د- طبرانی نے سند صحیح کیساتھ ابی اسحق سے روایت کی کہ امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اُسید نے خراسان میں ہم کو نماز پڑھائی اور اس میں یہی دو سورتیں پڑھیں انا نستعینک ونستغفرک (اتقان مصری صفحہ ۶۷ دیکھو)

۵۷- معوذتین آیات قرآنی نہیں- مصحف ابن مسعودؓ میں ۱۱۲- سورتیں تھیں- کیونکہ انہوں نے معوذتین کو نہیں لکھا تھا- اور ابی بن کعب کے مصحف میں سترہ سورتیں تھیں- کیونکہ اس نے آخیر میں سورۃ الحفد اور سورۃ الخلع کو لکھا تھا (دیکھو تفسیر اتقان سیوطی سنی مصری صفحہ ۶۷ سطر ۵)

ب- ابو عبیدہ نے ابن سیرین سے نکالا اور کہا کہ اُبیّ بن کعب نے اپنی مصحف میں فاتحۃ الکتاب اور معوذتین اور سورہ ہائے اللھم انا نستعینک و اللھم ایاک نعبد کو لکھا تھا اور ابن مسعود نے ان سب کو چھوڑ دیا تھا- مگر عثمان نے ان میں سے فاتحہ اور معوذتین کو لکھ لیا۔

(دیکھو اتقان سیوطی سنی مطبوعہ المیمنہ مصر صفحہ ۶۷ سطر ۶) یعنی قرآن اور ٹیبنوں میں اختلاف تھا۔

۵۸ - الفاظ گم ہیں۔ تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی جلد دوم مطبع نولکشور۔ صفحہ ۲۵۵ پ ۲۱ - سورۃ الاحزاب میں ہے۔ وازواجہ امہاتہم۔ حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت میں یہ عبارت یوں تھی۔ وھو اب لھم وازواجہ امھاتھم

نوٹ۔ اگر یہ قرأت منسوخ ہے۔ تو قرآن شریف میں موجود ہونی چاہئے تھی۔ اور اگر منسوخ الحکم والتلاوۃ ہے۔ تو قرآن شریف سے لفظ ابٌ کا گم ہے۔ قرآن مجید مکمل جمع نہ ہو سکا۔

۵۹ تفسیر در منثور سیوطی جلد پنجم صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مصر میں ہے کہ ابن حاتم۔ ابن مردویہ ابن عساکر۔ ابو نعیم اور ابن مسعود اس طرح یہ آیت پڑھتے تھے وکفی اللہ المومنین القتال بعلی وکان اللہ قویاً عزیزا۔ اس میں نام مبارک علیؑ نکالا گیا۔ جو موجودہ قرآن شریف میں نہیں (زیادہ دیکھو ارجح المطالب باب سوم صفحہ ۲۱۹ و روضۃ الصفاء جلد دوم صفحہ ۱۰۹

۶۰ - اعمش ابی وائل سے ناقل ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کے قرآن میں اس آیت کو اس طرح پر پڑھا تھا۔ ان اللہ اصطفےٰ آدم ونوحاً وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علے العالمین (پ ۳ - آل عمران) مگر موجودہ قرآن شریف میں آلِ محمد نہیں ہے۔ تحریف ثابت ہوئی (تفسیر ثعلبی بحوالہ ارجح المطالب صفحہ ۳۲۷ باب سوم تفسیر در منثور سیوطی جلد ثانی صفحہ ۱۸ سطر آخیر۔

۶۱ - سورۃ الخلع والحفد کہاں ہیں تفسیر اتقان جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶ پر اور کتاب ناسخ والمنسوخ میں حسین بن منادی نے لکھا ہے۔ منجملہ ان سورتوں اور آیتوں کے جو قرآن سے اٹھائی گئی ہیں۔ لیکن انکی یاد دلوں سے نہیں گئی۔ وہ دو سورتیں ہیں۔ جو قنوت وتر میں پڑھی جاتی تھیں۔ اور سورۃ الخلع و سورۃ الحفد کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ انتھی۔ مگر موجودہ قرآن میں نہیں۔ اہلحدیث اور اہلسنت دوستو! بولو! تمہارے علماء کرام تحریف القرآن کے قائل تھے یا نہ۔

۶۲ - ھذا صراط علی مستقیم۔ یہ راستہ علیؑ کا سیدھا ہے۔ تنوین اڑا کر زبر لگائے گئے (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۴۹)

۶۳ - اغلاط قرآن۔ اول تفسیر در منثور سیوطی صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۷ جلد دوم سطر ۱۷

میں ہے۔ ابی داؤد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے۔ کہ قرآن میں چار لفظ غلط ہیں۔ والصابون والمقیمین۔ فاصدق۔ واکن من الصالحین اور ان ھذان لساحران

ب۔ دیکھو اغلاط قرآن تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۹ و ۲۳۰)

ج۔ تفسیر اتقان الجزو اول صفحہ ۱۸۵ و ۱۸۶ سطر ۲۲ مطبوعہ مصر۔

د۔ وقضی ربک کی بجائے ووصی ربک تھا واو صاد سے مل گیا (اتقان صفحہ ۱۸۶ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر۔

ہ۔ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد ششم صفحہ ۹۹ سطر ۱۔

و۔ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ بمبئی صفحہ ۵۷۹ سطر ۲۰۔ لبغوی۔

انکے باتو بگفتم و بدل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است (صابر)

فیصلہ پس اہلحدیث اور اہلسنت و الجماعت کی معتبر و مستند کتب صحیح بخاری و صحیح مسلم دو دیگر کتب احادیث صحاح ستہ اور تفاسیر اتقان و درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی و تفسیر کبیر رازی وغیرہ میں اکابر و جلیل القدر صحابہ عظام سے بروایت کثیرہ و بہ تصریحات علمائے کرام مذہب سنیہ صاف ثابت ہے۔ کہ مذہب سنی میں موجودہ قرآن شریف محرف و مبدل و پر از اغلاط ہے اور قابل حجت و سند نہیں۔ اس لئے سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

بحث سوم۔ جمع القرآن

۱۔ قرآن شریف کس طرح جمع ہوا زید بن ثابت نے کہا۔ جب یمامہ کی لڑائی میں جو مسیلمہ کذاب سے ہوئی تھی۔ مسلمان مارے گئے۔ سات سو صحابہ شہید ہوئے تو ابو بکر صدیق نے مجھ کو بلا بھیجا۔ میں گیا۔ تو دیکھا حضرت عمر بھی وہاں بیٹھے ہیں۔ ابو بکر نے کہا عمر میرے پاس آئے اور کہنے لگے یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے قاری بہت مارے گئے۔ میں ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو اسی طرح لڑائیوں میں قاری مارے جائیں اور بہت سا قرآن جو اس وقت تک سینوں میں تھا۔ ہاتھ سے جاتا رہے۔ تو میں مناسب سمجھتا ہوں آپ قرآن کو اکٹھا کرنے کا حکم دیجئے۔ اس وقت میں نے عمر سے کہا۔ یہ تو بتلاؤ۔

کہ جو کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا یعنے قرآن کا ایک مصحف میں جمع کرنا وہ تم کیسے کروگے
عمر نے کہا۔ گو یہ کام آنحضرت صلعم نے نہیں کیا۔ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اس میں بڑی
مصلحت ہے۔ پھر عمر برابر مجھ سے اس کام کے لئے بھی کہتے رہے۔ یہاں تک اللہ نے
میرا سینہ بھی کھول دیا۔ مجھ کو بھی یہ کام مناسب نظر آیا۔ اور عمر کی جو رائے تھی وہی رائے
میری بھی قرار پائی۔ زید بن ثابت کہتے ہیں۔ ابو بکر نے کہا۔ تو ایک جوان عقلمند آدمی ہے۔
ہم کو تیرا اعتبار بھی ہے۔ تو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں وحی بھی لکھا کرتا تھا۔ قرآن سے خوب
واقف ہے۔ اب اگر قرآن کی تلاش کر اسکو اکٹھا کر۔ زید بن ثابت کہتے ہیں۔ خدا کی قسم
اگر یہ لوگ مجھ سے کہتے تم ایک پہاڑ ڈھو تو مجھ پر اتنا سخت نہ ہوتا۔ جتنا کہ یہ مشکل معلوم ہوا
یعنے قرآن کا جمع کرنا۔ میں نے ان سے کہا تم لوگ وہ کام کیونکر کروگے۔ جو آنحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابو بکر نے کہا گو آنحضرت صلعم نے یہ کام نہیں کیا۔ مگر خدا کی
قسم یہ کام اچھا ہے اور برابر مجھ سے یہی کہتے رہے۔ یہانتک کہ اللہ نے جیسے ابو بکر و عمر
کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی۔ میرے بھی دل میں ڈالدی میں بھی انکی رائے سے متفق
ہوگیا۔ فاستبعت القرآن اجمعہ من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی
وجدت اخر سورۃ التوبۃ مع ابی خزیمۃ الانصاری اجدھا مع احد غیرہ۔ لقد
جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حتے خاتمہ براۃ۔ ترجمہ میں نے
قرآن کی تلاش شروع کی کہیں کھجور کی چھڑیوں پر کہیں باریک پتلے پتھروں پر لکھا ہوا (وغیرہ)
لکھا پایا۔ کچھ لوگوں کو زبانی یاد تھا۔ غرض اسی طرح جا بجا سے جمع کیا۔ یہاں تک کہ میں نے
سورہ توبہ کی آخری آیت ابو خزیمہ انصاری کے پاس پائی۔ اور لوگوں کے پاس لکھی ہوئی نہ تھی
گو زبانی بہت لوگوں کو تھی) یعنے یہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم الاخرہ آخیر سورۃ
تک پھر یہ مصحف جو زید بن ثابت نے مرتب کیا۔ ابو بکر صدیق کی وفات تک انکے پاس رہا۔
انکے بعد حضرت عمر کے پاس رہا حضرت عمر کی وفات کے بعد ام المومنین حفصہ پاس تھا۔ ترجمہ
بلفظ مولوی وحید الزمان محدث حیدرآبادی۔ صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ پ ۲۰
ص ۱۲۱ و ص ۱۲۲ کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن۔ مشکوۃ۔ باب فضائل قرآن ص ۱۲۹ جلد ۲
سنن ترمذی مترجم نولکشور۔ ابواب تفسیر القرآن ص ۳۷۵ جلد ۲۔

۲۔ چار قاری قرآن کے تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ ۲۰

ص۱۸ کتاب فضائل القرآن باب القراء من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا کہنے لگے میں انسے اس روز سے برابر محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے آنحضرت صلعم سے نہ سنا خذوا القرآن من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود وسالم ومعاذ وابی بن کعب۔ ترجمہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو عبداللہ بن مسعود اور سالم مولی ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب سے۔ (مسلم) ترجمہ صحیح مسلم باب فضائل عبداللہ بن مسعود۔

نوٹ:۔ حدیث بخاری سے ظاہر ہے کہ چار اصحاب قرآن دان تھے اور دیگر تمام صحابہ سے قرآن کو زیادہ جانتے تھے حضرت سالم تو بعہد حضرت ابوبکر قبل جمع قرآن جنگ یمامہ میں کام آئے حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابی بن کعب بعہد حضرت ابوبکر زندہ رہے اور ان میں حضرت عبداللہ ابن مسعود وہ بزرگ ہیں جو دور آخیر قرآن شریف میں آنحضرت صلعم کیساتھ تھے اور آنحضرت صلعم حضرت عبداللہ ابن مسعود کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ لیکن حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں قرآن شریف کو جمع کرنے کیواسطے کسی خاص غرض و مطلب کے واسطے جمع قرآن کا اہم اور مشکل کام کہ جسکو حضرت زید بن ثابت پہاڑ اٹھانے سے بھی زیادہ سخت اور سنگین کہتے تھے۔ ان حضرات سے نہیں لیا اور نہ ہی حضرت علی المرتضے علیہ السلام ناطق قرآن حافظ القرآن ماہر قرآن۔ قاری قرآن۔ باب العلم۔ بنوت القرآن مع علی وعلی مع القرآن۔ اور قاری وحافظ قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا بلکہ ایک نوجوان اور بالکل صاحبزادے زید بن ثابت کے سپرد کیا جنکی تمام جوانی کی امنگیں اور زندگی کی آئندہ امید بن خلیفہ صاحب کی خوشنودی مزاج پر مبنی اور موقوف تھیں۔ یہ واقعہ قرآن مروجہ کو بخاری کے نزدیک نہایت مشکوک کرتا ہے حضرت معاذ بن جبل عہد خلیفہ دوم میں فوت ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی بن کعب عہد حضرت عثمان خلیفہ سوم اجماعی میں زندہ تھے۔ اس وقت بھی قرآن شریف کے جمع و ترتیب کا سہرہ حضرت زید اور تین اور نوجوان قریشیوں کے سر باندھا اور خاندان نبوت صلعم اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت معاذ جمع قرآن سے محروم کئے گئے۔ بلکہ وہ دودھ کے تنکے کی طرح نکال کر پھینک دیئے گئے نہ تو انسے کوئی مشورہ لیا گیا۔ اور نہ شامل کئے گئے ہاں یہ ضرور ہوا۔ کہ ان حضرات کے مرتبہ صحائف جبراً چھینکر آگ میں ہندوں کی ہولی یا نمرود کی آگ کی طرح جلا ڈالے گئے۔ اور

ابن مسعود اور ابی ابن کعب کی خوب مرمت کی گئی۔ یہ قاری صاحبان زندگی تک دوہائی دیتے رہے کہ ہائے ہائے قرآن غارت ہوگیا۔ قرآن گم ہوگیا۔ قرآن میں تحریف ہوئی۔ ترتیب بدل ڈالی گئی۔ ہم کو جمع قرآن میں شامل نہ کیا گیا۔ یہانتک کہ ان حضرات کی تمنا تھی۔ کہ اگر ان کو امارت و خلافت ملتی تو وہ بھی قرآن مرتبہ حضرت عثمان کو جلاکر خاک کر ڈالتے۔ کیوں دوستو! قرآن شریف کی یہی شان تھی۔ جو حضرات اصحاب ثلاثہ نے کی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن شریف مرتبہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تھا اور حضرت ابوبکر کا اور حضرت عثمان کا اور مسلمانو! غور کرو۔

نوٹ۔ استیعاب جلد اول ۵۵۴ پر ہے زید بن ثابت کان عثمانیا۔ زید بن ثابت عثمانی تھا اور عثمان سے محبت رکھتا تھا۔

۳۔ حضرت عثمان کا دوبارہ قرآن بہ ترتیب آیات جمع کرانا۔ اور باقی قرآنوں کو جلانا

حضرت انس بن مالک نے بیان کیا۔ کہ حذیفہ بن یمان حضرت عثمان پاس آئے وہ شام اور عراق کے مسلمانوں کیساتھ آرمینیہ اور آذربیجان فتح کرنے کو لڑ رہے تھے۔ حذیفہ اس سے گھبرا گئے۔ کہ ان لوگوں نے قرآن کی قرائت میں اختلاف کیا۔ اور حضرت عثمان سے کہنے لگے (خدا کیواسطے) امیرالمومنین اس سے پہلے کہ مسلمان یہود اور نصاریٰ کی طرح قرآن میں اختلاف کرنے لگیں۔ اس امت کی خبر لیجئے۔ (انکو مصیبت سے بچایئے) یہ سنکر حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا مصحف ہمارے پاس بھیجدو ہم اس کی نقلیں اتار کر پھر تم کو واپس کر دینگے۔ ام المومنین حفصہ نے بھیجدیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا۔ انہوں نے اس کی نقلیں اتاریں۔ حضرت عثمان نے تینوں قریش کے لوگوں یعنے عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمن سے یہ بھی کہدیا۔ اگر کہیں تم میں اور زید بن ثابت میں جو انصاری تھے۔ قرائت میں اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے موافق لکھنا اس لیئے کہ قرآن انہی کے محاورے پر اترا ہے۔ خیر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب مصحفوں کو تیار کر چکے۔ تو حضرت عثمان نے ام المومنین حفصہ کا مصحف تو انکے پاس واپس کیا اور ان مصحفوں میں سے ایک ایک مصحف ہر ایک ملک میں بھیجدیا۔ وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق۔ ترجمہ۔ اور اس کے سوائے جتنے

الگ الگ پرچوں اور ورقوں میں قرآن لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا ان سب کو جلا دینے کا حکم دیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے خارجہ ابن زید بن ثابت نے بیان کیا۔ انہوں نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تھے جس زمانہ میں ہم مصحف لکھ رہے تھے۔ اس وقت سورہ احزاب کی ایک آیت کا پتہ نہ چلا اور وہ حضرت حفصہ کے مصحف میں بھی نہ تھی اور میں نے بارہا آنحضرت صلعم کو وہ آیت پڑھتے سنا تھا۔ آخر ہم نے اس کی تلاش کی کہ کہیں تو لکھی ہوئی پائیں۔ پھر وہ خزیمہ بن ثابت انصاری پاس لکھی ہوئی ملی وہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدو اللہ علیہ۔ ہم نے اسکو سورہ احزاب میں لگا دیا (صحیح بخاری مترجم۔ کتاب فضل القرآن۔ باب جمع القرآن۔ پ ۲۰ صـ ۱۲۲ و صـ ۱۲۳ مطبع احمدی لاہور۔ (ترجمہ مولوی وحید الزمان محدث)

ب۔ بخاری پ ۱۴ صـ ۱۶۔ کتاب المناقب باب نزل القرآن بلسان قریش اور بخاری پ ۱۹ صـ ۱۷۱۔ کتاب التفسیر

نوٹ: حضرت عثمان نے بھی حضرات شیخین کی طرح مہاجرین و انصار صحابہ کو ترتیب و جمع قرآن شریف میں شامل نہ کیا۔ قریش کے نوجوان صحابہ کو حکم دیا۔ حضرت عثمان نے ترتیب قرآن شریف کو بدل ڈالا اور سات قرأت نبوی صلعم کو مٹا کر ایک قرأت مقرر کر دی۔

ج۔ حضرت عثمان نے باقی اوراق قرآن شریف جو تبرکاً حضرات شیخین اور جناب رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے چلے آتے تھے کیوں جلا دیا۔ کیا اختلاف تھا۔ وہ تو اصل اوراق و پرچے تھے۔ کوئی سُنی صاحب ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ موجودہ قرآن شریف کی نقل مطابق اصل ہے

د۔ جو مصحف حضرت حفصہ پاس تھا۔ اور وہ شیخین کا جمع کیا ہوا تھا۔ وہ زندگی بھر انکے پاس رہا۔ مروان نے مانگا۔ تو بھی انہوں نے نہیں دیا۔ انکی وفات کے بعد عبد اللہ ابن عمر سے وہ مستعار منگوایا اور جلوا ڈالا۔ اب کسی کے پاس کوئی مصحف نہ رہا (حاشیہ بخاری مترجم پ ۲۰ صـ ۱۲۳۔ کتاب فضائل القرآن از مولوی وحید الزمان محدث حیدر آبادی) ایسے اصل قرآن شریف بھی جلایا گیا۔ ب۔ فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ صـ ۲۶-۲۴ مروان کا اصلی قرآن شریف جلانا دیکھو۔

ھ۔ جس طرح حضرت زید بن ثابت کو ۱۴½ سال کے بعد آیت ملی۔ ممکن ہو سکتا ہے اور آیات بھی نہ ملی ہوں اور ضائع ہو گئی ہوں جب کہ کسی حافظ نے تینوں خلافتوں میں اس کی پڑتال نہ کی۔

د۔ ثبوت حضرت عثمان کا قرآن جلانا۔ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور
کتاب فضائل القرآن۔ باب جمع القرآن پ ۲۰ صہ ۱۲۳۔ ب۔ تاریخ اعثم کوفی ترجمہ فارسی مطبوعہ
بمبئی صہ ۱۴۷ سطر ۸۔ اردو صہ ۱۴۵۔ ج۔ روضۃ الاحباب مطبوعہ تیغ بہادر جلد ۲ صہ ۲۲۹ سطر ۳
د۔ مشکوٰۃ باب فضائل القرآن امرتسری ربع ۲ صہ ۱۳۱ (ہ) تفسیر اتقان مطبوعہ مطبع احمدی
صہ ۴۴ سطر ۱۲ (و) تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد دوم صہ ۳۰۴ سطر ۳۱۔ (ح) مظاہر الحق جلد ۲
فضائل القرآن صہ ۲۴۲ (ط) واشنگٹن ارونگ لیکسنز آف محمدؐ صہ ۱۶۰

نوٹ۔ حضرت عثمان قرآن شریف کے جلانے اور دین اسلام کی صریح مخالفت کے
باعث قتل کیے گئے (کل تواریخ گواہ ہیں)

۴۔ ترتیب قرآن مخالف تنزیل ہے } کوئی سنی صاحب نہیں بتلا سکتا۔ کہ قرآن شریف
کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق کیوں نہیں۔
اور کیوں مخالفت کی گئی۔ قرآن شریف میں آگے پیچھے مکی اور مدنی سورتیں کیوں ہیں۔ اور مکی آیات
میں مدنی اور بالعکس کیوں جڑ دی گئی ہیں۔ سنو؟

ثبوت ا:۔ یوسف بن مالک نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے
میں عراق کا ایک شخص (نام نہ معلوم) آیا وہ پوچھنے لگا کفن کیسا ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا
افسوس اس سے مطلب کسی طرح کا بھی کفن ہو۔ تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر وہ کہنے لگا۔ ام
المومنین ذرا اپنا مصحف تو مجھ کو دکھلائیے۔ انہوں نے کہا کیوں کیا ضرورت ہے۔
اس نے کہا میں آپ کا مصحف دیکھ کر سورتوں کی ترتیب پہچان لوں۔ بعضے لوگ اس کو
بے ترتیب پڑھتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا۔ پھر اس میں کیا قباحت ہے۔ جونسی سورت
تو چاہے پہلے پڑھ۔ جونسی سورت چاہے بعد پڑھ۔ اگر اترنے کی ترتیب دیکھتا ہے۔ تو پہلے
تو مفصل کی ایک سورت اتری۔ اقراء باسم ربک جس میں بہشت دوزخ کا ذکر ہے الاخرہ

۵۔ وحیدی فتوہ ہی } صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب تالیف
القرآن پ ۲۰۔ صہ ۱۲۶۔

ب۔ بخاری مترجم پ ۳ صہ ۹۴۔ کتاب الاذان۔ باب الجمع بین السورتین۔ صرف
سورتوں کی ترتیب اور وجوہ قرأت وغیرہ میں حضرت عثمان نے تصرف کیا۔ آنحضرت صلعم کے
عہد میں یہ ترتیب سورتوں کی نہ تھی۔ اس لئے نمازی کو جائز ہے کہ جس سورت کو چاہے پہلے

پڑھے جس سورت کو چاہے بعد پڑھے ان میں ترتیب کا خیال رکھنا کچھ لازم نہیں (حاشیہ بخاری پ۲ ص۱۲۳)

۲۔ جناب رسول اللہ صلعم کو نسیان القرآن

عن عائشہ ان النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سمع رجلا یقرأ من اللیل فقال یرحمہ اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا آیۃً کنت اسقطتھا من سورۃ کذا وکذا۔ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے۔ مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلادی جسکو میں فلانی سورت سے چھوڑ دیتا تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ جلد دوم۔ باب الامر بتعہد القرآن ص۱۴ سطر آخیر۔

ب۔ عن عائشہ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یستمع قرأۃ رجل فی المسجد فقال رحمہ اللہ لقد اذکرنی آیۃً کنت انسیتھا۔ ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے۔ تب آپنے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یاد دلائی جو میں بھلا دیا گیا تھا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور۔ باب ایضاً ص۱۴ و ص۱۵)

ج۔ بخاری کتاب فضائل القرآن باب نسیان القرآن ص۳۵ و ص۳۶ فیض الباری ترجمہ بخاری مطبع محمدی لاہور۔

نوٹ:۔ ایمان سے بولو۔ کیا حافظ القرآن و محافظ شریعت احکام خدا بھی بھول جایا کرتے ہیں۔ کیا احکام خدا کے علاوہ شریعت کوئی اور چیز بھی ہے اب سوچو کہ جب رسول اللہ ایسے بھوکڑ تھے تو خبر نہیں کتنی سورتیں اور آیتیں جو نازل ہوئی ہونگی بھول گئے ہونگے اور اس وجہ سے منشاء حق تعالیٰ کو پورا نہ کر سکے ہونگے۔ پس اس خطا میں اللہ میاں صاحب بھی اعتراض سے نہ بچے۔ کہ انہوں نے ایسے بھوکڑ کو رسول بنا کر بھیجا جو اس کے منشاء کو پورا نہ کر سکتا تھا۔ اور شریعت کاملہ پہنچانے کی بوجھ کی قابلیت نہ رکھتا تھا۔ پھر نبی کریم صلعم سے زیادہ حافظہ والے آپکے صحابی تھے۔ کہ وہ تو قرآن کو یاد رکھیں اور جو حامل قرآن ہو۔ اور مبلغ قرآن ہو وہ بھول جائے۔ تعجب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے رسول و پیغمبر کو قرآن بھلا دے اور انکے سینہ میں قرآن محفوظ نہ رکھے۔ مگر ایک امتی غیر معصوم غیر نبی کو یاد رہے۔ پس ان احادیث

سے صاف ثابت ہے کہ جب تمام قرآن شریف جو نازل ہوا۔ خود رسول اللہ صلعم کو یاد نہیں رہتا تھا تو کون دعوے کر سکتا ہے۔ کہ جامع قرآن نے اسکو مکمل جمع کیا۔ ہرگز نہیں۔ جب نبی مکرم کا نسیان بخاری کے نزدیک اس درجہ بڑھا ہوا تھا۔ کہ وہ آیات قرآنی جن کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونے کے آپ دعویدار تھے۔ فراموش کر دیتے تھے۔ تو فرمایئے امکان تغیر و تبدل و سہو و غلطی بوجہ اتم ثابت ہے یا نہ۔

۷۔ **قرآن شریف کی سات قرائت** } قرآن شریف حسب خواہش جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سات قرات پر نازل ہوا۔ مگر حضرت عثمان نے خلاف سنت موجودہ قرآن شریف کو ایک قرأت پر کر دیا۔

۱۔ حدیث بخاری۔ حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جبرئیل نے مجھ کو پہلے عرب کے ایک ہی محاورے پر قرآن پڑھایا۔ میں نے انسے کہا۔ اس میں بہت سختی ہوگی۔ میں برابر انسے کہتا رہا اور محاوروں میں بھی پڑھنے کی اجازت دو یہاں تک کہ سات محاوروں کی اجازت ملی (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور۔ کتاب فضائل القرآن ۲۰ پ صفحہ ۱۲۴ باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف۔

۸۔ **حدیث بخاری ایک قرأت ہو گی** } حضرت انس بن مالک نے خبر دی کہ حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو یہ حکم دیا کہ قرآن کی آیتیں مصحفوں میں لکھوائیں اور حضرت عثمان نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر کہیں تم تین اور زید بن ثابت میں عربی محاورے کا اختلاف ہو تو قریش کا محاورہ لکھو۔ اس لئے کہ قرآن قریش کے محاورے میں اترا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب نزل القرآن بلسان قریش والعرب۔ پارہ بیسواں صفحہ ۱۲۰ سطر ۳۔ مطبع احمدی لاہور۔ سنن ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن)۔

۹ **حضرت عبداللہ ابن مسعود رض کا قرآن** } حضرت عثمان کے زمانہ حکومت میں پانچ قرآن شریف موجود تھے۔ جنکی ترتیب اور وجوہ قرائت میں اختلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا جمع کیا ہوا قرآن ۱ مصحف ابی ۲ حفصہ مصحف ۳ عائشہ مصحف ۴ عثمان۔ اور مصحف ۵ علی علیہ السلام۔

اوّل۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے شاگردوں نے اپنا قرآن حضرت عثمان کو نہ دیا اور نہ اسکو جلایا (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صہ ۱۲۶۔ فضائل القرآن۔ مطبع احمدی لاہور)

دوم۔ ابن مسعود کا مصحف مصحف عثمانی کی ترتیب پر نہ تھا۔ نہ نزول کی ترتیب پر (حاشیہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صہ ۱۲۷۔ فضائل القرآن مطبع احمدی لاہور) اور فیض الباری پ ۲۱ صہ ۴۲ سطرہ ۱۔

سوم۔ عبداللہ بن مسعود نے اپنا مصحف حضرت عثمان کے مانگنے پر بھی نہیں دیا۔ لیکن عبداللہ بن مسعود کی وفات کے بعد معلوم نہیں وہ مصحف کہاں گیا (حاشیہ بخاری ایضاً پ ۲۰ صہ ۱۲۳)

چہارم۔ حضرت شقیق بن سلمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا۔ تو کہنے لگے خدا کی قسم میں نے قرآن کی ستر پر کئی سورتیں خود آنحضرت صلعم کے منہ سے سیکھی ہیں۔ تو میں حضرت عثمان کے کہنے پر عمل نہیں کر سکتا۔ کہ اپنا مصحف جلا ڈالوں اور انکے مصحف کی ترتیب کے موافق پڑھا کروں۔ خدا کی قسم آنحضرت صلعم کے اصحاب کو یہ معلوم ہے کہ میں اُن سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کا علم رکھتا ہوں۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ میں اُن سب سے افضل نہیں ہوں شقیق نے کہا میں لوگوں کے حلقوں میں بیٹھا یعنے کوفہ میں اور انکی باتیں سنتا رہا ان میں کسی نے ابن مسعود کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن۔ باب القراء من اصحاب النبی صلعم پ ۲۰۔ صہ ۱۲۸ مطبع احمدی لاہور)

پنجم۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ انہوں نے اپنے یاروں سے کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو اور جو کوئی چھپا رکھے گا۔ کوئی شے وہ لاویگا۔ اسکو قیامت کے دن ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ۔ پھر کہا تم مجھے کس شخص کی قرائت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو۔ میں نے تو رسول اللہ صلعم کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھی ہیں اور رسول اللہ صلعم کے اصحاب جانتے ہیں۔ کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں۔ اللہ کی کتاب کو اور جو میں جانتا کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں چلا جاتا اس کے پاس شقیق نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا

ہوا اپر عیب کیا ہو فرعبداللہ ابن مسعود کے مصحف میں بعض بعض مقاموں میں جمہور
کے مخالف قرأت تھی۔ انکے یاروں کا بھی مصحف انہی کی طرح تھا۔ لوگوں نے اس بات
پر انکار کیا۔ اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا انکے مصحف
کو جلانے کے لئے لیکن انہوں نے اپنا مصحف نہیں دیا۔ اور اپنے یاروں سے بھی
کہہ دیا چھپا ڈالو۔ کیونکہ جو چھپاوے گے وہ آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے۔ تو تم قیامت
میں قرآن لے کر آؤ گے۔ اس سے زیادہ کونسا شرف ہے (المعلم ترجمہ صحیح مسلم باب
من فضائل عبداللہ ابن مسعود وامہ۔ جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ مطبع صدیقی لاہور)

ششم سنن جامع ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن صفحہ ۳۷۷ میں ہے۔ زہریؒ نے کہا پس خبر
دی مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے یہ کہ عبداللہ بن مسعود نے زید بن ثابت کے قرآن
کے لکھنے کو برا جانا اور کہا اے گروہ مسلمانوں کے میں قرآن کے نسخوں کے لکھنے
سے معزول کیا جاؤں۔ اور ایک مرد اس کا والی ہو قسم ہے اللہ کی میں اسلام لایا تھا۔ اس
حالت میں کہ وہ ابھی ایک مرد کافر کی پیٹھ میں ہی تھا۔ ارادہ اس کا اس سے زید بن ثابت
کا تھا۔ اور اسیواسطے کہا عبداللہ بن مسعود نے اے اہل عراق تم ان صحیفوں کو جو
تمہارے پاس ہیں چھپا رکھو اور انکو بند رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ومن یغلل
یات بما غل یوم القیامۃ یعنے جو شخص بند رکھے گا۔ لاویگا ساتھ اس چیز کے جو اسنے
بند رکھی ہے۔ قیامت کے دن سو تم اللہ کو صحیفوں کیساتھ ملو گے (ترجمہ جامع
ترمذی جلد دوم۔ ابواب تفسیر القرآن تفسیر سورہ توبہ صفحہ ۳۷۷ مطبع نولکشور)

ب۔ فتح الباری شرح بخاری جلد ۹ صفحہ ۲۵۴

نوٹ۔ حضرت عثمان کے قرآن جمع شدہ کے برخلاف حضرت عبداللہ بن مسعود
اور انکے ساتھیوں کے پاس ایک اور قرآن تھا جو ترتیب اور قرأت وغیرہ میں بالکل
مخالف تھا۔ دوم حضرت عبداللہ بن مسعود مصحف عثمانی کو صحیح و درست نہیں سمجھتے
تھے اور عراق میں اپنے یاروں کو اپنا قرآن پڑھاتے رہے۔

ہفتم۔ حضرت عثمان نے مصحف ابن مسعود اور مصحف ابی ابن کعب کو جلا دیا اور لوگوں کو زید بن
ثابت پر جمع کیا جب ابن مسعود کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اہل کوفہ میں اپنا ایک نسخہ
محفوظ رکھا اور کہا ہم نے ستر سورت پڑھی ہے اور زید بن ثابت لڑکوں سے ایک لڑکا

ہے (تاریخ خمیس مطبوعہ مصر صفحہ ۲۴۴ سطر ۱۴۲ - بحوالہ فلک النجاۃ مؤلفہ مولوی و حکیم امیر الدین صاحب)

ہشتم - فریادِ قرآن - کنز العمال جلد ۶ - فی سنن الاقوال و الافعال - مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن صفحہ ۴۶ نمبر ۲۱۰۴ - کتب خانہ مولوی امیر الدین صاحب - یجیئ یوم القیامۃ المصحف والمسجد والعترۃ فیقول المصحف یارب حرقونی و مزقونی و یقول المسجد یارب خربونی و عطلونی و ضیعونی و تقول العترۃ طردونا و قتلونا و شردونا و جثوا برکبتی للخصومۃ فیقول اللہ ذالک الی وانا اولی بذالک (الدیلمی - احمد طبرانی) یعنے روزِ قیامت - قرآن مسجد عترتِ نبی فریاد کرینگے - قرآن کہیگا مجھ کو جلایا گیا اور پھاڑا گیا اور مسجد کہے گی اے رب مجھ کو خراب و بیکار اور ضائع کیا گیا - اور عترتِ طاہرہ کہیں گی ہم کو جلا وطن کیا گیا ہم کو قتل کیا گیا ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا گیا جناب رسول خدا ﷺ اس کے فیصلہ کیواسطے بیٹھیں گے - اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ میں خود اس کا فیصلہ کروں گا -

۱۰ حضرت اُبی بن کعب کا قرآن { اتقان علامہ سیوطی صفحہ ۶۴ پر ہے - وکان مصحف ابن مسعود البقرۃ ثم النساء ثم ال عمران علی اختلاف شدید وکذا مصحف ابی بن کعب - یعنے مصحف ابن مسعود اس ترتیب سے شروع تھا پہلے سورہ بقرہ پھر سورہ نساء پھر سورہ آل عمران جو بہت کچھ اس ترتیب موجودہ کے مخالف تھا اسی طرح مصحف ابی بن کعب تھا - غرض اس وقت مدینہ میں مصحف جناب امیر علیہ السلام مصحف ابن مسعود مصحف ابی بن کعب مصحف ام ورقہ تھے (اتقان صفحہ ۷۴)

ب - کتاب تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پ ۲۰ صفحہ ۱۲۹ سطر ۱۰ - کتاب فضائل القرآن - باب القراء من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے - عن ابن عباس قال عمر ابی اقرءونا وانا لندع من لحن ابی - وابی یقول اخذتہ من فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فلا اترکہ لشئی قال اللہ تعالیٰ ما ننسخ من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا (بخاری پ ۲۰) ترجمہ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے - انہوں نے کہا کہ حضرت عمر کہتے تھے ابی بن کعب ہم سب میں زیادہ قاری ہیں لیکن ابی جہاں غلطی کرتے ہیں اسکو ہم چھوڑ دیتے ہیں (بعضی منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھتے ہیں) کہتے کیا ہیں - میں نے تو اس آیت کو آنحضرت صلعم کے منہ سے سنا ہے میں کسی کے کہنے سے اس کو چھوڑنیوالا نہیں - اور اللہ

تعالیٰ تو خود فرماتا ہے۔ ما ننسخ من آیتہ الاخرہ۔
نوٹ۔ اگر حضرت ابی بن کعب کی قرأت کو منسوخ التلاوۃ ہی جان لیں یا منسوخ الحکم
تو ہر حال میں ثابت ہوتا ہے کہ قرآن شریف جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا وہ
اہلسنت کے نزدیک مکمل جمع نہ ہوسکا اب وہ ناقص ہے۔ اگر بقول سر سید احمد خاں صاحب آنریبل
بالقابہ اس بات کو مان لیں۔ کہ ناسخ منسوخ قرآن شریف میں کوئی آیت نہیں۔ تو بہ اقوال اہلسنت تمام
منسوخ التلاوۃ و منسوخ الحکم آیات کو قرآن شریف میں موجود ہونا چاہئے تھا۔ یہ آیات کثیر کیوں نکالی
گئیں۔ غرض بخاری کتاب کی موجودگی میں قرآن شریف مکمل ثابت نہیں ہوتا۔ آنریبل سر سید
احمد خاں صاحب مرحوم بالقابہ اپنی کتاب الجواب خطبات احمدیہ مطبوعہ فیض عام علیگڈھ صہ ۳۴۹ پر قرآن
مجید میں آیات ناسخ و منسوخ ہونے کا بیان فرماتے ہیں۔
مسلمانوں کا اس بات پر ایمان رکھنا ایک مذہبی فرض ہے کہ خدا تعالیٰ علیم اور علام الغیوب
ہے یعنی اس کو ماضی اور حال اور استقبال کا یکساں علم ہے۔ پس اگر ناسخ و منسوخ کے یہ معنے
سمجھے جاویں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے حکم سابق کو کسی مابعد سے بدیں وجہ کہ اس پہلے حکم میں کچھ
نقصان تھا منسوخ کر دیا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ حکم سابق کیوقت خدا تعالےٰ کی صفت
علم کامل میں کچھ نقصان تھا۔ اور ایسا عقیدہ اسلام کے رو سے کفر ہے۔ پس ظاہر ہے کہ علماء اسلام
نے جن معنوں میں لفظ ناسخ و منسوخ کو استعمال کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں جو عیسائی آریہ وغیرہ
عالم سمجھتے ہیں۔ ناسخ و منسوخ کا لفظ اصطلاحاً دو چیزوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ ایک نبی سابق کی
ایسی شریعت پر جو دوسرے نبی کی شریعت سے تبدیل ہو گئی ہو۔ مثلاً ایک موسےٰ کی شریعت
سے پہلے ایک مرد اپنی زوجہ کی حیات میں اس کی بہن یعنے اپنی سالی سے شادی کر سکتا تھا
حضرت موسےٰ نے اس حکم کو منسوخ کیا اور فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی زوجہ کی زندگی میں اسکی
بہن سے نکاح نہیں کر سکتا لیکن اس کے مرنے کے بعد کر سکتا ہے۔ حضرت موسےٰ نے
مرد کو کامل اختیار دیا تھا۔ کہ جب چاہے اپنی زوجہ کو طلاق دیدے اور گھر سے باہر نکال دے۔ اس
حکم کو بقول عیسائیوں کے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے تبدیل کر دیا۔ اور حکم دیا کہ مرد اپنی زوجہ کو کسی
صورت سے طلاق نہیں دیسکتا جب تک کہ اس نے کسی سے زناء نہ کیا ہو۔ آنحضرت صلعم نے
بھی طلاق دینے کو مرد کے اختیار میں رکھا۔ لیکن اس پر قید لگا دی۔ کہ اگر بغیر کسی اشد ضرورت
اور معقول وجہ کے ایسا کرے۔ تو وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوگا۔ الفاظ ناسخ و منسوخ کا استعمال

بھی علماء اسلام نے شریعت سابقین کی نسبت کیا ہے۔ اور جسکا یہ منسوخ ہے وہ شریعت مراد ہے جو شریعت نبی سابق کو غیر واجب العمل کردے اور منسوخ سے وہ شریعت مراد ہے جو غیر واجب العمل ہو گئی ہو۔ ان معنوں میں تو قرآن مجید کی آیتوں پر لفظ منسوخ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید کے بعد کوئی ایسی شریعت نازل نہیں ہوئی۔ اور نہ نازل ہوگی۔ جو شریعت اسلام کو غیر واجب العمل کردے۔ قولہ تعالےٰ مایود الذین کفروا من اھل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ما ننسخ من اٰیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علےٰ کل شئی قدیر۔ (سورہ بقر آیت ۹۹ و ۱۰۰) ترجمہ اہل کتاب جو کافر ہوئے اور مشرکین یہ نہیں چاہتے۔ کہ تم پر تمہارے خدا کیطرف سے کوئی بھلائی اترے۔ اور خدا خاص کرتا ہے۔ اپنی رحمت کیساتھ جسکو چاہتا ہے اور خدا بڑی فضیلت والا ہے۔ ہم کسی آیت کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا بھلا دیتے ہیں۔ تو اس سے اچھی لاتے ہیں۔ یا اس کے برابر کیا تو یہ نہیں جانتا کہ خدا ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ مذکورہ بالا آیتوں سے کوئی ذی فہم شخص یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس سے قرآن مجید کی ایک آیت کا قرآن مجید کی دوسری آیت سے منسوخ ہونا پایا جاتا ہے۔ بلکہ صاف اس میں اہل کتاب کا ذکر ہے اور اہل کتاب جو اس بات کے مخالف تھے۔ کہ انکی شریعت کے برخلاف کوئی حکم نہ ہو اسکی نسبت خدا نے فرمایا کہ ہم جس آیات یعنے حکم شریعت اہل کتاب کو منسوخ کرتے یا بھلاتے ہیں۔ اس سے بہتر یا اسی کے مانند حکم بھیجدیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس آیت سے کسی طرح یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ قرآن مجید کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کرتی ہے۔ بلکہ اسکو صریح شریعت اہل کتاب یا رسوم مشرکین سے علاقہ ہے۔ جنکی طرف خاص اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ جن کی شریعت کے احکام میں شریعت محمدی سے کسی قدر کمی و بیشی ہوگئی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی میں ایسے احکام ہیں۔ جو امر واحد سے علاقہ رکھتے ہیں مگر وہ احکام مختلف حالات اور مواقع پر صادر ہوئے ہیں اور جبکہ وہ حالت باقی نہیں رہتی تو وہ حکم جو اس حالت سے متعلق تھا غیر واجب التعمیل ہو جاتا ہے اور دوسرا حکم جو حالت تبدیل شدہ سے مناسب ہو صادر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں علماء اسلام حکم اول پر منسوخ اور حکم ثانی پر ناسخ کا اطلاق کردیتے ہیں مگر اس کے یہ معنی کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ کہ حکم اول میں کسی قسم کا نقص تھا۔ بلکہ وہ حالت خاص جس کے واسطے وہ حکم مناسب تھا۔ باقی نہیں رہے۔ اس لئے وہ حکم بھی واجب التعمیل نہیں رہا۔ مثلاً

جب شراب پینے کے امتناع کا حکم نازل ہوا تو آنحضرتؐ نے سبز رنگ کے پیالوں کے استعمال کا بھی جو عرب میں بالتخصیص شراب پینے کے لئے مخصوص تھے منع فرمایا مگر جب شراب پینے کے امتناع کا حکم عموماً سب لوگوں کو معلوم ہو گیا اور اس کا رواج بھی اٹھ گیا۔ اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبز رنگ کے پیالوں کے استعمال کی اجازت دیدی۔ اسی قسم کی یہ مثال ہے کہ جب تک مسلمان مکہ میں رہے۔ جہاں کفار قریش کی حکومت تھی اور مسلمان انکے محکوم تھے۔ اسوقت تک انکو اپنے حکام کے ہاتھ سے ہر قسم کی تکلیفوں اور سختیوں کو صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کرنیکا حکم رہا۔ لیکن جبکہ مسلمان انکی عملداری کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے گئے۔ تو اسوقت جہاد کرنے کے احکام صادر ہوئے (انتھی بلفظہ زیادہ دیکھو خطباب احمدیہ از صـــ۲ تا صـــ۴۴) نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن شریف میں ناسخ اور منسوخ آیات ہرگز نہیں۔ پس اب فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت ثبوت دے کہ جو آیات بخاری میں منسوخ بتلائی جاتی ہیں۔ یا جنکو بکری کھا گئی وہ کہاں گئیں اور موجودہ قرآن شریف میں کیوں شامل نہیں کی گئیں۔ قرآن شریف مکمل جمع کیوں نہ ہوا

نوٹ۔ مولوی نور الدین صاحب احمدی اپنی کتاب نور الدین کے صـــ۲۲۸ پر لکھتے ہیں۔ ہمارے قرآن نے کہیں نہیں کہا۔ کہ فلاں حکم جو فلاں آیت میں ہے۔ اب منسوخ ہو گیا ہے۔ ہمارے ہادی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ فلاں حکم قرآنی اب منسوخ ہے الاخرہ

۱۱۔ قرآن میں تغیر و تبدل مولوی وحید الزمان صاحب نواب وقار جنگ بہادر محدث حیدرآبادی و مترجم صحاح ستہ اپنی کتاب تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ۱۹ صـــ۱۳۷ کتاب التفسیر مطبع احمدی لاہور کے حاشیہ پر یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ابو داؤد صحابی نے ایک شخص کو طعام الاثیم پڑھتے سنا۔ تو کہا یوں پڑھ اور طعام الفاجر۔ اس سے یہ نکلا۔ کہ قرآن شریف میں ایک لفظ کو دوسرے ہم معنے لفظ سے بدلنا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حافظ نے کہا متن کی عبارت سے تو یہ نکلتا ہے۔ کہ اگرچہ وہ لفظ ہم معنے نہ ہو جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ مترجم کہتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر تقریر درست ہوگی۔ کیونکہ انکے نزدیک قرآن صرف معنے اور مطلب کا نام ہے۔ انکے مذہب پر قرآن کے ترجمہ کو گو وہ کسی زبان میں ہو قرآن کہیں گے اور یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے نماز میں فارسی یا اردو یا کسی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اگر عربی زبان میں بھی پڑھنے کی قدرت ہو الخ انتھی بلفظہ

نوٹ :۔ مسلمانو! غور کرو کہ مذہب سنی قرآن شریف کی کیسی گت بناتا ہے۔ کلام الٰہی عربی چھوڑ کر انگریزی۔ فارسی۔ پشتو۔ پنجابی وغیرہ زبان میں نماز میں قرآن پڑھتا ہے۔ چلو چھٹی ہوئی کون عربی یاد کرتا پھرے۔

۱۲۔ **قرآن مکمل نہیں** اہلسنت کی کتاب تفسیر اتقان شہادت دیتی ہے کہ قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔ اخرج ابن اشتہ فی المصاحف بسند صحیح عن محمد بن سیرین قال مات ابوبکر ولم یجمع القراٰن وقتل عمر ولم یجمع القراٰن قال ابن اشتہ قال بعضھم یعنے لم یقرا جمیع القراٰن حفظا وقال بعضھم ھو جمع المصاحف۔ (اتقان صہ ۵۷ سطر اول جز و اول مصری)

یعنے حضرت ابوبکر مر گئے اور پورا قرآن جمع نہ ہوا۔ عمر قتل ہو گئے۔ مگر پورا قرآن جمع نہ ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مراد ہے۔ کہ پورا قرآن حفظ نہیں ہو سکا۔ مگر دوسرے کہتے ہیں۔ کہ پورا مصحف نہیں لکھا گیا۔

نوٹ۔ حضرات شیخین کا جامع القرآن ہونا خود کتب اہلسنت سے باطل ہوا۔ اور ثابت ہوا۔ کہ سنیوں کے نزدیک موجودہ قرآن شریف مکمل نہیں ہے۔

نوٹ۔ تحریف القرآن کا مفصل بیان تفسیر اتقان و در منثور سیوطی میں سنی صاحبان غور سے پڑھیں۔

۱۳۔ **اعتراض شیعہ** کیا انجمن صدیقی اور اس کے معاونین۔ ایڈیٹر النجم اور ملا ملتانی وغیرہ وغیرہ بتا سکتے ہیں۔ کہ قرآن جو سات حروف پر نازل ہوا تھا۔ وہ ساتوں حرف قرآن مشہور میں موجود ہیں یا نہ۔ اگر ہیں تو بتائے اور جو بقول اصح الکتاب صحیح بخاری و فتح الباری وغیرہ جلا دیئے گئے۔ صرف ایک حرف پر قرآن مشہور رکھا گیا۔ تو فرمایئے۔ اب وہ حضرت عثمان کی مزار شریف سے ملیں گے۔ یا زید بن ثابت کے مزار سے اور جب تک وہ قرآن مشہور موجود میں نہ ملیں۔ تب تک موجودہ قرآن شریف غیر مکمل و ناقص ہے یا نہیں۔

۲۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ و موطا امام مالک۔ نسائی و مسند احمد حنبل۔ و تفسیر اتقان و در منثور سیوطی جن میں قرآن کی زیادتی و کمی و تحریف و اغلاط کی روایات موجود ہیں۔ کیا یہ سب کتابیں اہلسنت کی لغو ہیں۔ اور ان لوگوں نے جھوٹ لکھا ہے؟

۳- کیوں جی توریت کہ جسکی حفاظت کے لئے سینکڑوں انبیاء بنی اسرائیل معصوم اوصیا سیدنا موسےٰ علیہ السلام آئے۔ تو وہ محرف ہوا اور قرآن شریف جو بعد وفات ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگونکے پالے پڑ گیا جو غیر معصوم۔ جایز الخطا والنسیان معمولی مسلمان تھے اس میں آپ کے عقیدہ سے تحریف ہو ہی نہیں سکتی۔ اے سبحان اللہ۔ کیا قرآن ہی کلام خدا ہے۔ توریت۔ انجیل زبور کیا کلام اللہ نہیں۔ جن میں تحریف ہو گئی۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنی کلام کا امم سابقہ میں محافظ نہ تھا جس طرح یہود و نصاریٰ کے علماء نے چاہا گڑبڑ کر دی۔ کلام الٰہی کو بگاڑ دیا۔ مخلوق گمراہ ہو گئی اللہ تعالےٰ دیکھتا رہا۔

۴- جو آیات رجم و رضاعت الکبیر بی بی عائشہ کی پلی ہوئی گھر الو بکری کھا گئی اب انکو کہاں دیکھیں سنو گم شدہ چیز تو ہمیشہ ملسکتی ہے۔ لیکن بکری کے پیٹ کی چیز کہاں سے ملے گی جب بکری موجود نہیں۔

۵- جب حضرت عمر اور انکے بیٹے حضرت عبداللہ صاحب کا تفسیر اتقان میں صاف بیان ہے۔ کہ بہت حصہ قرآن شریف کا چلا گیا۔ تو ان دونوں حضرات باپ و بیٹے کو منکر قرآن کیوں نہیں کہتے۔

۶- بموجب کتب سنیہ خاصکر دیباچہ احادیث التفاسیر قرآن موجودہ پر نقاط و اعراب حجاج بن یوسف نے لگائے اور اہلسنت کے نزدیک وہ شخص ملعون۔ ظالم۔ فاسق اور فاجر دشمن دین اور مرتد ہے۔ تو اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ قرآن شریف اس کے دست برد سے محفوظ رہا ہے اور تحریف لفظی و اعرابی نہیں ہوئی۔

۷- جب قرآن شریف کی سات قرأت مٹا کر ایک قرأت پر جامع القرآن زید نے جمع کیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ اب تک سبعہ قرأ سات قاریوں میں جوت بیزار چلتا آتا ہے۔ اور تمام تفاسیر میں ان قاریوں کی قرائت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۸- فرقہ اہلحدیث اور اہلسنت کے نزدیک قرآن شریف کے نہ من جانب اللہ اور نہ ہی متواتر کا ثبوت ملسکتا ہے۔ سنو قرآن کے من جانب خدا ہونے کی تصدیق صرف کلام پیغمبر صلعم سے ہوئی ہے اور جناب پیغمبر خدا کے صادق القول ہونے کی خبر قرآن میں ہے۔ اور یہ دور ہے اور دور باطل ہے اور جناب رسالتمآب صلعم اہلسنت کے نزدیک نبوت سے اول معاذ اللہ گمراہ۔ ظالم۔ بت پرست۔ کافر اور شرابی تھے۔ کہ سب سے اول تم لوگ اپنی کتابوں سے پیغمبر

خدا صلعم کو صادق و امین ثابت کرو۔ پھر کلام الٰہی کے تصدیق ہو جائے گی۔ (دیکھو شرح مواقف نولکشور صفحہ ۶۹۶ تفسیر کبیر جلد آخر ووجدک ضالا فھدیٰ اور صحیح بخاری مترجم پ ۲۰ صفحہ ۸۱-۸۲ مطبع احمدی باب وثیابک فطہر)

۹- جب آپ ہمارے اعتراضات سے بچنے کیواسطے جھٹ کہدیتے ہیں کہ منسوخ التلاوۃ آیات اور اختلاف قرۃ اور شاذ احاد ظنی ضعیف روایات سے تحریف نہیں ہو سکتی۔ تو فرمایئے۔ اگر کوئی عالم شیعہ بھی جواب کسی روایت و حدیث مذہب شیعہ کیواسطے پیش کرے۔ تو اس وقت جناب کا کیوں گلا گھٹنے لگتا ہے اور کیوں نہیں مانتے۔ جبکہ ہماری کتابوں پر لفظ اصح و صحیح کا نہیں لگایا گیا صرف اصول اربعہ ہے۔ اور آپ کی کتابیں صحاح ستہ مشہور ہیں فقط۔

بحث چہارم

خلاصۃ الکتاب۔ سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے (گنبد کی صدا)

۱- وجہ اول۔ اہلسنت کی معتبر و مستند کتب صحیح بخاری۔ اصح الکتاب۔ بعد کتاب الباری صحیح مسلم وغیرہ میں صحابہ کرام سے بروایات کثیرہ و بتصریحات علمائے سنیہ ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن شریف محرف۔ مبدل۔ غیر مکمل ناقص اور پر از اغلاط ہے اس لئے انکے ہاں قابل سند و قابل حجت اور واجب العمل نہیں۔ خاصکر صحیح بخاری زینت المباری کی موجودگی میں کوئی سنی قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب لاریب فیہ ثابت نہیں کر سکتا۔

وجہ دوم۔ کتب سنیہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو قرآن شریف منزل من اللہ ۲۳ سال کے زمانہ میں جناب رسالتمآب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔ وہ تمام حضرت عثمان نے جمع نہ کیا۔ بقول سنی۔ کئی آیات بی بی عائشہ کی بکری کھا گئی۔ کئی آیات منسوخ التلاوۃ منسوخ الحکم اور منسوخ ہو گئیں۔ کئی آیات گم ہو گئیں۔ کئی آیات پتوں پر لکھی تھیں۔ انکو اونٹ کھا گئے۔ بقول حضرت عبداللہ ابن عمر بہت سا حصہ قرآن شریف کا نکل گیا اور قرآن شریف مکمل جمع نہ ہو سکا۔ اس لئے ایمان سنی ناقص رہا۔ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۳۷۶ و صفحہ ۴۰۳

وجہ سوم۔ موجودہ قرآن شریف مصحف عثمانی کی ترتیب اور وجوہ قرأت برخلاف منزل

الٰہی جل شانہ ہے۔ مکی اور مدنی آیات میں گڑبڑ ہے۔ مدنی پہلے اور مکی آخیر کو جو سورہ سب سے پہلے نازل ہوئی۔ اقرا باسم ربک الاعلےٰ۔ وہ سب سے آخیر پارے میں لگائی گئی اور مکی اور مدنی آیات سورتوں میں اکھٹی جوڑ دی گئیں جس سے ترتیب مضامین اور فصاحت وبلاغت میں فرق آگیا۔ چونکہ جامع القرآن خود حافظ القرآن نہیں تھا۔ اس لئے ایک ہی قصہ اور واقعہ اور فرمان الٰہی کو بار بار لکھتا گیا۔ جیسا کہ قصۂ شیطان اور قصۂ حضرت موسےٰ علیہ السلام وغیرہ کئی جگہ بار بار آیا ہے۔

وجہ چہارم۔ حضرت عثمان نے ایک ہی صاحبزادے زید بن ثابت کے اعتبار پر قرآن شریف کی ترتیب کرائے اور قرائت نبوی کو مٹا دیا۔ محاورہ قریش پر قرائت قائم کی اور بار بار ایک ہی قصہ کو دہرایا پارے۔ رکوع۔ اوقاف وغیرہ بعد کو بنائے گئے۔ نہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ تقسیم تھی۔ نہ حضرات شیخین کی عہد حکومت میں بسم اللہ شریف کو آیت قرآنی نہ سمجھا اور الحمد شریف یعنی سورہ فاتحہ کو پارہ اول سے نکال ڈالا اور پارہ اول الم ذالک الکتاب سے شروع کیا گیا۔ قرآن مجید پر اعراب حجاج بن یوسف ملعون نے لگوائی۔ اس واسطے اہلسنت کے نزدیک موجودہ قرآن شریف مشکوک ہے۔

وجہ پنجم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن شریف وہ کہاں ہے۔ اور انکی موجودگی میں حضرت عثمان کو کیا مطلب تھا۔ کہ اپنا نیا نسخہ تیار کیا اور باقی تمام کتابت وحی۔ اوراق قرآن۔ صحیفے پارے اور پتوں اور ہڈیوں پر لکھی ہوئی آیات بینات جو جناب رسول اللہ صلعم کے زمانہ بابرکت سے محفوظ آتے تھے۔ وہ حضرت عثمان نے کیوں جلوا ڈالے ان میں کیا نقص تھا۔ اب سنیوں کے پاس کونسی معتبر شہادت موجود ہے۔ کہ جس سے ثابت ہو کہ موجودہ قرآن شریف اصلی ہے اور اس کی نقل مطابق اصل ہے۔ اگر آنحضرت صلعم و حضرات شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن موجود ہو تو نکالو۔

وجہ ششم۔ چونکہ حضرت عثمان کے زمانہ میں بنی امیہ کو اقتدار حاصل ہو گیا تھا اور بنی ہاشم و سادات کرام کے اقبال میں ضعف آگیا۔ بنی امیہ ہرگز نہیں چاہتے تھے۔ کہ خاندان نبوت و اہلبیت رسالت صلعم کے مناقب و فضائل مسلمانوں میں مشہور ہوں۔ تاکہ خلافت سے ہاتھ نہ دھونا پڑے۔ اس لئے حضرت عثمان نے دیدہ و دانستہ فضائل مرتضوی اور اہلبیت نبوی صلعم کو قرآن شریف سے نکلوا ڈالا اور قرائت میں تحریف کرا دی اور جامع القرآن وہ مقرر کئے۔ جو

دشمنان خاندان رسالت صلعم تھے (تفسیر اتقان دیکھو)

وجہ ہفتم۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور اس کی جماعت۔ حضرت ابی بن کعب اور حضرت بی بی عائشہ کی حضرت عثمان سے مرتے دم تک صحیح مخالفت کی خاص وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید میں تحریف کرائی۔ بی بی عائشہ حضرت عثمان پر سب تبرا و لعن کرتی رہیں۔ آخر مہاجرین و انصار نے حضرت عثمان کو دین اسلام کی تبدیلی اور قرآن شریف کی تحریق و تحریف کے باعث قتل کر ڈالا جنازہ تک نہ پڑھا۔

وجہ ہشتم۔ سنیوں کا عقیدہ و عمل موجودہ قرآن شریف کے بالکل مخالف ہے اور سنیوں کی کتب احادیث اصحاح ستہ خاصکر بخاری شریف اللہ تعالیٰ کی پاک کلام کے بالکل برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات صفاتی قرآن مجید میں اس طرح بیان فرماتا ہے۔ غور سے سنو!

الف۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب (پ۲ البقرہ۔ ع ۲۳) ترجمہ۔ اے پیغمبر جب میرے بندے تجھ سے میرا حال پوچھیں کہ میں کہاں ہوں تو کہدے میں نزدیک ہوں۔ یعنی ہر جگہ حاضر ناظر ہوں۔

ب۔ لا تدرکہ الابصار۔ وھو یدرک الابصار۔ وھو اللطیف الخبیر (پ۷۔ انعام ع ۱۳) ترجمہ۔ آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اور وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے اور وہ مہربان ہے خبردار (دیدار خدا محال ہے) وہ لطیف ہے کثیف نہیں۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم شاہ رگ سے زیادہ نزدیک ہیں۔

ج۔ ثم استوی علی العرش (پ۱۱۔ یونس۔ ع ۱)۔ پھر تخت (عرش) پر غالب ہوا۔

د۔ اللہ نور السموات والارض (پ۱۸۔ النور۔ ع ۵) اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے

ہ۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب (پ۲۵۔ الشوریٰ۔ ع۵) ترجمہ۔ اور کسی آدمی کا یہ حوصلہ نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے۔ مگر وحی کے ذریعے سے یا پردہ کی آڑ سے۔

و۔ لیس کمثلہ شیء (اللہ تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں۔

نوٹ: پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالے ہر جگہ حاضر و ناظر لامکاں ہے۔ اس کا دیدار مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی انسان سے بالمواجہ بات نہیں کرتا۔ نہ اس کو دکھائی دیتا ہے۔ وہ بے مثل بے مثال بے نظیر ہے وہ غیر مجسم ہے اس کی کوئی تشبیہ نہیں۔ مگر صحیح بخاری کی

احادیث قرآن شریف کے بالکل مخالف ہیں۔ محدثین اور مقلدین بخاری اللہ تعالے کو مجسم مانتے ہیں۔

۱۔ **حدیث بخاری** ۔عن انس عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یلقی فی النار وتقول ھل من مزید حتی یضع قدمہ فتقول قط قط (صحیح بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور کتاب التفسیر۔ سورۃ ق۔ پ۲۶ صد ۳۴۳ و ۳۴۲ باب قولہ وتقول ھل من مزید) ترجمہ حضرت انس نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخی لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے لیکن دوزخ یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (اس کا پیٹ نہیں بھرنیکا) یہاں تک کہ پروردگار اپنا قدم اس پر رکھ دیگا۔ اس وقت کہے گی۔ بس بس میں بھر گئی۔

لوٹ۔ اس صحیح حدیث سے اللہ تعالیٰ کا قدم اور اس کا دوزخ میں جانا ثابت ہوا۔ صحیح مسلم میں بجائے قدم کے لفظ رجل کے ہیں۔ جس کے معنے بھی قدم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ **حدیث بخاری۔ اللہ تعالے کی پنڈلی** ۔عن ابی سعید قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاءً وسمعۃ فیذھب یسجد فیعود ظھرہ طبقاً واحداً (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر۔ ن والقلم پ۲۹ صد ۵۵ باب قولہ یوم فیکشف عن ساق سطر ۶) ترجمہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن پروردگار اپنی پنڈلی کھولیگا۔ ہر ایک ایماندار مرد اور ایماندار عورت اس کو دیکھکر سجدے میں گر پڑینگے وہ لوگ رہ جائیں گے۔ جو دنیا میں لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ اور عبادت کیا کرتے تھے اور انکی نیت ریا کی تھی۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہینگے۔ لیکن انکی پیٹھ اکڑ کر تختہ ہو جائے گی۔ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

لوٹ۔ اللہ تعالیٰ کی پنڈلی ثابت ہوئی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ اپنا پہلو مومن پر رکھ دیگا۔ اور اس سے سرگوشی کریگا (بخاری کتاب التفسیر پ۱۹ صد ۲۴۔ ہود مطبع احمدی لاہور)

۴۔ اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی و گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر

اٹھا لیگا (پانچ انگلیاں مکمل انسانی ہوتیں یا حیوانی) (بخاری کتاب التفسیر پ۲۰ ص۸ المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ساد یں ص۲۶۸۵ مطبع صدیقی لاہور)

۵۔ اللہ تعالے کی کمر۔ اللہ تعالے جب سب مخلوقات پیدا کر چکا۔ اس وقت رحم اٹھ کھڑا اور پروردگار کی کمر تھام لی۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہیں کیا کرتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور۔ کتاب التفسیر الذین کفروا پ۲۰ ص۲۴)

۶۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار قیامت کو ہوگا (بخاری کتاب التفسیر پ۳ ص۱۰۱ و ۱۰۲ رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد اوّل ص۹۳۔

۷۔ اللہ تعالے کی انسانی صورت۔ اللہ تعالے نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا اور اسکو ساٹھ گز بنایا (المعلم ترجمہ صحیح مسلم جلد ساوس ص۲۷۲ مطبع صدیقی لاہور مشکوٰۃ کتاب الادب۔ باب السلام۔ ربع ثالث ص۳۱۹ امرتسری)

۸۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی۔ روز قیامت اللہ تعالے کرسی پر بیٹھیگا اور کرسی چرچر کرے گی جیسا کہ نیا چمڑا زین کا آواز کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالے کی داہنے طرف کھڑے ہونگے (مشکوٰۃ باب الحوض و الشفاعۃ ربع ۴ ص۲۳ سطر ۶۔ مطبع القرآن والسنہ امرتسر) رفع العجاجہ عن ابن ماجہ جلد اوّل ص۹۳۔

۹۔ اللہ تعالے بے ریش جوان ہے۔ اور عرش پر بیٹھا ہے۔ جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔ (حاشیہ بخاری مترجم پ۳ ص۱۰۷ و ص۱۰۸)

۱۰۔ اللہ تعالے کا نزول۔ اللہ تعالیٰ ہر رات آخری تیسرے حصہ میں پہلے آسمان پر اترتا ہے (بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پ۵ ص۱۴۔ کتاب التہجد۔ باب الدعا والصلوٰۃ من آخر اللیل)۔

نوٹ۔ پس مذہب سنی بالکل مخالف قرآن مجید ہے اور توحید و صفات و معرفت الٰہی سے عاری ہے جس طرح یہود اور نصاریٰ اور اہل ہنود وغیرہ اللہ تعالیٰ کو مجسم مانتے ہیں اور اس کی پوجا و پرستش کرتے ہیں اسی طرح مذہب سنی بھی مسلمانوں سے بت پرستی کراتا ہے۔ اور اللہ تعالے کو ایک نوجوان لڑکا خوبصورت امرد کا مانتا ہے مسلمانو! تم غور کرو اور انصاف کرو۔ کہ مذہب اسلام کا دار و مدار صرف توحید و معرفت الٰہی پر ہے اسی توحید کی شناخت اور منوانے کے واسطے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین مبعوث ہوئے۔ اسی توحید کے سکھلانے کیواسطے

جناب نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور انکی اولاد اطہار علیہم السلام نے ہزاروں تکالیف اٹھاکر حقیقی اسلام کو قست کم گیا۔ مگر مذہب سنی وہی بت پرستی وہی شرک سکھلاتا ہے۔ تو بولو یہ مذہب کس طرح حق پر ہے اور کس طرح سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پختہ ہے یا ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔ یہ لوگ موحد حقیقی نہیں۔ توحید مذہب سنی کی تفصیل دیکھو میری کتاب آئینہ مذہب سنی شاید راہ ہدایت پاؤ۔

وجہ نہم۔ مذہب سنی معاذ اللہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین وہتک وگستاخی کرتا ہے خاصکر بخاری جناب رسالتمآب صلعم کو معاذ اللہ والو۔ قزاق۔ خاطی گنہگار۔ بے رعب۔ غیر مدبر۔ کم علم۔ شرابی۔ شہوت پرست۔ عورتوں کا عاشق۔ کافر۔ بت پرست۔ ظالم وجابر۔ قرآن شریف کا منکر اور غیر عامل ثابت کرتا ہے (دیکھو مفصل آئینہ مذہب سنی۔ برہان الشیعہ۔ معہ حوالجات بخاری ومسلم وصحاح ستہ واخبار ور نجف) چونکہ مذہب سنی میں نہ توحید نہ معرفت الہٰی ہے اور نہ ہی شان رسالت صلعم۔ اس واسطے یہ مذہب سب سے گراہوا ہے اور موحد نہیں۔

وجہ دہم۔ مذہب سنی صحابہ کرام وامہات المومنین کے افعال واعمال۔ چال چلن پر ریک حملہ کرتا ہے۔ اور انکو منکر ومخالف قرآن شریف بناتا ہے۔ اس لئے سنی منکر قرآن ہیں (دیکھو آئینہ مذہب سنی)

وجہ یازدہم۔ مذہب سنی کے تمام فقہ کے مسائل بالکل مخالف قرآن شریف ہیں دیکھو ظفر المبین۔ برہان الشیعہ وحقیقۃ الفقہ اہلحدیث)

وجہ دوازدہم۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان رسالت صلعم جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام سے لیکر حضرت امام الزمان مہدی علیہ السلام تک کی مودۃ القربےٰ کو امت محمدیہ پر فرض قرار دیتا ہے۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربےٰ اور یاایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کے نص جلی فرماکر مومن کامل۔ وارثان دین اسلام منواتا ہے اور انہی دو آیات کی تفسیر وبیان میں حدیث ثقلین کتاب اللہ وعترت طاہرہ کا تمسک کرنیکے واسطے جناب رسول اللہ صلعم نص جلی فرماتے ہیں۔ مگر سنی وصایائے نبوی اور احکام مصطفوی کی صریح مخالفت کرکے حضرات اصحاب ثلاثہ کو اپنے خلیفے وامام اور چار مجتہدین امام اعظم صاحب۔ امام شافعی صاحب۔ امام مالک صاحب

امام احمد حنبل صاحب کو اپنا پیشوا مانتا ہے

وجہ سیزدہم - مذہب سنی کے فرقوں کے نام یعنے اہلسنت والجماعت - اہلحدیث حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - اور صوفی قادری - سہروردی نقشبندی - چشتی ہرگز قرآن شریف میں نہیں ملتے اور نہ ہی انکے سلسلے ثابت ہوتے ہیں - بلکہ واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا کے منافی ہیں -

وجہ چہاردہم - مذہب سنی کی نماز - عبادت آلہی بالکل مخالف قرآن شریف ہے (دیکھو نماز شیعہ مترجم - فلک النجاہ)

وجہ پانزدہم - مذہب سنی نے بیت اللہ شریف کے گرد چار مصلے برخلاف حکم قرآن شریف قائم کئے ہیں مصلی حنفی - مالکی - شافعی اور حنبلی - مگر قرآنی مصلی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کو چھوڑ رکھا ہے - جس مصلے پر جناب رسول اللہ صلعم - اہلبیت کرام و صحابہ عظام نماز پڑھتے رہے سنہ ۲۵ھ سے چار مصلے بدعت کھڑے کئے گئے - منکر قرآن سنی ہوں اور طعنہ شیعہ کو

وجہ شانزدہم - اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں امت محمدیہ کے گروہ کا نام شیعہ اور خاص امتیازی نام مسلمین اور مومن رکھا ہے - مگر سنیوں نے برخلاف احکام قرآن شریف اپنے نام اہلحدیث - اہلسنت والجماعت - حنفی - شافعی - مالکی - حنبلی - صوفی رکھ لیا -

وجہ ہفتدہم - قرآن شریف موجودہ یا غیر موجودہ میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان کی خلافت بلافصل یا امارت یا افضیلت کا کہیں ذکر تک نہیں نہ کنایۃً نہ صراحتًا نہ اشارۃً اور نہ ہی بحکم قرآن مجید جناب سیدنا احمد مجتبےٰ و محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان حضرات ثلاثہ کو اپنی حین حیات زمانۂ نبوت میں کہیں بھی کسی موقعہ پر مجمع عام یا خاص میں اپنا جانشین یا خلیفہ یا ولیعہد مقرر نہیں فرمایا - اور نہ ہی انکے واسطے کوئی نص جلی فرمائی گئی - صحابہ نے ناقص اجماع سے انکو اپنا بادشاہ مقرر کر دیا - مگر سنی مذہب ان حضرات ثلاثہ کو بلا دلیل فرقانی خلفاء رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مانتا ہے اور مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ اور اس کے پاک و مقدس رسول صلعم پر جھوٹ افترا اور بہتان باندھتا ہے -

وجہ ہشتدہم - سنیوں کا یہ عقیدہ افضل الناس بعد النبی ابوبکر ثم عمر ثم عثمان - قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں کہیں نہیں ملتا - مگر سنی مذہب اسکو رکن اسلام اور جزو

ایمان جانتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

وجہ نوزدہم۔ قرآن شریف میں کہیں یہ حکم نہیں اور صحاح ستہ سنیوں میں کہیں ذکر نہیں کہ ہر مسلمان پر حضرت امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت کی تقلید شخصی واجب ہے یا سنت ہے پس سنی مخالفت کتاب اللہ و سنت کرتا ہے اور مذہب امامیہ اثنا عشریہ کو چھوڑ کر قیاسی اور بناوٹی مذہب کی پیروی کر کے جنت کا وارث بننا چاہتا ہے۔

وجہ بستم۔ قرآن شریف کا حکم ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوط پکڑو۔ اور فرقہ فرقہ مت ہو جاؤ۔ لا تفسدوا فی الارض۔ زمین میں فساد مت ڈالو۔ اور فرمان ہے ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا۔ اور اس شخص کو جو تم کو سلام علیکم کہے یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ مگر مذہب سنی مسلمانوں کو لڑا کر ان میں تفریق ڈالتا رہتا ہے۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ نقشبندی۔ سہروردی۔ صابری۔ چشتی۔ صوفی۔ قادری۔ محمودی۔ وہابی۔ دتہ شاہی۔ نیچری۔ چکڑالوی۔ لاہوری قادیانی۔ احمدی وغیرہ کئی فرقے سنیوں نے کھڑے کر دیئے ہیں

ب۔ سنی اپنے کلمہ گو ہم مشرب۔ ہم ملت۔ ہم مذہب مسلمانوں اور مومنین موحدین محبان خاندان مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عداوت رکھتا ہے۔ انسے بائیکاٹ کرتا ہے۔ انسے مقدمات بازی۔ شر و فساد کرتا رہتا ہے۔ کفر کے فتوے لگاتا رہتا ہے۔ مسلمانوں کے ناطہ۔ رشتہ برادری۔ اخوت۔ میل جول۔ حفظ امن میں ہمیشہ خلل انداز رہتا ہے اور شیعان حیدر کرار علیہ السلام کو وہ کبھی آرام و امن سے زندگی گذارنے نہیں دیتا۔ بلاوجہ بلاقصور شیعوں پر رکیک حملہ کرتا رہتا ہے۔ اخباروں۔ اشتہاروں۔ کتابوں و رسالوں میں جھوٹی روایات لکھ کر انکی دل آزاری کرتا رہتا ہے۔ ہر شہر۔ ہر ملک اور ہر گاؤں میں سنی واعظ پھر کر بجائے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ان میں دشمنی و عناد پیدا کرتا ہے۔ اسلامی تواریخ گواہ ہیں کہ مذہب سنی نے کبھی بھی دنیا کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیا یہ مذہب اتفاق۔ تمدن و آسائش و حفظ امن کا سخت دشمن ہے انکے بزرگ ہمیشہ قرآن شریف کی مخالفت کرتے رہے اور جابرانہ و ظالمانہ حکومت کرتے رہے ہیں۔ مذہب سنی انسانی نسل کیساتھ پریم و محبت و اتفاق سے گذارہ کرنے کا سخت مخالف ہے۔ سنو! یزید پلید نے سنی مسلمان ہو کر مدینہ منورہ اور روضۂ مطہرہ کو برباد کیا اور خانہ کعبہ کو گرایا! حجاج بن یوسف سنی نے خانہ کعبہ کو آگ لگا دی اور مکہ معظمہ میں قتل عام کرا دیا۔ عبدالوہاب نجدی

سنی اور اس کے پیرو وہابیوں نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو لوٹا۔ روضۂ رسول مقبول صلعم کی بیعزتی کی اور گرایا آجکل ابن مسعود وہابی سنی نے اپنی فوج وہابیہ کیساتھ طائف شریف کو لوٹ کر مسلمانوں کو قتل کر کے مکہ معظمہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ غرض مذہب سنی ہمیشہ مسلمانوں کا قتل عام کرتا رہا ہے۔ اور مذہب سنی ہمیشہ سادات کرام اور آئمۃ الہدے علیہم السلام کا سخت جانی دشمن رہا ہے۔ اور انکو ایذا دیتا رہا ہے۔ کوئی تواریخ کوئی ہسٹری۔ کوئی قومی شہادت یہ ثابت نہیں کر سکتی کہ مذہب شیعہ نے بھی کبھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر چڑھائی کی ہو یا مسلمانوں کی معابد و مساجد و عتبات عالیات یا روضۂ منورہ کو گرایا ہو۔ یا مسلمانوں کا قتل عام کیا ہو۔ یا قرآن شریف پر تیر چلائے ہوں۔ یا فرقہ اہلحدیث یا اہلسنت والجماعت کیساتھ خواہ مخواہ فساد و جھگڑا کیا ہو۔ یا مذہب شیعہ نے پیشقدمی کر کے کسی کی دل آزاری کی ہو۔ یا کسی کے مذہب پر حملہ کیا ہو۔ یا کسی پر کفر کا فتوے لگایا ہو؟ یا گورنمنٹ کی مخالفت کی ہو یا سڈیشن و ایجیٹیشن اور بغاوت میں حصہ لیا ہو۔ یا جیلخانہ کی ہوا کھائی ہو

وجہ نسبت و یکم ۲۱۔ سنی قرآن شریف کی مخالفت کر کے نماز تراویح باجماعت پڑھتا ہے اور بدعت عمری جاری رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الطلاق مرتان۔ مگر سنی ایک دم تین طلاق دے کر عورت کو مطلقہ کر دیتا ہے اور عورت بالغہ۔ رانڈ۔ مطلقہ کا نکاح بغیر ولی کے پڑھتا رہتا ہے

وجہ نسبت و دوئم ۲۲۔ قرآن شریف میں صاف حکم ہے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین (پ ۹ اعراف ع ۱۳ ثلاثہ) ترجمہ اے پیغمبر اپنے جی ہی جی میں عاجزی سے اور ڈر کر اور بہت زور کی آواز سے نہیں۔ بلکہ دھیمی آواز سے صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ مگر صوفی۔ بناوٹی ولی اور فقیر سنی زور سے ضربیں لگاتا ہے۔ ذکر کی ڈنڈ مچاتا ہے ریاکاری سے لوگوں کو سناتا ہے اور عورتوں کو پھنساتا ہے۔ وجد کرتا ہے ناچتا ہے۔ کودتا ہے طبلہ، سارنگی۔ ڈھولک و طنبور کی آواز پر بدمست ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ جلشانہ کے نام کو بگاڑ کر ال ال کا نعرہ لگاتا ہے۔ اور مکر و فریب سے گلا پھاڑتا رہتا ہے۔

وجہ نسبت و سوئم ۲۳۔ پاؤں کا مسح کرنا۔ سنی قرآن شریف کی کھلم کھلی مخالفت کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل پاؤں کے مسح کرنے کا صاف حکم دیتا ہے۔ وامسحوا برؤسکم

وارجلکم الی الکعبین (پ۶ المائدہ ع ۱) اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں تک مسح کر لیا کرو
جہاں دہو یا جاتا ہے۔ اگر پانی نہ ملے تو ستھری مٹی لے کر منہ اور ہاتھوں کے مسح کرنے کا حکم ہے
قولہ تعالےٰ فلم تجدو اماءً فتیمموا صعیدًا طیبًا فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ
(پ۶۔ المائدہ) مگر سنی قرآن شریف کے برخلاف پاؤں دہوتا رہتا ہے۔ وہ کیوں۔ اس لئے کہ
خاندان رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاؤں کا مسح کرتا چلا آیا ہے اور حجاج بن یوسف نے قرآن
شریف پر اعراب لگائے اور ارجلکم کی زیر کو زبر کر دیے اور قرآن شریف میں تحریف کر دی۔ جس سے
مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا چونکہ اہلبیت کرام قرآن شریف کے حقیقی ومفسر و مبین ہیں۔ اس لیئے
انہوں نے اس غسل پاؤں کے مسئلہ کو غلط قرار دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم جاری رکھا۔ اہلسنت کی
تمام تفاسیر۔ خازن۔ کبیر۔ فتح البیان معالم التنزیل وغیرہ پکار کر بتا رہے ہیں۔ کہ وضو میں دو
غسل ہیں اور دو مسح ہیں اور حضرت عبداللہ ابن عباس اور قتادہ۔ انس۔ عکرمہ۔ شعبی اور مذہب
امامیہ شیعہ میں پاؤں کا مسح کرنا واجب ہے اور ابن کثیر و ابو عمر داور حمزہ اور ابوبکر اور عاصم قال
نے ارجلکم کے لام کو زیر سے پڑھا ہے اور برؤسکم پر عطف ہے۔

ب۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہا۔ کہ لوگ غسل کیے جاتے ہیں۔ پیروں کو اور میں
کتاب اللہ میں نہیں پاتا مگر مسح کو (سنن ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۵ وصفحہ ۱۵۲) اور جن لوگوں نے غسل
کو واجب نہیں جانا انہوں نے احتجاج کیا ہے۔ قرأت جر کیساتھ اس لفظ قرآن میں وارجلکم
اور وہ برؤسکم کے اوپر عطف ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قرائت صحیحہ وسبعیہ۔ مشہور ہے پس
جب ثابت ہوا کہ اہلسنت کے اکثر عالم اس مسئلہ میں اہلبیت نبوی صلعم سے موافق ہیں اور اہلبیت
رسالت صلعم ہی قیم و مفسر و عامل وحامل قرآن و اولوالامر ہیں۔ اور مطابق حدیث ثقلین انی
تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی۔ یہی پیشوا اور امام و رہبر ہیں۔ تو جو یہ
حکم فرمادیں وہی شریعت وہی اسلام ہے۔ پس مسح کرنا حکم خدا اور عمل آئمۃ الہدیٰ سے
ثابت ہوا۔ مگر سنی حجاج بن یوسف ملعون کی پیروی کر کے قرآن شریف اور اہلبیت رسالت صلعم
کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس مذکورہ بالا وجوہات سے ثابت ہوا کہ حضرات اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت
کا ایمان قرآن شریف پر نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے (حیات باقی ملاقات باقی) وما علینا الا البلاغ المبین

۵ جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی !

(حررہ ڈاکٹر صابر عفی عنہ)

تفسیر ابن کثیر برحاشیہ تفسیر فتح البیان صـ ۲۹۹

۴ - تفسیر معالم التنزیل صـ ۷ - تفسیر کبیر جـ ۳ صـ ۳۶ - عینی شرح بخاری - فتوحات مکیہ ابن عربی - حد تحقیق - تفسیر دار قطنی صـ ۲۵ - مسند امام احمد حنبل جلد ۱ - صـ ۵۹ - در منثور جلد ۲ صـ ۲۶۳

ضمیمۂ لاثانی

اعتراضات ملا ملتانی و جوابات حقانی

اس میں حقیقت مذہب شیعہ کے قرآنی حصہ کے اعتراضات کا جواب باصواب ہے

۱۔ اعتراض ملا ملتانی۔ کتاب کافی کلینی۔ فضل القرآن ص ۶۷۱ مطبوعہ نول کشور عن ہشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ قال ان القرآن الذی جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سبعۃ عشر الف آیۃ۔ ترجمہ ہشام بن سالم روائت کرتے ہیں۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل جو قرآن مجید حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے تھے۔ اس میں سترہ ہزار آیات تھیں الخ اور قرآن مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آیتیں ہیں اور موافق روایات شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے دیکھو حقیقت مذہب شیعہ ص ۳ روایت نمبر ۱)

جواب صابر۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔ صرف آپ صاحبان کی آیات کے شمار کی غلطی ہے۔ شمار بصری اور کوفی آیات میں اختلاف ہے۔ پھر اگر آپ اپنی منسوخ التلاوۃ اور منسوخ الحکم اور نا جمع شدہ آیات کو جنکو بکری کھا گئی اور جو جلائی گئیں یا جنکو بقول ابو الفضل دیمک چاٹ گئی۔ یا اونٹ کھا گئے یکمل جمع کریں۔ تو ستر ہزار سے زیادہ ہوتی ہیں اور چھ ہزار اور کئی سو آیات کا ثبوت آپکے ذمہ ہے۔ کہ یہ میزان کل اللہ تعالےٰ کا لگایا ہوا ہے۔ یا اسکے رسول مقبول صلعم نے بتایا ہے۔ یا خلفاء راشدین نے یہ میزان جتلایا ہے۔ یہ تعداد چھ ہزار آپکو کس نے بتلائی ہے۔ اختلاف تعداد آیات و سور تمہارے وغیرہ دیکھو اتقان جلال الدین سیوطی مصری ص ۶۶ و ص ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ ۔

۲۔ اعتراض ملا ملتانی۔ عن احمد بن محمد بن ابی نصر قال دفع الی ابو الحسن علیہ

السلام مصحفاً وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ وقرأت فیہ - لم یکن الذین کفروا فوجدت
فیہا اسم سبعین رجلاً من قریش باسمائهم واسماء اباۂهم قال فبعث الی ابعث
الی بالمصحف الخ ص۲۶۶ ترجمہ احمد بن محمدؒ بن ابی نصر نے بیان کیا کہ مجھے ایک قرآن حضرت امام
رضا علیہ السلام نے دیا اور حکم دیا کہ اس سے نقل مت کرنا۔ سو میں نے اس کو کھولا اور سورہ
لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کی۔ اس سورہ میں ستر قریشیوں کے نام مع ولدیت پائے
پس امام صاحب نے کہلا بھیجا۔ کہ وہ قرآن مجھے واپس بھیجدو الخ (حقیقت مذہب شیعہ حصہ اول
صـ۴۳)

جواب صاحب - یہ حدیث مجہول ومفصل ومنقطع ہے - اصول حدیث کیموافق قابل حجت
نہیں دیکھو اسناد علی بن محمد عن بعض اصحابہ - درمیان سے راوی ساقط ہیں - دوم - اگر
اسکو صحیح بھی مان لیں تو بھی اسی کے موافق حدیث دیکھو تفسیر معالم التنزیل بغوی تحت آیہ
یحذر المنافقون متفقہ اور مشترکہ روایات پر اعتراض کرنا منصف مزاج ومحقق اور صاحب
ایمان کا کام نہیں۔

۳ - اعتراض ملا ملتانی - ملا محمد باقر مجلسی حیات القلوب جلد سوم صـ۴۲ مطبوعہ نولکشور
میں بایں طور لکھتے ہیں کہ در احادیث وارد شدہ کہ ثلث قرآن در فضائل ایشان اہلبیت است
ثلثے در دشمنان ایشاں ودر بعضے از روایات ربع وارد شدہ اور اسی کے قریب صاحب
کلینی اصول کافی صـ۶۶۹ نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے (حقیقت مذہب
شیعہ صـ۴۲ روایت سوم)

جواب صاحب - یہ بھی متفقہ اور مشترکہ روایت ہے - دیکھو کتب اہلسنت والجماعت جناب
امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے - پس اس کا ایک ربع
۱/۴ حصہ ہماری شان میں ہے اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے اور ایک ربع میں
قصص اور امثال ہیں - اور ایک ربع میں فرائض اور احکام ہیں - اور ہماری شان میں قرآن
مجید کی بزرگ آیتیں ہیں (ارجح المطالب کتاب سنی المذہب باب دوم صـ۵۶ اور اصول کافی
کتاب شیعہ صـ۶۶۹)

۴ - اعتراض ملا ملتانی - کتاب اصول کافی شیعہ صـ۲۶۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام - قال نزل جبرئیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ

ھکذا اریا ایہا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا فی علیٍ نوراً مبینا - پس اس قرآن موجود میں یہ نام نہیں ملتا (حقیقت مذہب شیعہ صہ روایت نمبر ۴)

جواب صابر - اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے - دیکھو رجال کشی صہ ۲۴۷ اور رجال نجاشی صہ ۲۳ - اسناد حدیث یہ ہیں - عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن منخل عن ابی عبداللہ علیہ السلام - پس یہ روایت قابل سند نہ رہی -

الف - قال حمدویہ کتبت احادیث محمد بن سنان عن ایوب بن نوح وقال لا استحل ان اروی احادیث محمد بن سنان (رجال کشی صہ ۲۴۷)

ب - وھو رجل ضعیف جدا لا یعول علیہ ولا یلتفت الی ما تفرد بہ لا احل لکم ان ترووا احادیث محمد بن سنان (رجال نجاشی صہ ۲۳)

۵ - اعتراض ملا ملتانی - کتاب اصول کافی شیعہ صہ ۲۶۲ عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً - ھکذا انزلت الخ - یعنے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی لیکن اس قرآن میں فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ ہرگز نہیں ہے (ایضاً صہ ۴)

جواب صابر - اس حدیث میں علی بن اسباط فطحی مذہب کا راوی ہے - جو مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک مردود ہے (دیکھو رجال کشی صہ ۳۴۸)

کان علی بن اسباط فطحیا - مذہب فطحیہ مذہب اثنا عشری نہیں ہے -

۶ - اعتراض ملا ملتانی - کتاب شیعہ اصول کافی کلینی صہ ۲۶۳ عن عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عھدنا الی اٰدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ انزلت فی الولایۃ الخ - پس حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اسی طرح پر نازل ہوئی - لیکن اس قرآن موجودہ میں اب کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم نہیں ہے (حقیقت مذہب شیعہ صہ ۴ روایت نمبر ۶)

جواب صابر - اس حدیث میں محمد بن سلیمان ضعیف ہے (دیکھو رجال نجاشی صہ ۲۵۱) - اس لئے قابل سند وحجت نہ رہی - محمد بن سلیمان بن عبداللہ دیلمی ضعیف جدا لا یعول علیہ فی شیٔ (رجال نجاشی صہ ۲۵۱ مطبوعہ بمبئی)

۷۔ اعتراض ملاملتانی۔ اصول کافی صـ۲۶۳ و ۲۶۴۔ عن جابر قال نزل جبرئیل بھذہ الایۃ علی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ اس قرآن میں علی کا نام نہیں ہے (حقیقت مذہب شیعہ صـ۵ روایت نمبر۷)

جواب صابر۔ اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے دیکھو رجال کشی صـ۲۴۷ لا استحل ان اروی احادیث محمد بن سنان ھو رجل ضعیف۔ رجال نجاشی صـ۲۳۳

۸۔ اعتراض ملاملتانی۔ اصول کافی صـ۲۶۶ امام جعفر صادق علیہ السلام قسم اٹھاکر کہتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ وھذا عن بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول تعالٰی سال سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع ثم قال واللہ نزل بھا جبرئیل علی محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اس قرآن میں بولایۃ علیؑ موجود نہیں (حقیقت مذہب شیعہ صـ۵ روایت نمبر۸)

جواب صابر۔ حدیث قدسی بولایۃ علیؑ تفسیر وشان نزول پر محمول ہے۔ دیکھو مرآۃ العقول۔ اگر تسلی وتشفی نہ ہو۔ تو اس حدیث میں محمد بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔ جو قابل حجت نہیں۔ دیکھو رجال نجاشی صـ۲۵۸

۹۔ اعتراض ملاملتانی۔ کتاب اصول کافی صـ۲۶۸ عن حمزہ عمن اجزہ قال قراء رجل عند ابی عبد اللہ علیہ السلام قل اعملوا فسیرا اللہ عملکم و رسولہ والموسنون فقال لیس ھکذا ھی انما ھی والماموتون فنحن المامونون۔ یعنے امام صاحب کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت فسیر واللہ عملکم و رسولہ پڑھی۔ امام صاحب نے فرمایا۔ اس طرح نہیں بلکہ یوں ہے المامونون اور مامونون ہم لوگ ہیں۔ پس یہاں بھی تحریف ثابت ہوئی (حقیقت مذہب شیعہ صـ۵)

جواب صابر۔ صرف اختلاف قرأت ہے اور معانی میں فرق نہیں پڑتا۔ ایسا اختلاف لفظی قرأت صحاح ستہ و تفاسیر مروجہ اہلسنت والجماعت کے ہاں ہزاروں ہیں۔ پھر یہ حدیث مجہول ہے۔ کیونکہ عمن اجزہ میں راوی کا نام نہیں نہ معلوم وہ راوی کیسا تھا۔ اس لئے اصول حدیث کے مطابق یہ حدیث بھی قابل حجت نہیں ہے۔

۱۰۔ اعتراض ملاملتانی نامہ نگار اہلحدیث اخبار امرتسر۔ مورخہ ۲۶

تمبر ۱۹۲۴ء جلد ۲۱ نمبر ۴۰ صٹ کالم اول اخبار اہلحدیث ۔ وجہ سوئم یہ کہ آئمہ شیعہ نے صاف بتادیا ہے کہ ہم شیعہ جناب امیر علیہ السلام کا قرآن پڑھتے ہیں ۔ جو کوئی ہماری قرأت یا قرآن کو چھوڑ کر دوسرے قرآن کو تلاوت کریگا وہ گمراہ ہے ۔ اصول کافی میں ہے کہ کسی شخص نے امام معصوم سے شکایت کی کہ ابن مسعود صحابی آپکی قرأت کے برعکس پڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا ۔ کہ اگر ابن مسعود قرآن کو ہماری قرأت کے موافق نہیں پڑھتا تو وہ گمراہ ہے ۔ ربیعہ نے کہا کہ حضرت ایسے جلیل القدر صحابی کو آپ کیوں گمراہ کہتے ہیں ۔ امام نے کہا واقعی گمراہ ہے اس لئے کہ ہم اپنے باپ کا قرآن پڑھتے ہیں ۔ اور وہ نہیں پڑھتا ۔

جواب صابر ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ اللہ تعالیٰ اس نامہ نگار اہلحدیث کو ہدایت دے کہ وہ جھوٹ افترا اور غلط بیانی سے باز رہے ۔ نامہ نگار ملتانی غلط ترجمہ کرنے مغالطہ اور فقروں کی کانٹ چھانٹ کرنی اور تحریف میں مشاق ہے ۔ صرف مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ پاک مذہب کی مخالفت میں اس نے اپنے انصاف و دیانت کو بالائے طاق رکھا ہے یہ ملتانی کچھ لکھتا ہے اور حدیث کے الفاظ کچھ ہیں سنو اصلی حدیث ۔ محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن عبد اللہ بن فرقد والمعلی بن خنیس قالا کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام ومعنا ربیعۃ الرائے فذکرنا فضل القرآن فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان کان ابن مسعود لا یقرء علی قرائتنا فھو ضال فقال ربیعہ ضال فقال نعم ضال ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما نحن فنقرء علی قرائۃ اُبیّ (اصول کافی صـ ۶۷۱ حدیث اخیر ۔ نول کشور) ترجمہ ۔ عبد اللہ بن فرقد اور ابن خنیس سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تھے اور ہمارے ساتھ ربیع بھی تھا ۔ ہم نے فضایل قرآن شریف کا ذکر کیا ۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ۔ اگر عبد اللہ بن مسعود ہماری قرأت کے موافق نہیں پڑھتا تھا ۔ تو گمراہ تھا ۔ ربیعہ نے کہا وہ گمراہ امام علیہ السلام نے فرمایا ۔ ہاں گمراہ پھر جناب امام علیہ السلام نے فرمایا ہم ابی بن کعب کی قرائت پر پڑھتے ہیں ۔ (صافی شرح کافی)

نوٹ :۔ نامہ نگار ملتانی کی غلط بیانی دیکھئے ۔ کہ ایک حدیث کا ترجمہ کرنے میں کتنی ایمانداری برتی ہے اور یہ لوگ ہمیشہ شروع ہی سے حق کو چھپاتے آتے ہیں ۔ اور جھوٹ و باطل کو فروغ دے کر گلٹی و مصنوعی اسلام پیش کرتے آتے ہیں ۔ قرأت کا ترجمہ قرآن اور

ابی ابن کعب) کا ترجمہ اپنے باپ کا قرآن لکھدیا اور امام معصوم علیہ السلام کی کلام کو بگاڑ دیا
ب۔ پھر نامہ نگار ملتانی کی تاریخ دانی پر غور فرمائیں۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود صحابی کب تک زندہ رہا۔ کیا اس نے جناب سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ پایا
بھی ہے یا نہیں (دیکھو تقریب التہذیب) پھر اس علمی لیاقت اور تاریخی واقفیت اور افترا
پردازی پر وہ علماء کرام شیعہ سے مقابلہ کر بیٹھتا ہے۔ کاش کہ جھنگ مگھیانہ کی اسلامی پبلک
اور وکلاء ور وسا ہماری بحث کو بند نہ کرتے۔ تو ملتانی صاحب کے لایعنی معلوم ہو جاتے

۱۱۔ **اعتراض ملا ملتانی**۔ کتاب فروع کافی یعنی روضہ ص۶۱ میں ہے کہ امام موسٰی
رضا علیہ السلام نے اپنے مرید سوید کو بطور نصیحت جواباً قید خانہ میں باین مضموں خط لکھا۔ اور
فرمایا۔ ولا تلتمس دین من لیس لہ من شیعتک ولا تحبین دینھم فانھم الخائنون
الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتھم وتدری ما خانوا اماناتھم ائتمنوا
علی کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ الخ یعنے تو انکا دین تلاش مت کر۔ جو لوگ تیرے شیعہ نہیں
ہیں اور نہ ہی تو انکے دین کی محبت کر۔ کیونکہ وہ لوگ خیانت کرنیوالے ہیں۔ جن لوگوں نے خدا
اور رسول کی خیانت کی اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت کی۔ کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ کس طرح
امانتوں میں خیانت کی۔ وہ خدا کی کتاب پر امین بنائے گئے تھے۔ پس انہوں نے خدا کی کتاب
کو تحریف کر دیا اور بدلڈالا۔ الخ (حقیقت مذہب شیعہ ص۶)

تحریف کا جواب۔ جناب ملا صاحب اور انکے ہم خیال صاحبان۔ جہاں کہیں لفظ
تحریف وتبدیل۔ حرفوہ بدلوہ وغیرہ اصول کافی وغیرہ کتب احادیث امامیہ میں آیا ہے۔ اس سے
مراد تحریف معنوی وتبدیل احکام الٰہی ہے۔ سلطنت بنی عباس کا دور دورہ ہے۔ تیسری صدی
ہجری میں مامون الرشید ابن خلیفہ ہارون الرشید عباسی بادشاہ اسلام کی حکومت وبادشاہت
ہے۔ دین اسلام میں سینکڑوں بدعات جاری ہیں اسلام اب وہ حقیقی اسلام نہیں رہا اب
شاہی اسلام بنا ہوا ہے اور موم کے ناک کی طرح جدھر چاہا ادھر پھیر لیا محدثین ومفسرین و
مورخین۔ مجتہدین اہلسنت منشاء حکومت پر چلکر فتاوے جاری کرتے ہیں۔ شاہی رنگ میں
رنگے ہوئے ہیں۔ شراب کی گرم بازاری ہے۔ فتاوی قاضی ابو یوسف شاگرد امام اعظم صاحب
حنفی قاضی القضاۃ وشیخ الاسلام جاری ہیں جنہوں نے ہارون الرشید پر انکے باپ کی مدخولہ
کنیزک یعنے سوتیلی والدہ کو ایک لاکھ درہم لے کر حلال کر دی تھی (تاریخ الخلفا سیوطی اکتاب

اللہ وسنت پر عمل نہیں۔ اجتہادی وقیاسی مسائل فقہ کے احکام جاری ہیں اور دین اسلام کے حقیقی وارث۔ مامور من اللہ حجۃ اللہ پاک و معصوم سیدنا امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام قید خانہ میں قید ہیں۔ انکا خادم و مرید سوید جناب امام علیہ السلام سے ایسے پرآشوب و پرفتن زمانہ سے بچنے کے واسطے حکم امام دریافت کرتا ہے۔ جناب حجۃ الانام امام علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تو سوائے اپنے فرقہ شیعہ کے ان لوگوں سے نہ مسائل پوچھ نہ میل ملاقات کر کیونکہ ان مجتہدین ومحدثین خوارج ونواصب نے دین اللہ و احکام وسنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بگاڑ دیا اور خیانت کی اصلی احکام چھپا دے۔ ان لوگوں کے پاس اللہ کی کتاب تھی۔ اسکو چھوڑ کر اسکے معانی ومطالب ومفہوم میں تحریف کی تغیر و تبدل کیا اور اپنے من گھڑت مسائل جڑ دیئے کتاب اللہ وسنت کو چھوڑ کر فقہ وقیاس جاری کر دیا۔ اسی طرح یہودیوں نے بھی توریت شریف کے مطالب و مفہوم کو بدل دیا تھا۔ اور غلط معنے بتائے تھے۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ۵۔ النساء) یہود میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو الفاظ کو انکی جگہ یعنے اصلی معنوں سے پھیر دیتے ہیں (ترجمہ مولوی نذیر احمد حمائل شریف صـ۱۳۴)

ب۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ (پ۶۔ المائدہ سرع ۶) ترجمہ تورات کے لفظوں کو انکی جگہ یعنے اصلی معنوں سے پھیر دیتے ہیں صـ۱۷۳۔

ج۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ (پ۶۔ مائدہ سرع ۹) ترجمہ۔ احکام تورات مثلاً حکم سنگساری کے الفاظ کو انکے ٹھکانے یعنے معنے متعین ہوئے پیچھے جگہ سے بے جگہ کر دیتے ہیں (حمائل نذیری صـ۱۸۰)

د۔ افتطمعون ان یومنوا لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللّٰہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون (پ۱۔ البقرہ۔ ع ۹۔ حمائل نذیری صـ۱۷)

ترجمہ۔ مسلمانو! کیا تم کو توقع ہے کہ یہود تمہاری یہ بات تسلیم کر لیں گے اور انکا حال یہ ہے۔ کہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہو گذرے ہیں۔ کہ کلام خدا سنتے تھے پھر اس کے سمجھے پیچھے دیدہ و دانستہ اس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے۔

نوٹ۔ پس ثابت ہوا کہ کلام اللہ کی تحریف سے تحریف لفظی مراد نہیں بلکہ تحریف معنوی ہے۔

دوئم۔ فیصلہ آئمۃ المعصومین علیھم السلام۔ سنی مسلمانو! اہلحدیث دوستو، حنفی

مولویو۔ سنو! جس طرح تفسیر القرآن بالقرآن ہوتی ہے۔ اسی طرح تفسیر الاحادیث بالاحادیث بھی ہے اور ہمارے پاک اماموں نے اس کا فیصلہ ہی کر دیا ہے۔

الف کتاب فروع کافی جلد سوم۔ کتاب الروضہ ص۲۶ پر رسالۃ ابی جعفر الی سعد الخیر میں ہے۔ قال کتب ابو جعفر علیہ السلام الی سعد الخیر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اما بعد فانی اوصیک بتقوی اللہ فان فیہا السلامۃ (الی ان قال) وکل امۃ قد رفع اللہ عنہم علم الکتاب حین نبذوہ وولاہم حین تولوہ وکان من نبذہم الکتاب ان اقاموا حروفہ۔ وحرفوا حدودہ (الی ان قال ص۲۷ سطر۴) من ھذہ الامۃ الذین اقاموا حروف الکتاب وحرفوا حدودہ الاخرہ۔ ترجمہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے سعد الخیر کیطرف خط لکھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بعد ازاں واضح ہو کہ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کیساتھ تقوے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ اس میں ہلاکت سے سلامتی ہے (پھر فرمایا) ہر امت سے اللہ تعالےٰ نے علم کتاب کو اس وقت اٹھا لیا ہے۔ جب کہ امت نے کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا۔ اور اللہ نے انکے تولا کیا۔ جبکہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ سے تولا کیا اور کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈالدیا۔ کہ حروف کتاب کو تو قائم رکھا۔ مگر اس کے احکام اور حدود کو بدل ڈالا (پھر فرمایا ص۲۷ پر) اور اس امت محمدیہ میں سے عالموں نے کتاب اللہ کے حروف کو تو قائم رکھا اور انکو نہیں بدلا۔ مگر انکے احکام و حدود کو بدل ڈالا۔

نوٹ۔ پس صاف ثابت ہوا۔ کہ تحریف کتاب اللہ سے مراد جناب امام علیہ السلام کی مراد تحریف معنوی و تبدیلی احکام الٰہی ہے۔ سو یہ بالکل بات سچ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف تو زمانہ حضرت عثمان میں جمع ہو چکا تھا اور اس زمانہ سے لے کر آج تک سوائے اعراب کے باقی غیر محرف و غیر مستبدل چلا آتا ہے۔ اور مسلمانوں میں رائج ہے۔ اس قرآن شریف کے حروف والفاظ تو نہ بدلا سکے۔ مگر محدثین و مفسرین اور مجتہدین نے قرآن شریف کے معانی و مفہوم کو بدل دیا اور کایا ہی پلٹ دی۔ یہ تو عقل بھی نہیں مانتی کہ آئمہ معصومین علیہم السلام سلطنت بنی امیہ اور بنی عباس میں مبعوث ہوں اور اس زمانہ میں قرآن شریف تمام ممالک میں موجود ہوں اور اس کے مفسر و محافظ ہزاروں ہوں۔ اور جناب انکی طرف مخاطب ہو کر فرما دیں۔ کہ ان لوگوں نے قرآن میں لفظی تحریف کر دی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تحریف معنوی مراد ہے۔

سوم۔ آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام ص۶۱ پر ہے کہ

جناب امامؑ نے فرمایا جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہو جائے گی۔ اور بہت سے لوگ جو ان سے ایمان لائے تھے مرتد ہو جائیں گے اور قرآن کی تاویلات میں طرح طرح کی تحریفیں کریں گے اور اس کے معنوں کو بدلیں گے اور انسے الٹا پلٹا مطلب نکالیں گے۔

چہارم۔ اسماء الرجال کشی صفحہ ۹۳ پر ہے ان الناس بعد النبی علیہ السلام رکب اللّٰہ بہ سنتہ من قبلکم فغیروا وبدلوا وحرفوا وزادوا فی دین اللّٰہ ونقصوا فیہ۔ ترجمہ تحقیق بعد وفات حضرت آیات نبی مکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے طریقے پر چلایا۔ جو تم سے آگے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ) ان لوگوں (امت محمدیہ کے عالمان دین یعنی خوارج و نواصب) نے اللہ تعالےٰ کے دین میں تغیّر و تبدّل کیا۔ معانی بدل دیئے دین میں زیادتی کی اور دین اسلام میں سے نقصان کر دیا۔

نوٹ:۔ پس مذکورہ وجوہات سے صاف ثابت ہوا۔ کہ لفظ تحریف سے تحریف معنوی مراد ہے۔ ملا ملتانی کا دعوےٰ ڈسمس ہوا۔ انجمن صدیقی جھنگ شہر کے مولوی صاحب بد ہوائی اہلحدیث نے کیسی ایمانداری و دیانت برتی کہ امام معصوم کی کلام کی تحریف علانیہ کر دی۔ کہ الفاظ کو مقدم و موخر کر کے حرفوا کتاب اللّٰہ وبدلوہ بنا دیا اور کافی رجال کشی صفحہ ۹۳ کا حوالہ غلط لکھ دیا۔ اور ایک پاک و معصوم امام پر افترا و بہتان باندھا ہے

چون قلم در دستِ غدارے بود لاجرم منصور بردارے بود

اسلامی دنیا میں کوئی منصف مزاج اور محقق مسلمان صاحب تقویٰ و ایمان ہے۔ جو اس اہلحدیث مولوی سے پوچھے۔ کہ حرفوا کتاب اللّٰہ وبدلوہ کی عبارت کہاں ہے اور کیوں دیدہ دانستہ دھوکا دیا گیا اور اپنے مذہب کو بدنام کیا۔

پنجم۔ اگر ملا ملتانی صاحب دلائل قرآنی و احادیث و اقوال آئمہ المعصومین کو اپنی ضد و ہٹ دھرمی سے نہ مانیں اور مرغی کی ایک ہی ٹانگ کہی جائیں۔ تو لیجئے ہم فیصلہ کر دیتے ہیں کہ ملا ملتانی کی یہ حدیث کتاب روضہ کافی صفحہ ۶۱ خط امام رضا علیہ السلام والی ضعیف ہے۔ اور اصول حدیث کے مطابق قابل حجت و عمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں سہل بن زیاد ابو علی الادمی الرازی ضعیف غالی اور کاذب ہے۔ کان ضعیفاً فی الحدیث غیر معتمد فیہ وکان احمد بن محمد بن عیسے یشہد علیہ بالغلو والکذب (اسماء الرجال نجاشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۳۲)

ششم۔ تفسیر صافی مطبوعہ طہران صفحہ ۱۳ سطر ۹ پر ہے ان بعض المحذوفات کان

من قبیل التفسیر والبیان ولم یکن من اجزاء القرآن فیکون التبدیل من حیث المعنی ای حرفوہ وغیروہ فی تفسیرہ وتاویلہ ترجمہ بعض محذوفات تفسیر اور بیان کے طور پر تھے اور وہ قرآن کے جزو نہ تھے بلحاظ معنے انکی تبدیلی واقع ہوئی جیسا کہ حرفوہ وغیرہ لوگوں نے تحریف کی اور بدل ڈالا اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکی تفسیر اور تاویل کو بدلا۔

۱۲۔اعتراض مُلا ملتانی۔ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرف ہے۔ اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ توایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں۔ فروع کافی والانصاف۔ (حقیقت مذہب شیعہ صد ۱۳)

الجواب۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین۔ جب تک آپ فروع کافی سے یہ الفاظ نہ دکھلائیں گے اور مشتہر نہ کرینگے آپ معلوم آپ پر وارد رہے گی۔ آپ صاحبان کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ غلط حوالہ جات اور غلط عبارت لکھ کر الفاظ کو توڑ پھوڑ کر مذہب امامیہ پر افتراء وبہتان باندھتے ہیں۔ ملا صاحب ایمان کو مدنظر رکھو۔

۱۳۔اعتراض ملا ملتانی۔ عقیدہ ع ۳۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن کے پڑھنے سے کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اصول کافی صد ۱۶۲ (حقیقت مذہب شیعہ صد ۱۴)

الجواب۔ ملا صاحب ہوش سنبھالو۔ اس کا یہ مطلب مفہوم نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے مسلمان قاری کے والدین کی عذاب میں تخفیف ہوگی۔ اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔ یہ مذہب شیعہ میں شان وعظمت قرآن عظیم الشان دکھائی گئی اور آپ صاحبان کو شرمندہ کیا گیا ہے۔ جو کہتے ہو کہ شیعہ منکر قرآن ہیں۔ کیوں صاحب یہ تو بتلاؤ۔ کہ ایک کنجری زانیہ عورت ایک کتے کو پانی پلانے سے بہشت میں داخل ہو گئی۔ تو کیا قرآن شریف کی یہی عزت ہے۔ کہ قاری کے والدین کی عذاب میں تخفیف نہ ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے جسکو چاہے بخشدے حدیث مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن الفصل الثانی صد ۱۰۱ سطر ۵ مطبوع امرتسر میں یوں ہے۔ عن معاذن الجھنی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرء القرآن وعمل بمافیہ البس والداہ تاجاً یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لوکانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بھذا (رواہ احمد وابوداؤد) ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص کہ قرآن پڑھے اور اسپر عمل کرے تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ کہ اس کی

روشنی آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی۔ جو دنیا کے گھروں میں دھوپ ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کیساتھ کیا گمان ہے جس نے قرآن کیساتھ عمل کیا۔

نوٹ۔ اس حدیث سنی میں والدین کی کوئی تخصیص نہیں خواہ وہ مومن ہوں یا کافر مومن والدین تو خود جنتی ہونگے شان قرآن تو یہ ہے کہ کسی مومن کے کافر والدین کے عذاب میں تخفیف کر دی۔

۱۴۲۔ اعتراض سنی۔ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل جبرئیل بھذہ الاٰیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم بئس ما اشتروا بہ انفسھم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیاً (اصول کافی۔ کتاب الحجۃ ص ۲۶۳ نول کشور) قرآن مجید موجودہ میں فی علی نہیں ہے۔

جواب شیعہ۔ اس حدیث میں محمد بن سنان راوی ضعیف ہے دیکھو رجال کشی ص ۲۴۷ رجال نجاشی ص ۲۳۱

۱۴۳۔ مصحف علی علیہ السلام۔

کتاب اصول کافی کلینی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب النوادر ص ۶۷۱ سطر ۴ پر ہے۔ محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن عبد الرحمٰن بن ابی ہاشم عن سالم بن سلمہ قال قرأ رجل علی ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا استمع حروفاً من القرآن لیس علی ما یقراھا الناس فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام کف عن ھذہ القرائۃ اقراء کما یقراء الناس حتی یقوم القائم فاذا قام القائم قرأ کتاب اللہ عزوجل علی حدہ اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام وقال اخرجہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھذا کتاب اللہ عزوجل کما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ جمعتہ من اللوحین فقالوا ھو اذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لا حاجۃ لنا فیہ۔ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابدا۔ انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ انتہیٰ بلفظہ۔ ترجمہ۔ سالم بن سلمہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس قرآن پڑھا۔ اور میں نے ایسے حروف سے قرأت سنی۔ جو عامہ لوگ اس کو نہ پڑھتے تھے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس قرأت سے باز رہو ویسا ہی پڑھا کرو جیسا کہ عامہ لوگ پڑھا کرتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر نہ ہولے۔ جب قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر ہوگا۔ اللہ کی کتاب کو

اس کے طریق نزول پر پڑھے گا۔ اور اس وقت مصحف علی علیہ السلام انکے پاس ہوگا۔ اور پھر فرمایا جناب علی علیہ السلام جب قرآن شریف کو لکھ چکے تو لوگوں کے پاس آئے اور انکو فرمایا یہ اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے جیسا کہ اس نے سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل کی ہے میں نے اس کو دو تختیوں سے جمع کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہمارے پاس مصحف جامع ہے جس میں قرآن ہے۔ ہم کو آپکے اس قرآن کی ضرورت نہیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا لیکن اس کے بعد آجکے دن سے تم کبھی اسکو نہ دیکھوگے مجھ پر حق تھا کہ میں تم کو خبر دوں جسوقت کہ میں جمع کر لوں۔ تاکہ تم اس کو پڑھو۔

نوٹ۔ ثابت ہوا کہ اسی قرآن شریف کے پڑھنے کا حکم ہے۔

اعتراضات۔ (۱) حضرت علی علیہ السلام نے کوئی قرآن شریف جمع نہیں کیا بلکہ حضرت عثمان جامع القرآن ہے

(۲)۔ اس حدیث سے معلوم ہے کہ حضرت علیؑ کے قرآن کی اور قرأت تھی۔ اور وہ کیوں نہ پڑھنے دی۔

(۳) قائم آل محمدؐ سیدنا امام محمد مہدیؑ آخر الزمان علیہ السلام کے پاس قرآن شریف ہونے سے کیا فائدہ جب کہ زمانہ دراز سے مسلمان اس اصلی قرآن سے محروم ہیں۔

(۴) جناب حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جمع کردہ قرآن شریف کو اپنی زمانہ خلافت میں کیوں رائج نہ کیا۔ اور حضرت عثمان کے خلاف تنزیل قرآن کو جاری رکھا۔

جواب اوّل۔ جناب علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن شریف سب سے پہلے جمع کیا۔

الف۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت علیؑ نے بھی ایک مصحف بہ ترتیب نزول تیار کیا تھا۔ لیکن اس کا بھی پتہ نہیں چلتا (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری۔ فضائل القرآن حاشیہ صفحہ ۱۲۳ پ ۲۰ مطبع احمدی لاہور)

ب۔ کہتے ہیں حضرت علی کا مصحف بہ ترتیب نزول تھا۔ شروع میں سورہ اقراء۔ پھر سورہ مدثر۔ پھر سورہ ن والقلم اور اسی طرح سب سے پہلے مکی سورتیں تھیں۔ پھر مدنی سورتیں تھیں (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری پ ۲۰ صفحہ ۱۲۷ حاشیہ دیکھو)

ج۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو جمع آپکے خدمت رسالتماب صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا تھا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی زمیندار پریس لاہور صفحہ ۹ سطر ۷ اور صواعق محرقہ فارسی مطبع محمدی لاہور صفحہ ۲۰۵ سطر ۱۹ و ۲۰ از فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد ۹ صفحہ ۴۴۲۔ ترتیب نزول پر جناب امیر نے قرآن جمع کیا۔)

۵۔ چنانچہ اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ نے قرآن شریف کو اُسی ترتیب کیساتھ جمع کیا تھا جس طرح کہ نازل ہوا تھا۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ اگر وہ قرآن شریف ہم تک پہنچتا تو حقیقت میں علم کا بڑا ذخیرہ تھا۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۹۵ سطر ۱۷۔ اتقان علامہ سیوطی صفحہ ۶۴ و صفحہ ۴۷۔

۶۔ ابن داؤد نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ جس وقت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا جہان سے کوچ فرمایا۔ جناب علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر کی بیعت میں دیر کی اور جب حضرت ابوبکر آپ سے ملے، عرض کیا کہ آیا آپ نے میری امارت کو مکروہ سمجھا ہے جناب علی المرتضےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مکروہ نہیں جانا مگر میں نے قسم اٹھائی ہے کہ جب تک قرآن شریف کو جمع نہ کر لوں۔ چادر اپنے کندھوں پر نہ ڈالونگا سوائے نماز کے اس لیئے لوگوں نے خیال کیا ہے، کہ قرآن کو مطابق تنزیل لکھا۔ محمد ابن سیرین کہتا ہے اگر اللہ کی وہ کتاب ہم تک پہنچتی۔ اس میں علم تھا (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۱۲۴)

پس ثابت ہوا کہ بعد وصال نبوی صلعم تمام صحابہ کرام و اہلبیت عظام علیہم السلام سب سے اول آپ جامع القرآن ہیں۔

جواب دوم۔ اہلحدیث اور اہلسنت والجماعت کی مستند کتب بخاری و مسلم وغیرہ سے ثابت ہے کہ قرآن شریف سات قرائت پر اترا ہے اور ہر ایک ملک و شہر کے رہنے والوں کی قرائت جدا جدا تھی اور یہ قرأت مختلفہ حضرت عثمان کے زمانہ حکومت سے اول رائج تھی رحضرت عثمان کے زمانہ سے ایک قرائت شروع ہوئی اور وہی عثمانی قرائت شامی اموی سلطان پڑھتے تھے رجناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے رفع فتنہ و فساد اور اختلاف قرائت کیواسطے اپنے مریدوں کو مروجہ قرائت پڑھنے کا حکم دیا۔ اور اسکو جائز رکھا۔ تاکہ مسلمانوں میں اختلاف نہ پڑے اور شیعان امیر المومنین علیہ السلام کے مال و جان محفوظ رہیں۔

جواب سوم۔ موجودہ و مروجہ قرآن شریف کلام الٰہی ہے۔ اس میں قرائت اور ترتیب

کا فرق ہے۔ سو اس سے اسلام کو کوئی ہرج نہیں پہنچتا۔ اور دیگر ترتیب عین مطابق تنزیل ہے حضرت
عثمان کا قرآن تمام سنی گورنمنٹ کے رعب داب حشم سے شائع ہوا اور سنی بادشاہ اسی کی اشاعت
و تبلیغ کرتے رہے۔ اور یہی اسلام کے واسطے کافی ہے جب تک امام آخر الزمان علیہ السلام کا ظہور نہیں
ہوتا۔ اسی کے پڑھنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر خلاف عمارت ابراہیمی ہے۔ اور مسلمان
اس کو درست نہ کر سکے۔ مگر حرمت قدامت میں فرق نہیں آیا۔ اس سے پیشتر خانہ کعبہ کے اندر ۳۶۰ بت
موجود تھے۔ مگر وہ مسجود اسلام رہا۔ اسی طرح حضرت عثمان کا بے ترتیب قرآن شریف قرآنی عظمت
کو نہیں مٹا سکتا۔ اسی طرح قابل سند و حجت ہے جس طرح بیت اللہ شریف جناب امام الزمان
علیہ السلام ظاہر ہو کر خانہ کعبہ کو درست کرینگے اور قرآن شریف کو بھی موافق تنزیل پڑھائینگے
فی زمانہ موجودہ قرآن شریف کے پڑھنے کے واسطے ہم مکلف ہیں۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
نے مروجہ قرائت پڑھنے کا حکم دیا۔

جواب چہارم۔ الف۔ جناب علی علیہ السلام نے اسی مصحف عثمانی کو اپنے زمانہ خلافت
میں رائج رکھا۔ کیونکہ اس میں شریعت اسلام کے مکمل احکام موجود تھے اور جو کچھ ضروریات
دین اسلام میں سب کچھ اس میں مسطور تھے۔ صرف تنزیل کا فرق تھا کہ حضرت عثمان نے
ترتیب اور قرائت کو بدل ڈالا۔

ب۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اپنا قرآن شریف رائج فرماتے تو جو خلیفہ یا بادشاہ اسلام تخت پر
بیٹھتا۔ وہ اپنا نیا قرآن بناتا۔ اور اس طرح قرآن شریف کی اصلیت گم ہو جاتی اور ایک
کھیل بن جاتی۔

ج۔ چونکہ حضرت عثمان کا جمع کیا ہوا قرآن۔ حجاز۔ عرب۔ عراق۔ شام۔ افریقہ۔ خراسان
وغیرہ تک شائع ہو چکا تھا۔ اور تمام اسلامی دنیا میں یہی قرآن پڑھایا جاتا تھا۔ اسی کی
قاری اور حافظ بن گئے تھے۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اس کے برخلاف اپنا جمع کیا ہوا
قرآن کا نیا رواج دیتے۔ تو بنی امیہ کب ماننے والے تھے آپ پر معاذ اللہ کفر کا فتوے
لگا کر زیادہ شور و شر کرتے۔ اور باغی لوگوں کو بھڑکاتے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام نے
اپنا نیا قرآن بنا لیا ہے۔ چونکہ جناب امیر علیہ السلام کو تسلط تام حاصل نہ ہوا۔ اس لئے
قرآن شریف مرتبہ خود کو رائج نہ کر سکے۔

د۔ اگر جناب امیر علیہ السلام اپنا قرآن رائج کرتے۔ تو عیسائیوں کی انجیل کی طرح اختلاف

ہو جاتا۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ رہتا۔ ہمیشہ لڑائی جھگڑا رہتا۔ سنی مسلمان کہتے کہ حضرت عثمان کا قرآن صحیح ہے اور شیعہ فرماتے کہ حضرت علی علیہ السلام کا۔

۸۔ جس طرح سنی مسلمانوں نے جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام کے باقی اقوال اور افعال حسنہ کی پیروی نہیں کی اور شریعت اسلام میں حضرات اصحاب ثلاثہ کی تقلید کی جاتی ہے امام اعظم صاحب کوفی نعمان بن ثابت نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی روایات و احادیث کو مقدم سمجھا۔ اور اپنی فقہ تیار کی۔ مگر جناب علی المرتضےٰ علیہ السلام کے فرمان و احادیث کو چھوڑ دیا جناب امیر کی مخالفت یہاں تک کی کہ سنی مسلمانوں نے انکے طریقہ نماز کی بھی مطابقت نہیں کی۔ اپنی من گھڑت نماز بنالی ہے۔ تو انکے قرآن شریف کو کون قبول کرتا تھا۔

۹۔ سنی مسلمان سب جانتے ہیں کہ مصحف عثمانی خلاف تنزیل ہے اور انکی ترتیب مخالف حکم الٰہی و رسالت پناہی ہے۔ تو اب یہ لوگ تنزیل کے موافق قرآن شریف کیوں ٹھیک نہیں کر لیتے۔ آجکل اصغر کمپنی الہ آباد میں قرآن شریف تنزیل کے موافق چھپا ہے مکی آیات پہلے اور مدنی سب کے آخیر ہیں۔ تو اس کا رواج کیوں نہیں دیتے۔ مذکورہ بالا وجوہات سے جناب امیر علیہ السلام حضرت عثمان کے مروجہ قرآن شریف کو بند نہ کر سکے۔ اور جس طرح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تعمیر خانہ کعبہ کو ابراہیمی عمارت پر بسبب خوف فتنہ قریش درست نہ کر سکے۔

حدیث بخاری۔ ابن ابی بکر نے عبد اللہ بن عمر کو حضرت عائشہ سے سنکر یہ خبر دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں تیری قوم قریش نے جب کعبہ کو بنایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا حضرت عائشہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے۔ آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ نہ ہوتا۔ تو میں ضرور ایسا کرتا۔ عبد اللہ ابن عمر نے کہا۔ اگر حضرت عائشہ نے یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنی ہے۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ ان دونوں کونوں کا بوسہ نہیں دیتے۔ جو حجر اسود کے قریب ہیں۔ کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے (تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صفحہ ۴۲/۴۳) حضرت عبد اللہ بن زبیر نے اس خانہ کعبہ کو گرا کر از سر نو

بنایا۔ مگر اس کے بعد حجاج بن یوسف ملعون نے اس عمارت کو پھر گرا دیا۔ اور نیا بنایا۔ جو عمارت اب تک موجود ہے۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام

۱۱۲ اعتراض مُلّا ملتانی۔ دربارہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے یوں لکھا ہے۔ وان عندنا المصحف فاطمۃ وما یدریہم ما مصحف فیہ مثل قرانکم ھذا ثلث مرات واللہ ما فیہ من قرانکم حرف واحد۔ ترجمہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ السلام کا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے۔ وہ صحیفہ ہے کہ اس میں تمہارے اس قرآن سے دو چند زیادتی ہے اور قسم خدا تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے اور اسی صفحہ میں ہے۔ کہ وہ مصحف جامع ستر گز لمبا تھا جس میں تمام حلال و حرام کا بیان تھا (حقیقت مذہب شیعہ صہ حصہ اول، اصول کافی صہ ۱۴۶)

الجواب۔ ملا ملتانی نے تمام حدیث نہیں لکھی تاکہ ناظرین کو پورا پتہ نہ لگے۔ دوم مصحف فاطمہ کو ستر گز بنا دیا ہے حالانکہ یہ ذکر جامعہ میں ہے۔ صحیفہ اور ہے۔ جفر اور ہے۔ جامعہ اور ہے اور مصحف فاطمہ اور ہے اور ان تمام صحیفوں کی توثیق و تصدیق علماء کرام اہلسنت والجماعت نے بھی کی ہے دیکھو شواہد النبوت ملا جامی۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان حنفی۔ درۃ المعارف۔ کتاب المنذر المعظم۔ کتاب الدر المکنون۔ تو پھر شیعوں پر اعتراض بیجا ہے۔

ب۔ قال قلت ھذا واللہ ھو العلم قال انہ لعلم وما ھو بذالک ثم سکت ساعۃ ثم قال ان عندنا علم ما کان وعلم ما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ الخ (اصول کافی۔ کتاب الحجۃ نول کشور صہ ۱۴۶)۔ ترجمہ۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا یہ خدا کی قسم وہ علم ہے امام علیہ السلام نے فرمایا وہ علم ہے اور اس قدر نہیں پھر امام علیہ السلام کچھ دیر چپکے رہے اور پھر فرمایا ہمارے پاس گذشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ جو قیامت تک ہونیوالا ہے۔

ج۔ ثم قال اما انہ لیس فیہ شیء من الحلال والحرام ولکن فیہ علم ما یکون (اصول کافی۔ کتاب الحجۃ صہ ۱۴۷ سطر ۴)۔ پھر فرمایا اس مصحف میں حلال اور حرام سے کوئی چیز نہیں لیکن اس میں آئندہ کا علم ہے۔

پس جفر جامعہ اور مصحف جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا میں علوم باطنی۔ پیشینگوئیاں

اخبار حوادث زمانہ وغیرہ درج ہیں جنکو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے قرآن شریف سے استنباط کیا ہے (دیکھو صافی شرح کافی۔ کتاب الحجت صـ۱۸۲) اگر مثل قرآن شریف پر اعتراض ہے تو تمام کتب احادیث۔ تفاسیر۔ فقہ۔ ادب۔ صرف و نحو وغیرہ کو دریا برد کر دو۔ اور صرف قرآن شریف پر عمل کرو اور چپکڑالوی بنو۔

مثل قرآن } کتاب صحیح بخاری اور مشکوٰۃ میں بھی اس کا حوالہ ہے۔ کہ مثل قرآن اور صحیفے بھی ہیں۔ اور مصحف آدم مصحف ابراہیم و مصحف موسےٰ علیہم السلام بھی تھے جو اب مسلمانوں کے پاس موجود نہیں۔ مگر قرآن گواہی دیتا ہے۔

اوّل حدیث بخاری صحیفہ علیؑ۔ عن ابراہیم التیمی عن ابیہ قال خطبنا علی فقال ما عندنا کتاب نقروہ الا کتاب و ما فی ھذہ الصحیفہ فقال فیھا الجراحات واسنان الابل والمدینہ حرم ما بین غیر الی کذا فمن احدث فیھا حدثا او اوی فیھا محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ومن تولی غیر موالیہ فعلیہ مثل ذالک وذمۃ المسلمین واحدۃ فمن اخفر مسلما فعلیہ مثل ذالک (ترجمہ تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری (کتاب الجہاد والسیر پ۱۲ صـ۱۰۴ باب ذمۃ المسلمین وجوارہم واحدۃ یسعی بھا ادناہم۔ مطبع احمدی لاہور۔ ترجمہ۔ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ یزید بن شریک تیمی سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا حضرت علی علیہ السلام نے ہم کو خطبہ سنایا۔ تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جسکو ہم پڑھتے ہوں یا ایک یہ صحیفہ کتاب ہے اس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کے عمروں کا جو دیت میں دی جاتی ہیں۔ بیان ہے الآخرہ (بخاری پ۱۲ صـ۱۰۴)

دوم۔ حدیث مشکوٰۃ۔ مثل قرآن عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علے اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاھد الا ان یستغنی عنھا صاحبھا ومن نزل بقوم فعلیھم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ

ان یعقبہم بمثل قراہ (رواہ ابوداؤد۔ روی دارمی۔ ابن ماجہ) مشکوٰۃ۔ باب لاعتصام الکتاب والسنتہ امرتسری ربع اوّل صفحہ ۲۹) ترجمہ۔ مقدام بن معدیکرب سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ ایک شخص پیٹ بھرا اپنی چھپر کھٹ کے اوپر رکھیگا اپنے اوپر یہ قرآن لازم کرو۔ اور جو تم اس کے بیچ میں حلال پاؤ۔ اس کو حلال جانو۔ اور جو تم اسکے بیچ حرام پاؤ۔ اسکو حرام جانو۔ جو کچھ رسول اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہ اس کے مانند ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو حرام کر دیا۔ خبردار ہو جاؤ۔ کہ تمہارے واسطے گھر الو گدھا حلال نہیں ہے۔ اور نہ ہی پھاڑ کھانیوالے کچلے دانت والی درندے حلال ہیں اور نہ ہی کسی عہد والے کی چیز پڑی ہوئی مگر اسوقت کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو اور جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان ہوا انپر اس کی مہمانی لازم ہے۔ جس طرح وہ اپنی مہمانی کرتے ہیں۔ انتھی۔

نوٹ۔ صحیح بخاری اور مشکوٰۃ کی دو احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہو۔ کہ مثل قرآن اور بھی احکام ہیں۔ جو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے گئے وہ احادیث قدسی ہیں۔ مگر قرآن شریف میں درج نہیں یا سنت رسول مقبول صلعلم۔ جسپر ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ پابندی کرے۔ اسی طرح علم جفر۔ و جامع و مصحف فاطمہ صلوات اللہ علیہا بھی ایک ایسے علوم ہیں۔ جو قرآن شریف میں اس کا اجمالی ذکر ہے۔ مگر مفصل نہیں۔ علم جر ثقیل۔ علم ہیئت۔ علم نباتات سائنس۔ علم صرف و نحو۔ علم حیوانات۔ جمادات۔ علم تشریح النسانی و حیوانی۔ علم تصوف وغیرہ وغیرہ کی طرح علوم جعفر و جامع ہے۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ ظاہر اور باطن دو علوم ہیں۔ علم ظاہر سے تو مراد احکام۔ اخلاق ہے جو خاص اور عام میں مشترک ہیں اور دوسرا علم اسرار ہے کہ وہ اغیار سے محفوظ ہے اس کا اظہار مصلحت وقت و صلاح زمانہ نہیں ہوتا اور نہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا جیسا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو علم اسرار معلوم تھا۔ مگر حضرت موسےٰ علیہ السلام اس سے ناواقف تھے۔

ب۔ مذکورہ بالا حدیث میں ایک پشینگوئی ہے جو مولوی عبداللہ چکڑالوی ثم لاہوری مدعی اہل قرآن و منکر احادیث و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پورے طور پر مطابق ہوئے اور اس کو مرتے دم تک شرمندہ رکھا۔ کہ وہ باوجود مدعی علوم القرآن کے قرآن شریف سے حلال و حرام۔ نماز پنجگانہ رکعات و تعداد زکوٰۃ نہ نکال سکا۔

۱۷۔ اعتراض قرات۔ ملا ملتانی اپنے رسالہ حقیقت مذہب شیعہ صد پر یہ اعتراض

کرتے ہیں۔ کتاب فروع کافی روضہ صہ ۲۵ میں لکھا ہے کہ راوی ابوبصیر نے امام جعفر علیہ السلام سے کہا کہ یہ قول خداوند کریم ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق یعنے ہمارا تحریر شدہ آنصاحبان پر برخلاف گواہی دیتا ہے۔ امام نے فرمایا نوشتہ تو بات کر ہی نہیں سکتا اور نہ ہی کبھی ناطق ہوگا ہاں آنحضور علیہ السلام نوشتہ کیا گویا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق الخ۔ ابوبصیر نے کہا۔ کہ یا حضرت اس کو اس طرح پر نہیں پڑھتے۔ جواباً امام صاحب نے فرمایا خدا کی قسم حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کو اسی طرح لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر نازل ہوئے تھے۔ لیکن یہ کتاب اللہ ان مقامات سے تحریف کر دیگئی الخ۔

جواب صابر۔ قرائت راوی ابوبصیر ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق۔ اور فرمان اور قرائت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام بہ تحریر ملا ملتانی ایک ہی ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ تحریف ہے۔ یہی قرآن موجودہ میں ہے نہ معلوم اعتراض کیا ہے۔ ہاں اگر ینطق کی بجائے ینطق پڑھا جائے۔ تب اختلاف قرائت ہے۔

ب۔ تحریف کلام الٰہی وہ ہوگی۔ جسکے معنے بدل جائیں۔ یا آیات کی کمی و بیشی کی جائے اور جس جگہ کلام الٰہی کو بحکم پروردگار سات طور پر بحدیث بخاری پڑھنا روا ہو اور معنے میں بھی کچھ فرق نہ ہو۔ تو اس کو تحریف کہنا غلط فہمی یا دہوکا بازی ہے دیکھو سورہ فاتحہ میں مالک یوم الدین کو جسکے معنے خداوند روز قیامت کے ہیں ملک یوم الدین بھی اس میں قرائت ہے یعنی بادشاہ قیامت کا۔ اب ناواقف و جاہل خیال کریگا۔ کہ دوسری قرائت پڑھنے والے نے آیت کو بدلا دیا ہے واقع میں یوں نہیں بلکہ مالک یوم الدین اور ملک یوم الدین دونوں طرح سے کلام الٰہی ہے۔ اسی طرح ینطق اور ینطق میں گو اعراب کا فرق ہے۔ مگر معانی میں فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ینطق عقلاً و نقلاً صحیح قرائت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف بغیر ناطق حق کے نہیں بول سکتا۔ اور یہ اعراب قرآن شریف پر خلافت راشدہ میں نہیں لگائے گئے بلکہ قرآن شریف سے ناواقف اور اجہل بے علم۔ حجاج بن یوسف ملعون کے لگائے ہوئے ہیں۔ اور اہلسنت کے ہاں سینکڑوں جگہ اختلاف قرائت ہے (صحاح ستہ تفسیر حسینی اتقان معالم التنزیل دیکھو) اور بقول بخاری قرآن شریف سات قرائت پر اترا ہے۔

ب۔ اگر ملاں صاحب آپ کا اطمینان نہ ہو تو لیجئے یہ حدیث بالکل ضعیف ہے۔ اس میں دو راوی سہل بن زیاد اور محمد بن سلیمان الالیمی المصری ضعیف ہیں دیکھو رجال نجاشی صہ ۲۵۸۔ صہ ۱۳۲

الف۔ محمد بن سلیمان عبد اللہ الدیلمی ضعیف جداً لا یعول علیہ فی شی (رجال نجاشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۵۸)۔

ب۔ سہل بن زیاد ابو علی الادمی الرازی ضعیف۔ غالی اور کاذب ہے۔ کان ضعیفاً فی الحدیث غیر معتمد فیہ وکان احمد بن محمد بن عیسےٰ ۔یشہد علیہ بالغلو والکذب (اسماء الرجال نجاشی صفحہ ۱۳۲)

نوٹ۔ پس تمام اعتراضات ملا ملتانی اور ایڈیٹر النجم کی بنیادان ضعیف ومجہول جھوٹی روایات پر تھی۔ ہم نے اسماء الرجال واصول حدیث سے ثابت کر دیا کہ مذہب امامیہ فرقہ ناجیہ پاک و مقدس مذہب میں انکی کچھ وقعت نہیں اور نہ ہی یہ قابل سند وحجت ہو سکتے ہیں۔ اور ان ضعیف اور ناقابل عمل روایات سے اس پاک مذہب پر ہرگز دھبہ نہیں لگ سکتا۔ بلکہ یہ آپ لوگوں کی سراسر بے انصافی ہے کہ باوجود علم ہونے کے تم مسلمانوں کو آئمہ اطہار اولادسیدالابرار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا وجھوٹ لکھ کر نفرت دلاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے طمع دنیا کی خاطر لڑاتے ہیں۔ روز محشر کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کیا جواب دو گے۔ ملا ملتانی کے قرآنی حصہ حقیقت مذہب شیعہ کا تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔ اگر وہ حق کے طالب ہیں تو دنیاوی چند روزہ شہرت واجماع اور مصنوعی عزت کو لات مار کر دامن پنجتن پاک کا محکم پکڑ کر سفینہ آل سیدنا محمد پر سوار ہو جائیں۔

نوٹ۔ باقی اعتراضات ملا ملتانی کے جوابات میرے رسالہ برہان الشیعہ۔ یا طمانچہ پر چشم بر رخسارۂ ملا یک چشم یا حقیقۃ الفقہ کو غور سے پڑھو۔ تاکہ مذہب حنفی کی حقیقت ظاہر ہو۔ والسلام۔ کیونکہ شان قرآن مذہب امامیہ میں پائی جاتی ہے۔

(صابر عفی عنہٗ)

۱۸۔ اعتراض ایڈیٹر النجم لکھنؤ۔ یہ قرآن شریف جمع کیا ہوا خلفاء ثلاثہ کا ہے اور اس امت کو انہیں کے ہاتھوں سے ملا ہے۔ اور شیعہ خلفاء ثلاثہ کو منافق اور کافر اور بے دین سمجھتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسے ہوں انکی دی ہوئی اور انکی جمع کی ہوئی کتاب پر ہرگز اعتبار نہیں ہو سکتا (کاسہ لیسی تحفہ اثنا عشریہ نولکشور صفحہ ۱۲۵)

جواب شیعہ۔ گو اس کا جواب شیعیان حیدر کرار غیر فرار علیہ السلام سے بارہا دفعہ چھپ چکا ہے۔ دیکھو رسالہ روئیداد مباحثہ امروہہ۔ مناظرہ شیعہ وسنی پر تحقیقی نظر مطبوعہ

نور المطابع لکھنو - الفتح المبین علی اعداء سید المرسلین - تقدیس القرآن - رسالہ اصلاح کھجوہ ع۹ ع۱۰ جلد ۱۳ - والشمس وغیرہ وغیرہ - چونکہ سنی مسلمانوں میں ایڈیٹر النجم کی مریدوں میں یہ چاٹ لگی ہوئی ہے اور خفقان وخبط دوکم پیدا ہوا ہے اور خود ایڈیٹر بار بار اپنے رسالہ میں یہی سوال پیدا کرتا و دہراتا رہتا ہے - اس لئے میں بھی علماء کرام شیعہ کے رسالوں سے اقتباس کرکے جواب لکھتا ہوں -

اوّل - قرآن شریف حضرات اصحاب ثلاثہ کا نہ اپنے ہاتھ سے جمع کیا ہوا اور نہ روایت کیا ہوا اور نہ ہی نقل کیا ہوا ہے - بلکہ حضرت زید بن ثابت نے اس کو عہد حکومت حضرت ابوبکر وحضرت عثمان میں جمع کیا - پس جامع یا ناقل کسی کتاب یا رسالہ کا مصنف نہیں ہوتا - اگر کوئی اسلامی کتاب حدیث یا تفسیر یا فقہ یا قرآن شریف کسی عیسائی یا ہندو یا یہودی کے مطبع سے چھپے ہوئی آپکو ملے - تو اس کو آپ قبول کرینگے یا نہ مدارس سرکاری میں جو اسلامی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور وہ مطبع مفید عام لاہور منشی گلاب سنگھ کی چھپی ہوئی ہیں - آیا وہ قابل سند ہیں یا نہیں - لنڈن کے مطبع میں قرآن شریف چھپا ہوا ہند میں مسلمان پڑھتے ہیں - وہ کیوں بقول آپکے حضرات اصحاب ثلاثہ کو جب خائن شیعہ جانتے ہیں تو انکا قرآن تو نہیں پڑھتے - بلکہ یہ کلام الٰہی ہے - جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے اور جناب رسول اللہ صلعم پر وحی جبرئیل لے کر نازل ہوا - اور وہی قرآن شریف سینہ بہ سینہ ونسلاً بعد نسلاً آئمہ اطہار اولاد سید الابرار صلعم میں چلا آیا ہے - ہم وہی پڑھتے ہیں -

دوم - اللہ کے پیارے حبیب رسول مقبول صلعم نے اسی توراۃ اور انجیل کو قبول کیا - جسکے جامع بلکہ مصنف یہود ونصاریٰ تھے اور بہ نص قرآن اس میں تحریف ہوئی - تو جس طرح جناب رسول اللہ صلعم نے اسی تورات وانجیل کو مانا - اسی طرح ہم نے اس قرآن کو مانا اگرچہ جامع اس کے وہ لوگ ہوں - جو ایڈیٹر النجم وانجمن صدیقی کے نزدیک خائن وغیرہ تھے کیونکہ جامع کی جمع وترتیب سے وہ اس کی تصنیف نہیں ہو جاتی -

ب - اصحاب النبی صلعم اکثر وز قرآن پڑھتے تھے اور ایک روز تورات چنانچہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی میں ہے صـ۲۳ مطبوعہ حیدرآباد دکن عن یوسف بن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ جاء الی النبی فقال انی قرأت القرآن والتوراۃ فقال اقرء ھذا لیلۃ وھذہ لیلۃ - عبد اللہ بن سلام صحابی راوی ہیں - جو پہلے یہودی تھے اور بعد کو مسلمان

ہوئے کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے عرض کیا۔ میں نے تورات و قرآن دونوں پڑھا ہے
تو حضرت نے فرمایا ایک رات اُس کو پڑھ ایک رات اِس کو پڑھ۔

نوٹ۔ جب اصحاب النبی محرف کلام اللہ توریت پڑھنے سے مسلمان کے مسلمان رہے۔ تو ہم غیر محرف وغیر مبدل نزدیک شیعہ اور محرف و مبدل قرآن نزدیک سنی پڑھنے سے کافر کیونکر ہوئے۔

ج۔ حضرت عثمان کی نسبت ہے کہ عبداللہ بن سلام نے کہا۔ ہم انکا ذکر توراۃ میں پاتے ہیں جسکو خدا نے حضرت موسےٰ پر نازل کیا۔ اور اپنے ہاتھ سے عبرانی میں لکھا۔ اور تمہارے خلیفہ مظلوم شہید نے اس کو عربی میں لکھا (کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ صد ۱۱۷ مصر۔

نوٹ۔ کیوں صاحب آخر حضرت عثمان نے کیونکر اس کی تصدیق کی کہ یہ تورات خدا کی بھیجی ہوئی ہے۔ کیونکہ جب جامع اور مصنف اس کے نوبہو و تھے اور حضرت عثمان نے اس کا عربی میں ترجمہ کیا۔ تو کیا ہمارا ایمان قرآن پر ناممکن ہوگا۔ حالانکہ قرآن شریف کا مولف حضرت زید بن ثابت ہے۔

د۔ تورات وانجیل کو یہ رتبہ اب بھی حاصل ہے کہ اگر نماز میں اس کی تلاوت کی جائے تو نماز درست ہے۔ چنانچہ در مختار صد ۳۴۱ پر ہے فروع قرء بالفارسیۃ او التوراۃ والانجیل ان قصۃ تفسد وان ذکر لا۔ یعنے اگر قرآن کو فارسی میں پڑھے۔ یا توراۃ اور انجیل کی تلاوت کرے تو اگر بطور قصہ پڑھا ہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر بطور ذکر پڑھا ہو تو نماز صحیح ہوگی۔ شرح میں ہے اگر صحف اولی کا مکتوب پڑھا جائے مثل تسبیح کے تو نماز نہیں فاسد ہوتی۔ صحف اولی سے مراد توریت وانجیل ہے۔

پس جب آپ کا ایمان تورات اور انجیل و زبور پر ممکن ہے جسکے جامع یقیناً یہود و نصاریٰ ہیں۔ تو شیعوں کا ایمان قرآن پر کیونکر نہ ممکن ہوگا۔ جب کہ ہمارے آئمہ اطہار علیہم السلام و علماء کبار سب اس کی ہدایت کرتے رہے۔ کہ یہ قرآن وہی ہے۔ جو من جانب اللہ جناب رسول مقبول صلعم پر نازل ہوا۔ اور جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمام اُمت کو اسی قرآن شریف کو ہمراہ اہلبیتؑ حوالہ کیا۔ یوں ہوا انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی اھلبیتی۔ پس اہلبیتؑ ہی قسیم اور مفسر قرآن

ہیں

سوم۔ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف جو اس وقت مکہ معظمہ میں موجود ہے اور کل مسلمانوں کو اسی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ جس سے وہ اہل قبلہ کہلاتے ہیں۔ پہلے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا بنایا ہوا تھا (جو شیعہ حضرت نوح علیہ السلام تھا پڑہو۔ وان من شیعتہ لابراھیم اور حضرت نوح کے طریق پر چلنے والوں میں سے (حضرت) ابراہیم تھا۔ اگر سُنیوں کو شیعہ سے نفرت ہے۔ تو خانہ کعبہ کیطرف منہ کرکے نماز نہ پڑھا کریں۔ کیونکہ اس کا بانی شیعہ تھا اور جناب رسول اللہ صلعم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تابعدار شیعہ تھے اور جناب رسول اللہ صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا۔ یا علی انت وشیعتک فی الجنتہ (صواعق محرقہ) اے علیؑ تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے اور یہ مسلمہ فریقین ہے۔ کہ حضرت علیؑ علیہ السلام خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے۔ پس دشمنان جناب علی علیہ السلام خوارج ونواصب پر واجب ہے کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ کیطرف منہ کرکے نماز نہ پڑھا کریں۔ اور چونکہ صرف شیعان علی علیہ السلام ہی جنت میں داخل ہونگے اور باقی کل فرقے ناری اور جہنمی ہونگے۔ اس واسطے جنت کی در خواست بھی نواصب کیا کریں) آنحضرت صلعم کا سجدہ اس خانہ کعبہ کیطرف تھا۔ جسکو کفار قریش نے از سرِ نو تعمیر کیا۔ پھر عبد اللہ ابن زبیر نے گرا کر بنایا۔ جسکو حجاج بن یوسف ملعون خارجی نے گرایا اور نیا بنایا۔ اور یہ خانہ کعبہ تعمیر ابراہیمی پر نہیں۔ پس اگر اس خانہ کعبہ پر خوارج ونواصب کا ایمان ہے اور سجدہ ہو سکتا ہے تو ہمارا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے۔ جسکا جامع عثمان ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کا محافظ رہا۔ بہ نص صریح لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔

چھارم۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس یہود کے بتائے و بنائے ہوئے قبلہ کیطرف نماز پڑھی۔ اور اس پر یقین کیا۔ تو قرآن شریف کو تو ایک مسلمان صحابی نے جمع کیا۔ ہم اس پر ایمان لائے۔

پنجم۔ کتاب وفاء الوفی صفحہ ۴۸۲ جلد ۱ میں ہے۔ ان مصحف عثمان تغیب فلم یجد لہ خبراً بین الاشیاخ الخ کہ عثمان کے مصحف کا تو کہیں پتہ نہیں ہے۔ حجاج نے قرآن لکھوا کر تمام ملک میں بھجوا دیا۔ جس میں سے ایک مصحف مسجد رسول میں رکھا گیا۔ اولاد عثمان کو یہ ناگوار

گذرا۔ تو لوگوں نے کہا مصحف عثمان نکالو تو کہا بروز قتل عثمان وہ ضائع ہو گیا۔ حجاج نے کوفہ میں بھی ایک قرآن لکھوا کر رکھا اور سب کو حکم دیا کہ اس میں پڑھا کریں۔ جس پر علامہ ابن الحجاج کہتے ہیں۔ کہ یہ کام حجاج نے اس غرض سے کیا کہ سب کا اس پر اجماع ہو جائے اور اختلاف مٹ جائے صفحہ ۴۳ جلد ۲۔ حجاج بن یوسف نے حرفوں پر نقطہ ڈلوایا اور اعراب لگایا جس سے موجودہ قرآن ہمارے ہاتھ میں ہے تو اب انصاف کرنا چاہئے۔ کہ مسلمانوں کو جو قرآن ملا تو وہ حجاج کے ذریعہ سے یا خلفاء ثلاثہ کی بدولت کیونکہ انکے مصحف پر نہ تو نقطہ تھا نہ اعراب یہ سب فیض تو حجاج کا ہے۔ پس خانہ کعبہ اور مصحف موجودہ حجاج کی یادگار ہیں یہ سب مسلمانوں پر روشن ہے۔ کہ حجاج ظالم۔ فاسق۔ فاجر تھا۔ اگر کسی کے فسق و فجور کے باعث قرآن شریف میں خلل پڑ سکتا ہے۔ تو سنی موجودہ قرآن کو نہ پڑھیں۔

ششم۔ حضرات اصحاب ثلاثہ کا ماننا کوئی رکن اسلام نہیں۔ کوئی جزو ایمان نہیں۔ کوئی حکم قرآن نہیں۔ کوئی خلافت و امامت انکی منصوص من اللہ نہیں۔ بلکہ وہ اجماعی بادشاہ تھے اور انکی خلافت کو بہت اصحاب النبی صلعم نے نہیں مانا۔ خود بی بی عایشہ نے فتوے دیکر حضرت عثمان کو قتل کرا دیا اور قرآن شریف کے جلانے کا الزام لگایا۔ تو انکے انکار سے قرآن شریف پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسے وہ قرآن شریف کے ماننے پر مامور تھے۔ ویسے ہم ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت زید بن ثابت صحابی سے جمع کرا کر پڑھا۔ وہ خود جامع القرآن نہ تھے۔

ہفتم۔ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام نے اپنی خلافت میں جب اسی قرآن شریف کو رواج دے کر اس کی صحت و غیر مبدل و غیر محرف ہونے کی تصدیق کر دی اور اپنے شیعوں کو اسی پر عمل کرنے کا حکم فرمایا اور انہی کے فرمان کے بموجب تمام شیعی دنیا عمل کر رہی ہے تو یہ کہنا کہ شیعوں کا ایمان قرآن مجید پر نہیں۔ سراسر تعصب و ضد ہے جس کا علاج سوائے لعنۃ اللہ علے الکاذبین اور کچھ نہیں۔

ہشتم۔ حضرات اصحاب ثلاثہ بقول اہلسنت نیک تھے یا بد تھے۔ وہ اپنا وقت گذار کر اس دنیاء فانی سے چل بسے اور انکے اقوال اور افعال اور فرمان اور سیرت سب کے سب منسوخ ہو گئیں۔ جب کہ جناب امیر المومنین علی المرتضےٰ علیہ السلام نے ظاہری خلافت

سنبھالی۔ اگر قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کلام نہ ہوتی یا وہ بالکل محرف و مبدل ہوتا اور قابل سند نہ ہوتا۔ تو جناب امیر المومنین علیہ السلام ہرگز اس کا رواج نہ دیتے چونکہ یہ قرآن شریف مصدقہ امام برحق و قرآن ناطق علیہ السلام ہے۔ اس واسطے یہ واجب العمل اور قابل حجت ہے۔ اسپر ہمارا ایمان ہے۔

نہم۔ آیہ کریمہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ الآیہ یعنے رسول ایمان لائے جو انپر نازل ہوا انکے رب کیطرف سے اور تمام مومنین اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مومنین کا ایمان کتب سماوی پر لانا محقق اور مقبول ہے جس میں توراۃ وانجیل و زبور شامل ہیں۔ اور اور ان میں تحریف بنص قرآن ثابت ہے۔ پس جس حیثیت سے مومنین مذکورۃ التوراۃ توریت انجیل وغیرہ پر جو تحریف شدہ ہیں ایمان لائے اور قرآن نے انکے ایمان کے مقبول ہونے کی تصدیق فرمائی۔ اسی طریقہ پر ہم شیعہ اس قرآن مدون پر بلا لحاظ محرف و غیر محرف کے ایمان لائے ہیں۔ جو انشاء اللہ مقبول بارگاہ ذوالجلال ہوگا۔ واضح ہو کہ قرآن اور شے ہے جو منزل من اللہ ہے اور قراۃ اور چیز ہے جسکو محرف کہا گیا ہے۔

دھم۔ جب قرآن میں آیہ فاذکروا اللہ کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون یعنے پس ذکر کرو اللہ کا جیسا کہ تم تعلیم کئے گئے ہو۔ وہ جو تم نہیں جانتے ہو۔ نازل ہوا تو ہم نے اسی قرآن موجودہ کی تعلیم پائی۔ پس لازم ہوا کہ ہم اسی پر عمل کریں۔ اسی قرآن اور اسی قراۃ کو اختیار کریں بلا لحاظ اس کے کس نے جمع کیا اور اس میں کیا تصحیف اور کیا تحریف ہوئی۔ ہمارے لئے یہی حجت ہے۔ کما علمکم کی۔ اس حکم آیہ کے مقابل کوئی تنقید و غیر تنقید شدہ حدیث اس مضمون میں مانع نہیں ہو سکتی۔

یازدھم۔ چونکہ قرآن شریف بذریعہ وحی جبرئیل علیہ السلام ہمارے سردار اور آقائے نامدار جناب سید نا احمد مختار صلے اللہ علیہ آلہ وسلم پر نازل ہوا۔ انہوں نے وقت وصال اسکو اہلبیت علیہم السلام کے حوالہ کیا اور نسلاً بعد نسلاً بذریعہ آئمہ اطہار شیعیان حیدر کرار علیہ السلام کو یہ قرآن ملا جو سب کے سب پاک معصوم اور

مقدس تھے۔ لہٰذا اب جامعین قرآن کا خائن ہونا بقول سنی مانع نہیں رہا۔ جسکے باعث ہم قرآن چھوڑیں کیونکہ ہم نے یہ قرآن شریف کسی فاسق و فاجر اور خائن سے نہیں لیا جس میں تحریف القرآن کا احتمال ہو بلکہ آئمہ معصومین سے لیا ہے۔

دوازدھم ۔ یہ حد تواتر کو پہنچ چکا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ ہر طبقہ میں حد تواتر سے کہیں زیادہ رسالت نبی مکرم و ما جاء بہ النبی صلعم کی تصدیق کرتے رہے ہیں۔ اور تواتر کے لئے یہ شرط بھی نہیں۔ کہ وہ عادل یا مسلمان ہی ہوں۔ بلکہ بلا لحاظ دین مذہب کے اس عدد پر پہونچ جائیں۔ جسکے سبب سے وہ خبر درجہ یقین پر پہنچ جائے۔ حالانکہ قرآن شریف تواتر کا ہرگز محتاج نہیں۔

پس ثابت ہوا کہ مذہب شیعہ فرقہ ناجیہ کا ایمان اسی قرآن عظیم الشان پہ ہے اور اسی کے وہ عامل ہیں۔ اسی فرقہ شیعہ کے پاک اماموں نے قرآن کی شان و عزت کو برقرار رکھا ہے اور تعمیل احکام کی ہے۔

ب ۔ قرآن شریف حضرت عثمان کے دست مبارک سے نہ لکھا ہوا ہے اور نہ ہی جمع کیا ہوا اور نہ ہی ترتیب دیا ہوا ہے۔ ہاں حضرت عثمان کی ایماء و خواہش سے قریشی نوجوان صحابیوں نے اس میں بقول سنی جگہ بجگہ تصرف بیجا کیا ہے۔ حضرت عثمان نہ تو قاری تھے اور نہ ہی حافظ اور نہ ہی عالم نہ واقف علوم شرعیہ اور نہ ہی عامل قرآن شریف تھے۔ حضرت عثمان نے خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی زمانہ حکومت میں بہت لعنتالیاں کیں۔ امام مالک کو پہنچا کہ حضرت عثمان کے پاس ایک عورت آئی جسکا بچہ چھ مہینے میں پیدا ہوا تھا۔ آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ اسپر رجم نہیں ہو سکتا۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اپنی کتاب میں وحملہ و فصالہ ثلاثون شہرا۔ وقال۔ والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ۔ آدمی کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہوتا ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلا دیں جو شخص رضاعت کو پورا کرنا چاہے تو حمل کے چھ مہینے ہوئے اسوجہ سے رجم نہیں۔ حضرت عثمان نے یہ سنکر لوگوں کو بھیجا۔ اس عورت کے پیچھے تاکہ اسکو رجم نہ کریں۔ دیکھا تو وہ رجم ہو چکی تھی۔ (کشف المغطا عن کتاب الموطا مطبع صدیقی لاہور ص ۵۳۵ سطر ا

دیکھو)

نوٹ۔ حضرت عثمان کی یہ قرآن دانی تھی کہ انکی عدم واقفیت مسلہ قرآن سے ایک بیگناہ عورت سنگسار ہوگئی۔ اور ایک خون ناحق ہمیشہ کے لئے آپ کی گردن پر سوار رہا۔ جو بزرگ قرآن کے ناواقف ہوں وہ جامع کیسے ہوسکتے ہیں۔

ج۔ حضرت عمر کی قرآن دانی یہ تھی کہ بارہ سال تک ایک سورہ بقر یاد نہ کرسکے۔ جب بارہ سال میں یاد کی تو قربانیاں کیں (دیکھو تفسیر درمنثور علامہ سیوطی ص۲۱ جلد اول مطبوعہ مصر)

حضرت عمر ہمیشہ قرآن شریف کی مخالفت کرتے رہے۔ جہاد فی سبیل اللہ سے بھاگتے رہے۔ فرمان رسول مقبول صلعم کی مخالفت کی۔ جناب رسول اکرم صلعم کی گستاخی کی اور انکے حق میں کلمہ ہذیان کہا۔ اہلبیت رسالت صلعم کا گھر جلانے کو دوڑے۔ اپنی زمانہ خلافت میں متعۃ الحج و متعۃ النسا کو بند کیا۔ جماعت نماز تراویح کی بدعت نکالی۔ اور طلاق ثلاثہ جو جناب رسول اکرم صلعم اور حضرت ابوبکر کے زمانہ میں ایک شمار ہوتے تھے۔ حضرت عمر نے اسکو تین طلاق برقرار رکھا (آئینہ مذہب سنی)

د۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کی قرآن دانی۔ عبداللہ ابن عمر نے بارہ سال میں سورہ بقر سیکھا جب ختم ہوئی۔ تو ایک اونٹ قربان کیا (موطا امام مالک مترجم مطبع صدیقی لاہور ص۱۴۵ سطر۱۲ باب ماجاء فی القرآن) باپ اور بیٹے دونوں حافظہ کے عمدہ تھے۔

۷۔ عبداللہ ابن عمر نے یزید پلید کی بیعت کی اور ایک لاکھ درہم رشوت کھائی (فتح الباری جلد ۶ ص۵۵۶ و جلد ۲ ص۴۴۵ دہلی)

سیزدہم ۱۳۔ قرآن شریف کی صداقت اور کلام الٰہی ہونے کا یہ معیار نہیں کہ اسکو عمر و بکر و زید نے جمع کیا اور نقل کیا۔ بلکہ اس کا معیار تو اس کا اپنا دعوائے عظیم ہے اور وعدہ الٰہی ہے۔ فاتو بسورۃ من مثلہ۔ جسکے مقابلہ میں آج چودہویں صدی تک ایک سورۃ بھی کوئی مخالف و مکذب کلام اللہ نہ بنا سکا۔ اسواسطے کسی کی طاقت نہیں کہ اس میں کچھ بھی تغیر و تبدل کرسکے۔ یہی قرآن شریف کے معجزہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔ کہ کلام پاک غیر معصوم ہاتھوں اور ظالم و جابر بادشاہوں۔ نواصب و خوارج۔ دشمنان خاندان نبوت و مانعین فضائل اہلبیت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایسی ہستیوں کے ذریعہ جو تغیر و تبدل کی قدرت رکھتے تھے ہم تک بلا تحریف من و عن پہنچا۔ کیونکہ وہ باہر و عالم

علوم القرآن ہرگز نہ تھے۔ بلکہ ہمیشہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے محتاج رہے۔
لولا علی لہلک العمر فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ خود جامع القرآن ہے۔ اللہ
تعالیٰ کا صاف حکم موجود ہے۔ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قراناہ فاتبع
قرانہ ثم ان علینا بیانہ۔

چہاردہم۔ کتاب صحیح بخاری مترجم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب ان اللہ یوید الدین
بالرجل الفاجر۔ پ ۱۲ صفحہ ۲۸ سطر آخیر مطبع احمدی لاہور پر ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ موجود تھے آپ نے ایک شخص نام
نہ معلوم کے حق میں جو بظاہر اسلام کا دعوے کرتا ہے۔ فرمایا یہ دوزخی ہے۔ جب لڑائی
کا سامنا ہوا۔ تو یہ شخص خوب لڑا۔ اور زخمی ہوگیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم جسکو آپ نے دوزخی فرمایا تھا۔ وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا
چلا فی النار والسقر ہوا۔ اسپر بعض لوگوں کو شک پیدا ہونے کو تھے۔ وہ اسی باتوں
میں مصروف تھے۔ کہ اتنے میں خبر آئی کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہوگیا تھا۔ رات کو اس
سے رہا نہ گیا۔ زخموں کی تکلیف سے اس نے اپنے تئیں آپ مار لیا (خودکشی کی)
یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا
ہوں۔ کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلال کو حکم دیا۔ انہوں نے
لوگوں میں یہ منادی کی انہ لایدخل الجنۃ الا نفس مسلمۃ وان اللہ لیوید
ھذا الدین بالرجل الفاجر (بخاری پ ۱۲ صفحہ ۲۸)

ترجمہ۔ دیکھو بہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور (کبھی) اللہ اس دین کی
گنہگار شخص سے مدد کرا دیگا۔

نوٹ۔ جب اللہ تعالےٰ کے دین اسلام کی مدد و حفاظت فاجر کر سکتی ہیں۔ تو حضرت
زید بن ثابت صحابی تو مسلمان تھا۔ اگر اس نے قرآن شریف کو جمع کیا۔ تو معجزہ و اعجاز قرآنی
ہے۔ اس میں جامع القرآن کی ہرگز فضیلت نہیں۔ یاد کرو کہ اللہ تبارک وتعالےٰ
نے فرعون کے گھر میں سیدنا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرورش
کرائے۔ اور فرعونی مظالم سے انکو محفوظ رکھا۔ بلکہ فرعون کو ذریعہ بقاء حیات موسےٰ
علیہ السلام قرار دیا۔ تو اس سے فرعون کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیا

ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اسواسطے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ آپ نے فرعون کافر دشمن خداوند عالم کے گھر پرورش پائی۔ آپکا جسم مبارک کافر کی خوراک سے بنا اور آپ فرعونی محل میں جوان ہوئے۔ جیسا جناب باری تعالیٰ جلشانہٗ تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور انکی شریعت طاہرہ کا محافظ چلا آیا ہے۔ ویسا ہی وہ اپنے کلام مجید کا محافظ حقیقی ہے اور جبکہ اسکی حفاظت کیواسطے وعدہ بھی فرما چکا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ وہ قیامت تک موافق اور مخالف کے دست بُرد سے محفوظ رکھیگا۔ اگر قرآن مجید بشرط تسلیم اصحاب ثلاثہ کے ہاتھوں ہم تک پہنچا ہو تو ہم قرآن مجید کی اس معجزہ و عظمت کے دل سے قائل اور منقر ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کے ہاتھوں سے اسکو بچائے رکھا۔ اور جو کچھ کہ قرآن شریف اللہ تعالےٰ نے نازل کیا تھا۔ بقول اہلسنت والجماعت گو وہ بتمامہ اس موجودہ قرآن شریف میں جمع نہ ہو سکا۔ لیکن ان آیات و الفاظ کا وجود اب تک اس دنیا جہاں میں موجود ہے تمام کتب احادیث و تفاسیر میں نشان پائے جاتے ہیں۔ پس کل قرآن اس عالم فانی سے ملیا میٹ نہیں ہؤا۔ خواہ وہ مصحفِ عثمانی میں جمع نہ ہؤا ہو۔

ب۔ دیکھو یہ اعجاز قرآنی ہے۔ کہ باوجود حضرت عثمان کے قرآن جلوانے اور بقول سنی تغیّر و تبدل کرنے کے فضائل و مناقب و افضلیت اہلبیت رسالت و خلافت بلا فصل شاہ ولائت و تاج امامت و خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام اب تک قرآن سے ثابت ہوتی ہیں اور حضرت عثمان کے اس قرآنی سلوک کی کتب احادیث و تواریخ گواہ ہیں کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ سنی المذہب میں یہ خط موجود ہے جو مہاجرین نے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من المہاجرین الاولین و بقیۃ الشوریٰ الیٰ من مصر من الصحابۃ والتابعین۔ اما بعد ان تعالوا الینا و تدارکوا خلافۃ رسول اللہ قبل ان یسلبہا اہلہا فان کتاب اللہ قد بدل و سنۃ رسولہ قد غیرت و احکام الخلیفتین قد بدلت (کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۶)

ترجمہ۔ یہ خط مہاجرین اولین اور بقیہ اصحاب شوریٰ کا اہالیان مصر کیطرف ہے۔ جو صحابہ و تابعین سے وہاں رہتے ہیں۔ اما بعد ہمارے پاس جلد آؤ۔ اور رسول کریم صلعم کی خلافت کا جلد بندوبست کرو قبل اس کے کہ اس کے اہل چھین لیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب بدل

دگئی۔ اور سنت رسول مقبول صلعم تغیر کیگئی۔ اور دونوں خلیفوں کے احکام بدلا ڈالے گئے انتہی۔ کیوں ایڈیٹر صاحب ان تصریحات صریحہ کے بعد بھی آپ اسکا اقرار نہ کرینگے کہ حضرت عثمان نے قرآن کو بدل دیا۔ پس صحاح ستہ وکتب تواریخ اہلسنت سے قرآن شریف مکمل ثابت نہیں ہوسکتا۔

ج۔ بی بی عائشہ نے فرمایا۔ لعن اللہ نعثلاً وقتل نعثلاً۔ اللہ تعالے نعثل یہودی پر لعنت کرے اور اسکو قتل کرے۔

د۔ فرمایا اقتلوا نعثلاً فانہ قد کفر۔ اس نعثل یہودی کو قتل کرو۔ کیونکہ اس نے کفر کیا۔ جب تک بی بی عائشہ مدینہ منورہ میں رہیں کہتی رہیں قتل اللہ نعثلاً ولعن اللہ (روضۃ الاحباب جلد سوم صـ۱۱ صـ۱۲ صـ۱۶ مطبع انوار محمدی لکھنؤ)۔ اور مہاجرین وانصار نے حضرت عثمان کو اسی جرم میں قتل کر ڈالا۔ اور جنازہ میں شامل نہ ہوئے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ کوئی سنی کوئی وہابی کوئی خارجی کوئی مرزائی دنیا میں موجود ہے جو اس کا جواب دے۔

پس مذکورہ بالا وجوہات سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہر حالت میں صحیح ہے۔ خواہ منشی نولکشور پریس سے چھپکر ملے یا کسی لنڈن پریس سے یا اصحاب ثلاثہ سے یا کسی ہندو سٹیم پریس سے چھپکر ملے .. .. یا غیر مومن سے۔ بہرحال قرآن کی عظمت وجلال وشان اور کلام الہیٰ ہونے میں کوئی فرق نہیں تمام والسلام

وما علینا الا البلاغ المبین

حیات باقی ملاقات باقی۔ حررہ ڈاکٹر نور حسین صابر عفی عنہ۔

خاتمہ

اس تمام رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام آئمہ شیعہ علیہم السلام نے اسی قرآن کریم کی تعریف و توصیف کی ہے۔ اسیکو کلام ربانی بیان فرمایا ہے۔ اسی کو پڑھنے اور پڑھانے کا حکم دیا ہے۔ اسی کے احکام پر چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس کے نواہی سے روکا ہے۔ خود بھی نمازوں میں بلکہ اپنی ساری زندگیوں میں اسیکو پڑھتے رہے ہیں۔ اس کو معجزۂ رسول اکرم صلعم قرار دیا ہے۔ اس کو منکرین پر حجت بنایا ہے اور خود اس کے قیم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان حضرات نے کبھی اور کسی کو کسی اور قرآن تو پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر کسی نے کبھی اور قرأت بھی پڑھدی تو اسے اس سے روکا ہے۔ ماہ رمضان میں اس قرآن کی تلاوت فرماتے رہے اور اسے ہی کھول کر اسی کا واسطہ دیکر خدا سے دعائیں مانگتے رہے اور شیعوں کو بھی اپنی اسی سنت پر عمل کرنے کی ہدایت فرماتے رہے۔ ان تمام امور سے بالبداہت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم بہ تواتر ہم تک پہنچا ہے۔ اور یہ اپنی ذاتی خوبیوں کے علاوہ آئمہ معصومین کی تصدیق اپنے ساتھ رکھتا ہے اور فرمان سرور عالم کی تصدیق کرتا ہے حضور نے امت کی ہدایت کے لئے قرآن اور اپنی عترت اہلبیت کو چھوڑا ہے۔ اور اس لئے زمانہ غیبت میں احادیث کو پرکھنے کا اعلےٰ معیار قرآن ہی ہے پس چونکہ موجودہ قرآن کا کلام اللہ المقدس ہونا بالتواتر خصوصاً بہ تصدیق معصومین علیہم السلام ثابت ہے۔ اس لئے شیعوں نے اپنی کتب عقاید میں بالتفصیل اس کی تشریح کی ہے کہ موجودہ قرآن کلام اللہ اور اس کی وحی و تنزیل ہے۔ اس میں نہ کچھ کمی ہوئی ہے نہ زیادتی۔ نہ تبدیل و تحریف۔ اور اس امر کی شہادت نہ صرف متقدمین و متاخرین اکابر علماء شیعہ نے اپنی کتابوں میں دی ہے بلکہ مرزائیوں جیسے دشمن شیعہ نے بھی بیان کیا ہے۔ کہ ہاں شیعوں کی کتابوں میں واقعی یہی عقائد لکھے ہیں پس اللہ کے فضل سے الشیعۃ مومن بالقرآن خفا۔ شیعہ موجودہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسیکو حفظ کرتے ہیں۔ اسیکو نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ اسی کی ماہ رمضان میں جو ربیع القرآن ہے خاص درد و گداز سے تلاوت کرتے ہیں۔ اسیکی تلاوت سے ہر صبح اپنے گھروں کو منور کرتے ہیں۔ اسیکو حالت احتضار میں اپنے مرنے والے برادر مومن کو سناتے ہیں۔ مرنے کے بعد اسیکو پڑھکر مردے کو اس کا ثواب پہنچاتے ہیں پس اگر کوئی اپنے منافق پیشواؤں کے نفاق کو چھپانے اور اپنا عیب شیعوں کی طرف منسوب کرکے یہ کہتا ہے کہ شیعوں کا ایمان قرآن پر نہیں تو اس کا کیا علاج

رہے سنی واہلحدیث اور انکے پیشوا صحابہ وغیرہ۔ اول تو ان سب کا اتفاق ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں۔ کئی یہ کہتے ہیں کہ اس میں سینکڑوں آیات نہیں۔ یا تو انہیں بکری کا بچہ کھا گیا اور یا ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ موخر الذکر آیات کا نسخ ایک عجیب چیستان ہے کہ انکا پڑھنا تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے۔ بھلا یہ تو سوچئے کہ جس وقت وہ نازل ہوئی تھیں۔ وہ کلام ربانی تھیں اور معجزہ بھی تھیں۔ کیا خدا نے انہیں اس لئے منسوخ کیا کہ اسے خوف ہوا کہ کہیں ان جیسی آیات کوئی بندہ نہ بنا لے۔ کیونکہ اسے بعد میں سوجھا ہوگا۔ کہ ان کی فصاحت میں نقص ہے اس سے نعوذ باللہ خدا پر زد پڑتی ہے اور وہ نشانۂ اعتراض بنتا ہے۔ علی ای حال سنیوں کے اس قول سے نقص قرآن لازم آتا ہے۔ پھر اختلاف قرأت کو دیکھیئے۔ کوئی سنی کسی آیت کو ایک طرح پڑھتا ہے۔ کوئی دوسری طرح اگر یہ سب قرائتیں منزل من اللہ ہیں۔ تو سنیوں نے باقرار خود موجودہ قرآن میں ایک ہی قرأت لینے سے اس کو ناقص کر دیا ہے اور حرمتِ عزت قرآن کا تو انکے ہاں یہ حال ہے کہ قرآن کی آیات کو جلانا معمولی گناہ سمجھا جاتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے جرم عثمان کو خفیف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور جب فقہاد سنیہ کا دور آتا ہے۔ تو وہ اس کا پیشاب سے مردار کی کھال پر شفاء کے لئے لکھنا جائز قرار دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔ جب میں نے کتب فریقین کا مطالعہ کیا۔ تو مجھے بحیثیت طالب حق کے یہ ثابت ہوا کہ واقعی قرآن موجودہ میں کوئی تحریف نہیں ہے اور مذہب شیعہ میں بہ تواتر ثابت و محقق ہے۔ لیکن فرقہ سنیہ نے قرآن کریم کی بہت توہین کی ہے اور انکی مذہبی کتابوں نے مخالفین اسلام کو قرآن پر حملہ کرنے کے لئے بہت سا سامان دیا ہے۔ جن کو کبھی عیسائیوں نے ہاتھ میں لے کر قرآن پر حملہ کیا۔ تو اس وقت بھی صرف شیعہ اٹھے اور انہوں نے تنزیہ الفرقان لکھ کر قرآن کی حمایت کی۔ آریہ سنیوں کے دئے ہوئے ہتھیار لے کر فرقان حمید پر حملہ آور ہوئے۔ اس وقت بھی شیعوں نے تقدیس القرآن لکھ کر قرآن کی نصرت کی۔ اتنا لکھ کر خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اس ناچیز تالیف کو قبول فرما کر مجھے حامیان قرآن میں محشور کرے اور اسے بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ اور تعزقہ کے دور کرنے کا وسیلہ اور دشمنان قرآن کے روسیاہ کرنے کا آلہ بنائے۔ ربنا تقبل منا۔

تمام شد

برہان الشیعہ المعروف بہ ردِ بہتان الشیعہ

چوں دورِ خسروی آغاز کردند — مسلماں را مسلماں باز کردند

حال ہی میں ایک سنی مولوی نے ایک کتاب بہتان الشیعہ شائع کی۔ جس میں بہت ہی بوسیدہ اعتراضات بدزبانی موضوع روایات اور غلط حوالجات کا طومار باندھ دیا ہے۔ چونکہ ناواقف مسلمانوں میں جھگڑا، فساد۔ حفظِ امن۔ مذہب شیعہ سے نفرت اور اصلی اسلام سے ناواقفیت اور منافرت کا اندیشہ تھا۔ اس لئے مسلمانوں کی خیرخواہی اور دینِ حق کی اشاعت کیواسطے ڈاکٹر حاجی نور حسین صاحب صابر سابق حنفی سنی مصنف ثبوت خلافت آئینہ مذہب سنی وغیرہ جھنگ سیالوی نے اس کتاب کا دنداں شکن جواب کتب معتبرہ اہلسنت سے نہایت ہی متانت و شائستگی سے لکھا ہے اور اہلسنت کی توحید و معرفت ذات الٰہی و شانِ رسالت پناہی۔ اعمال خلفائے ثلاثہ و شرمناک مسائل فقہ پر کافی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سوائے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے اور کوئی اسلامی فرقہ ناجیہ نہیں۔ باقی سب مذاہب قرآن شریف اور صراط مستقیم و راہِ نجات سے کوسوں دور ہیں اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قاتلانِ امام حسینؑ صرف اہلسنت ہی تھے۔ اور آخر میں ضمیمہ آئینہ مذہب حنفی درج کر دیا ہے جس میں تمام اہلسنت کے رازہائے سربستہ کو خوب طشت ازبام کیا ہے رسالہ قابل دید ہے۔ نیز اس کتاب کو مندرجہ ذیل علمائے دین نے تصدیق فرمایا ہے۔

۱۔ صدر المفسرین فخر المحققین علامہ جناب السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان

۲۔ رئیس الواعظین زبدۃ العارفین جناب سید محسن علیشاہ صاحب قبلہ سبزواری

۳۔ فخر الواعظین محب آل یاسین مولوی حکیم امیر الدین صاحب قبلہ رئیس جلال الدین تحصیل جھنگ

۴۔ عالم ربانی و محقق لاثانی جناب مولوی حافظ علی محمد صاحب قبلہ۔ قیمت فیجلد ۸؍

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور۔ مغل حویلی

فلسفۃ الاسلام

منجملہ تصنیفات و افادات اعلیحضرت رئیس الشیعہ مدار الشریعہ حجۃ الاسلام ۔ نائب امام صدر المفسرین سلطان المحدثین ۔ محی الملت والدین نباض دہر فقیہ عصر حکیم الامہ جناب قبلہ و کعبہ علامہ السید علی الحائری مجتہد العصر والزمان دام ظلہ العالی ۔ جس میں رسالت اور اسلام کے جملہ مسائل متعلقہ کا مکمل فلسفہ اور اس کے ہر ہر مسئلہ کی کو ایسا مدلل بیان کیا ہے کہ ہر سلیم العقل ایک مرتبہ ملاحظہ کرنے کے بعد اسلام تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ جو ہماری ناچیز کوششوں سے حسن اہتمام کو پہنچا ہے ۔ محققین اور علماء دوست طبقہ سے امید کامل ہے کہ اس جوہر بے بہا کی خریداری میں تاخیر نہ فرماویں ۔ تقطیع ۲۲×۱۸ کے ۲۰۰ صفحات سفید اعلےٰ کاغذ پر یہ کتاب طبع ہوئی ہے ۔ لکھائی چھپائی بھی نہایت عمدہ ہے باوجود ان تمام محاسن اور خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے ۔ تاکہ ہر فرد بشر اسکو خرید کرے اور فائدہ اٹھائے ۔ قیمت صرف ۱۲ر

آفتاب خلافت

جس میں مؤلف نے انیس علمائے اہلسنت و چار مورخین یورپ کی مستند و معتبر کتابوں سے ثابت کیا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو اپنا وزیر اور خلیفہ مقرر کر کے بنی ہاشم کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرو اور بائیس محدثین علمائے معتبرین اہلسنت جو کہ نزول آیہ مبارکہ یا ایہا الرسول بلغ کے میدان غدیر میں ناقل و قائل ہیں ۔ انکے منقولات سے خلافت بلا فصل مولا علی کو حق کر کے دکھایا ہے ۔ قیمت صرف ۴ر

ملنے کا پتہ

مینجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور ۔ کوچہ مغل حویلی

... پریس ۔ گنپت روڈ لاہور میں ... کے اہتمام سے چھپی